UNIVERSAL LIBRARY

OU_226491

UNIVERSAL LIBRARY

الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون لهم البشری فی الحیوة الدنیا وفی الاخرة

درین زمان فرخ توامان رساله مسمی چهار انهار جنان بمثل تسنیم و طهور و سلسبیل و کافور رد ضاهاے رضوان فرحت ۰ نورافزای اہل عرفان و ایقان

رسالہ اول تمہید و
تعریف حضرت محمد شیخ احمد شمس العشاق
که سلوک اخذ کرده از سه طریق حضرات
والا مرتبت اکمل ستمان

در رساله دوم
سلوک بطریقه علیه قادریه
علیهم الرحمة والرضوان

در رساله سوم بسلوک طریقه علیه حضرات
چشتیه علیهم الرحمة والرضوان

در رساله چهارم بسلوک طریقه
انیقه نقشبندیه قدسیه سلاله
قدسی معه چندی اعمال
حرز جان

مؤلفات ابو الحسن شاه احمدی بار دوز زبان الهم اقبلها بحق حبیب خود نبی مشرف جان
صلی الله علیه و آله و اصحابه و اولیاء ه حبیب الله و محب الرحمان

در مطبع بشیرکن واقع بلدهٔ حیدرآباد صانها الله عن الشر و الفتن طبع گردید

سوے ۳۳ سو
1952
Checked 1965
CHECKED 1356
Checked 19

یا فاتح الابواب افتح الباب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد حق رب المعبود و نعت رسول مقبول صاحب مقام محمود صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کہ رہبران
منازل منزود و ہبوط و صعود کے ہین یہ سخن اوپر ضمیر سالکان راہ طریقت و رہروان جادۂ حقیقت کے واضح
ہو جیو کہ حق مجدد رضی اللہ عنہ نے دس خاندان عالیشان سے بیعت اور ذکر و فکر اونکا حصول فرماکر نعمت عظمیٰ
باطنی اونکا حاصل کی لیکن آول خاندان عالیہ قادریہ کے ایک اپنے والد ماجد عبد الاحد رضی اللہ عنہ سے اور
اونہون نے حضرت شاہ کمال کیتھلی رضی اللہ عنہ سے کہ بڑے شیخ اجل اور اولاد امجاد حضرت غوث اعظم قدس
سرہ العزیز سے تھے حصول فرمائے۔ اور دوسرے بزرگ اون کے پوتے حضرت شاہ سکندر کیتھلی
رحمہ اللہ سے بھی نعمت مذکورہ حاصل کی اور سوائی نسبت قادریہ علیہ کے اور تین نسبتین بھی مثل خاندان
چشتیہ اور سہروردیہ اور مداریہ کے بھی والد ماجد رضی اللہ عنہ سے حصول کین اور حال والد ماجد
اون کے یہ ہی کہ بڑے عالم اجل اور شیخ اکمل تھے کہ سات ہزار مرید کے قریب اون کے تھے اور
سوائے ان خاندانون عالیون کے طریقہ کبرویہ علیہ کو مولانا یعقوب صرفی رضی اللہ عنہ سے حاصل فرمایا
اور بالآخر کا نعمت شغل و ذکر و فکر طریقۂ علیہ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علی اہالیہا سے بنظر کرامت و رحمت کے
منور و مستفیض ہوئے اور سوائے مقامات طریقۂ علیہ نقشبندیہ کے چند سے مقامات اور بھی انکو کرامت ہوئے

کہ مرتبت کمالات انبیا علیہم السلام اور حقایق الہیہ جل حقیقتہا اور حقایق انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات وغیرہ
ہین کہ ہزار ہا سالکین ان مقامات سے حظ زاور نصیبور ہوے اور الحال بہی منور و معمور ہو رہے ہین المقصود کہ
شغل و ذکر و فکر طریقۂ علیہ قادریہ وغیرہا کا بہی ان کے وجود باجود سے مروّج اور جاری ہی۔ لیکن کم اور طریقۂ
علیہ نقشبندیہ کا زیادہ تر بدین لحاظ کہ اسمین محنت کم ہی کہ مرشد پہلے ہی بار توجہ دیکر تخم انوار محبت آلہیہ کا قلب
مین ڈالکر بعد ازان مرید کو حکم واسطے آبریزی ذکر کے فرماتا ہی کہ چند روز مین تخم سیراب مطہر کامل ہوکر
نشاؤ و نما پاکر برگ و بار کامل لاتا ہی چنانچہ خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ہم فضلیان ہین ہم مرادان سے
ہین ہمارے طریقے مین محنت نہین ہی اور چلہ اور رقص نہین ہی بدین لحاظ کہ اول کے بزرگوار ون
مثل حضرات ابو یعقوب یوسف ہمدانی سے کہ حضرات خواجگان قدیمی نقشبندیہ رض سے ہین کوہ آذر مین
چالیس برس چلہ کیا اور حضرت غوث اعظم قدس سرہ نے بیچ بیابانی مین بیچ بغداد شریف کے بارہ برس
کا چلہ فرمایا اور چہتیس ۳۶ برس حضرت شیخ فرید شکر گنج قدس اسرارہم نے بمحنت شاقہ ترک دنیا کرکے جنگل
اور پہاڑون مین چلہ کشی فرماے جو کہ یہ محنت شاقہ ساتہہ کثرت جوع و ذکر و فکر کے کرکے آپ آفتاب
ہوے ہزار ہا بلکہ لکہو کہا قلبون آدمیون ذرون صفت کو مثل خورشید درخشان کے منور کیا اور معتقدین
یہ لکہتے ہین کہ خواجہ نقشبند قدس سرہ فرماے ہین کہ مینے چودہ روز تک گتّے کے پانون کے نقش
پر سر اپنا رکھکر یہ عرض جناب رب العزت جلشانہ مین کی کہ اگلے بزرگوار رحمہم اللہ بڑے عالی ہمت
راہ محبت تیرے مین تھے اور اون کے وقت کے معتقد بھی علی ہذا القیاس ویسے ہی سچے اونہون نے
محنت شاقہ جوع و ذکر و فکر و ترک دنیا کرکے نعمت ولایت قرب تیرے کی حاصل کی ہمارے وقت کے
معتقد ویسے عالی ہمت اور مستعد کار بکثرت ذکر و محنت نہین ہین مجہکو ایک طریقہ سہل الوصول عطا فرما
کہ جلد تر موصل قرب بارگاہ عالیجاہ تیری کو ہو حضرت رب العزت جلسلطانہ نے دعا میری قبول کی کہ یہ طریقہ
سہل الوصول کہ اصل محنت مرشد پر ہے کہ توجہ صحبت مین فرما کر حالے بحالے اور مقامے بمقامے مرید کو پہنچاتا ہی
یہ بسبب حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کا زیادہ تر رواج دینے اس طریقے کا ہی ورنہ سلوک حضرات قادریہ اور
چشتیہ رضی اللہ عنہم کا ہی اسنکے طریقے مجددیہ علیہ مین مروج ہی کہ بعنایت اللہ ذکر اوسکا قریب تحریر مین

آویگا اور نسبت حضرات قادریہ اور چشتیہ رضی اللہ عنہم کے نہایت پر زور و شور ہی کہ بر وقت کیفیت کے
ایک ہی توجہ مین مسترشد کو مرتبہ کمال سے پہنچاتے ہین اور چاہین تو آہستہ آہستہ منازل مقصود کو
رہبری کرتے ہین ہر دو بزرگان دین حکیم حاذق ہین مصلحت و حکمت امر باطنی سے کام فرماتے ہین
ہر دو رسم و راہ نور اعلی نور ہی ہر ایک سالک و واصل منزل قرب الی اللہ ان طرق عالیون کا بمضمون
آیۃ شریفہ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ کے فرحان و شادان و فخر کنان ہی - اور یہہ بھی رسالون
حضرت مجددیہ رضی اللہ عنہم مین لکھا ہی کہ طریقۂ مجددیہ علیہ مملو اور مشحون ہی ساتھہ چندے نسبتون طرق
عالیون کے مگر غلبہ زیادہ تر چار نسبتون طریقون عالیہ سے ہی ایک طریقۂ علیہ قادریہ اور دوسری
چشتیہ عالیہ اور تیسرے نقشبندیہ متعالیہ اور چوتھے مجددیہ مقامات اصطلاح جدیدۂ انیقہ کے اور کیفیت
طریقۂ قادریہ کے ساتھہ کمال تجلیات و انوار پر جلال سے اور نسبت طریقۂ چشتیہ کے بنہایت
غلبۂ عشقیہ پر شور جمال سے اور نسبت نقشبندیہ کے ساتھہ کمال لذت استغراق اور ربودگی
اور گدازگی حالت جامی اور نسبت مجددیہ بکمال درجۂ استہلاک و اضمحلال کے الحاصل کہ حضرت
مجدد رضی اللہ عنہ جامع چندے نسبتون طرق عالیہ کے ہین لیکن ان چار طریقون مذکورہ کے
نسبت اسئے معتقدین مین مروج ہی مگر بسبب شغل و ذکر و فکر زیادہ کرنے کے نسبت نقشبندیہ
مجددیہ اکثر زیادہ تر رواج پا رہی ہی اور حال یہ ہی کہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کو ان طریقون علیہ
مین نسبت ہر دو طریق صحبت اور اویسیت سے پہنچی ہی چنانچہ نسبت صحبتی چار طریقون عالیہ
مثل قادریہ اور چشتیہ اور سہروردیہ اور مداریہ کے والد ماجد حضرت عبد الاحد قدس سرہ سے
اور نسبت کبرویہ کے مولانا یعقوب صرفی رحمۃ اللہ سے اور آخر کار نسبت نقشبندیہ حضرت
محمد باقی باللہ رضی اللہ عنہ سے اور ماسوا نسبتون ان حضرات رضی اللہ عنہم کے نسبت چندے
مقامات جدیدہ کے انکو کرامت ہوئے اور دوسری نسبت جمیع طرق مذکورہ کی از روئی اویسیت
کے انکو نصیب ہوئے کہ رسالون حضرات مجددیہ رضی اللہ عنہم مین لکھتے ہین کہ فرمایا حضرت
مجدد رضی اللہ عنہ نے کہ ایکروز مین ساتھہ توجہ نسبت نقشبندیہ علیہ کے ساتھہ طالبون کے متوجہ تھا

کہ حضرت شاہ سکندر پوتے حضرت شاہ کمال کیتھلی رضی اللہ عنہ کے اور وہ مرشد قادریہ خاندان مین ان کے تھے
اور دادا اون کے حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمہ مرشدان کے والد ماجد مرحوم کے تھے اونہون نے
یعنے شاہ سکندر رضی اللہ عنہ نے تشریف لا کر خرقہ مبارک و منور و مقدس حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا
کہ نسلاً بعد نسلٍ شاہ کمال کیتھلی قدس سرہ تک صحیح پہنچا تھا میرے بدن پر ڈالا فی الفور آثار و انوار انوار
طریقۂ علیہ قادریہ کے میرے ادراک مین آئے در آنحال اونسے مینے عرض کی کہ یہ خرقہ مبارک کیسا ہی
فرمایا کہ خلافت کا ہی کہ حضرت غوث رضی اللہ عنہ سے نسلاً بعد نسلاً ہمارے تک پہنچا ہی آج کے دن دادا صاحب
رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ خرقۂ مبارک حضرت غوث قدس کا شیخ احمد کو دی کہ وہ خلیفہ میرا ہی فی الحال
شکرانۂ حق ادا کرکے وضو او غسل کرکے اور دو نفل ہی شکریہ ادا کرکے اوس خرقۂ مبارک کو مینے زیب
تن کیا فی الفور روح پر فتوح حضرت غوث اعظم قدس سرہٗ کے معہ خلفا کے تا حضرت کمال کیتھلی رضی اللہ
عنہم کے تشریف فرما ہو کر سینۂ اس ناچیز کو نسبت منورہ اپنے سے انور فرمایا بعد ازان روح مطہر
حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند معہ خلفا کے تا حضرت باقی باللہ قدس اللہ اسرارہم کے رونق افزا
ہوئے اور نزدیک حضرت غوث اعظم قدس سرہ کے ہم صحبت ہو کر یہہ اظہار کیا کہ اس احمد کو ہمنے کمال
مرتبۂ تکمیل کو پہنچایا ہی تم اپنے طرف اسے مت کہیچو دراں وقت حضرت غوث قدس سرہٗ نے فرمایا کہ
عالم طفلگی سے پرورش مین ہمارے ہی کہ تخم محبت الہیہ کا اسکے دلمین ہمنے بو یا ہی القصہ کہ ہر دو
بزرگوارو مین مصلحت ہوئی کہ شیخ احمد ہمارا اور تمہارا ہر دو کا معتقد ہی بعد اسکے حضرت شاہ نقشبند
معہ خلفا رضی اللہ عنہم کے متوجہ میرے طرف ہو کر توجہ دیکر تشریف لیگئے بعد ازان حضرت خواجہ
خواجگان والی ہندوستان خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی معہ خلفا راکملین رضی اللہ عنہم
کے تشریف فرما ہوئے اور نسبت عشقیہ منورہ اپنے سے سینۂ کمترین کو معمور فرما کر روانہ ہوئے
بعدہٗ حضرات سہروردیہ و کبرویہ و مداریہ وغیرہم تشریف فرما ہو کر سینۂ ناچیز کو منور فرما کر تشریف
لیگئے بعد اوسکے حضرت خضر اور الیاس علیہما السلام نے آکر علم لدنی حکمتی میرے سینے مین بھرا کیا
بعد اون کے چارون امامون رحمہم اللہ نے بھی رونق افزا ہو کر علم اپنا میرے سینے مین بھرا کیا بعد ازان

حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ نے علم اور نور اپنا سینۂ خاصی مین پُر فرمایا الحاصل کہ نسبت آپکو از روئی طریق
صحبت اور اویسیت ہر دو کی کامل نصیب ہوئی اور بفضلہ تعالی معتقدین اکملین اون سے کو بھی بقدر
مادّی اور حصّی اون سے کے روزی ہی اور حال طریقۂ نقشبندیہ خواجگان قدیمی رضی اللہ عنہم کا بھی
ساتھہ ہر دو نسبت صحبت اور اویسیت کے مفخر اور معزز ہی اور وہ ہر دو نسبتین مذکورہ بہی حضرت مجدد
رضی اللہ عنہ کو پہنچین ہین چنانچہ حضرت مولانا یعقوب چرخی اور محمد پارسا رضی اللہ عنہما ہر دو خلیفے ارشد
خواجۂ نقشبند رضی اللہ عنہ کے ہین تحریر فرمائے ہین کہ حضرت ابو علی فارمدی رضی اللہ عنہ کہ مرشد
ابو یعقوب یوسف ہمدانی اور امام محمد غزّالی قدس اللہ سرّہ العزیز کے تھے اون کو نسبت اویسیت
کی حضرت ابو الحسن خرقانی سے ملکر تا حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہم پہنچتی ہی اور زیادہ تر شجرۂ حضرات
نقشبندیہ مجددیہ مین اسی نسبت علیّہ کا رواج ہی اور دوسری نسبت حضرت ابو علی فارمدی رضی اللہ عنہ
کو حضرت ابو القاسم گرگانی سے ملکر تا حضرت سید الاولیا علی المرتضی رضی اللہ عنہم واصل ہوتی ہی
کہ شجرۂ نقشبندیہ اویسیہ اور متصلہ اول مین اس رسالے کے متضمن ہین وہان تحقیق اسکی ملاحظہ فرماو
اور تصدیق و سند کامل ان ہر دو نسبتون اویسیہ اور متصلہ کے کہ ساتھہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے منتسب ہوتی ہی رسالۂ انسیہ حضرت مولانا یعقوب چرخی خلیفۂ
ارشد شاہ نقشبند رضی اللہ عنہما سے پائے جاتے ہین کہ حضرت مولانا موصوف رحمہ اللہ لکھتے ہین پس
خواجہ[ف] ہمارے قدس اللہ تعالی روحہ کو بیچ تصوف کے نسبت چار وجہ کی ہی ایک ساتھہ خواجۂ خضر علیہ السلام
وحکمۃ کے اور دوسری ساتھہ شیخ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کے اور تیسری ساتھہ سلطان العارفین
بایزید بسطامی رضی اللہ تعالی عنہ کے تا بحضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق اور امیر المؤمنین علی رضی اللہ
عنہما کے بدینمعنی اُنہین تک مشایخ کہتے ہین انتہی اور بعض حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم سے
شجرۂ نقشبندیہ صحبتیہ کو ساتھہ ہر چہار خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے منتسب کر کے تا حضرت حبیب خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے پہنچا کر لکھا فرماتے ہین چنانچہ حضرت محمد پارسا رضی اللہ عنہ
کہ خلیفۂ رشید اور بسیار صاحب تصانیف اور محقق اکمل ہین رسالۂ قدسیہ اپنے مین کہ وہ اب چھپ گیا ہی

ف خواجہ سے مراد خواجۂ نقشبند قدس سرہ ہین

اوسمین ایسا لکھتے ہین کہ اہل تحقیق اوپر اس بات کے ہین کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ بعد
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ خلفاء رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر امیر المومنین علی
رضی اللہ عنہ کے مقدم ہوئے ہین ہی بہ نسبت باطن کے تربیت پائے ہین ۔ کہ شیخ الطریقہ شیخ
ابو طالب مکی قدس اللہ روحہ نے کتاب قوۃ القلوب مین فرمایا ہی کہ قطب مان ہر عصر مین تا روز قیامت
پنچ مرتبے اور مقام کے نائب مناب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہوتا ہی اور وہ تین اوتاد سے
کہ فرو تر قطب زمان سے ہین پنچ ہر زمانے کے اون تین خلیفون دوسرون کے ہین کہ وہ حضرت امیر المومنین
عمر اور امیر المومنین عثمان اور حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین ہین اور اوپر مثل
یقین او صفت اور حالت اونہون کے ہین اور وہ چہہ دوسرے صدیقون سے کہ صفت اونکی
کہ بہم یَقُومُ الاَرضُ وَبِہِم یُرزَقُونَ وَبِہِم یَدفَعُ البَلَاءَ عَن اَہلِ الاَرضِ وَبِہِم
یُمطَرُونَ پنچ ہر زمانے نائب مناب چہہ دوسرون عشرہ مبشرہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے
ہین الغرض کہ ان محقق شیخ الطریقہ ابو طالب مکی رضی اللہ عنہ نے نسبت باطنی حکمتی اسراری
ولایتی ہر چہار خلیفون کو بلکہ چہہ دوسرے کہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہ سے ہین ثابت فرمائے اور
از روئ عہدون کے نائب اونکی سیرت وحالت مین دس اولیا تحریر کئے کہ ہر وقت مین قطب
زمان تا قیامت نائب مناب مرتبے اور مقام مین تا قیامت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے
ہوتا ہی اور تین اولیا نیچے اون سے لقب اور عہدہ اونکا اوتاد کا لکھا گیا اور وہ نائب مناب
ہر تینون خلیفون رضی اللہ عنہم کے بیان کئے اور چہہ اولیا کہ نیچے مقام چہار سے ہین اون کا لقب
وعہدہ صدیقین سے مرقوم کئے اور تربیت نسبت علوم باطنی کی بعد حضرت رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضرت سید الاولیا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو ہر تینون خلیفون بالا سے
ہی بعقیدہ ترتیب سنت والجماعت لکھنا گئی لیکن یہان ایک سوال منکرین خلافت باطنی کا کہ ہر تینون
خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کو خلافت ظاہری امور سے تہی نہ باطنی سوائے حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کے اسکا جواب باصواب فرمائے تا تسلی تامہ ہو جانا چاہیے ایک جواب باصواب تو یہہ ہی کہ

شیخ ابوطالب مکی شیخ الطریقہ اونکا خطاب ہی اور حضرت مولانا یعقوب چرخی رضی اللہ عنہ مقتدائی طریقہ نقشبندیہ اور صاحب تصانیف کہ شیخ راسخین سے کہ تفسیر چرخی آخر دو سپارون کی اونکی نہایت دقایق باطنی و حقایق اسرار الہی کو مرقوم ہی اور خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ عنہ کے پیر ہین بلفظ اہل تحقیق شارہ کے انکا نام معلی لیکر اونکی کتاب قوت القلوب کا حوالہ فرمایا اور دوسرے محقق مُسند صوفیاء کرام رضی اللہ عنہم سے حضرت شیخ اکبر محی الدین عربی مین وہ بہی بیچ کتاب فتوحات مکیہ کے کہ سند صوفیہ سے ہین باب دوسو ستر مین عالم غیب مین حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اسم مبارک عبد اللہ لکہنا کیا اور اون کے دو وزیر حالت زندگی مین سیدہے ہاتہہ کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بنام عبد الملک اور بائین ہاتہہ کے وزیر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور بنام عبد رب تھے بعد وفات حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ابوبکر رضی اللہ عنہ کا عبد اللہ اور نام عمر کا عبد الملک ہوا اور نام اوس امام کا کہ بجاے عمر رضی اللہ عنہ وارث ہوا عبد رب ٹہیرا اور یہ اسم اور عہدے قیامت تک جاری رہینگے اور حسنین صلوات اللہ علیہما اکمن الناس ہین اس مقام کے اِس عبارت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ سے بہی خلافت عہدہ باطنی کے ساتہہ اسماء مبارکون باطن کے ثبوت کو پہنچے اور جوکہ دو شاہد معتبر محقق کے قول شاہد ہوے امر مذکور حال صداقت کو پہنچا اور معتقدون کے واسطے سند کامل ہاتہہ آئی منکرین مُسَلّما کرین یا نُسَلِّم الحق کہ ایسے مرتبہ حق کو پہنچا لیکن ایک سوال منکرین سے یہہ بہی آتا ہی کہ یہ معاملہ اسمیہ و عہدیہ و منصبیہ کہ ہر دو شیخون رحمہما اللہ نے لکہنا کیا اشارۃً یا صراحۃً کتاب و سنت سے اسکا استدلال ہو تب لایق صداقت کے یہہ امر ہو سکتا ہی اسکا جواب کیا ہی جاننا چاہیئے کہ ایک جواب تو اسکا با صواب لاجواب ہی کہ اشارۃً اسم مبارک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سورۂ جن مین لفظ قام عبد اللہ سے عبد اللہ از روئی باطن کے معلوم ہوتا ہی کہ شیخ اکبر رحمۃ اللہ نے لکہنا کیا ہی اور نام ہر دو شیخین رضی اللہ عنہما کے بلفظ دو وزیر زمین حدیث شریف سے ثابت ہین اور اسماء مبارک عبد الملک اور عبد رب یہ اون شیخون رحمۃ اللہ کو از راہِ الہام کے معلوم ہوئے ہون کہ الہام کو نائب وحی کے لکہا ہی چنانچہ تفسیر عرائس مین معنی طیبات والطیبون الہام بواسطۂ ملائک کے واسطے اصحاب قلوب وارواح کے لکہے ہین وَالطَّیِّبَاتُ اِلْهَامُ اللہِ بوسائط

الملٰئکۃِ لِاَصْحَابِ القُلُوْبِ وَالْاَرْوَاحِ وَالعُقُوْلِ مِنَ العَارِفِیْنَ وَھُمْ لَھَا الغرض کہ یہ عہدے
اور اسماء مبارک اون کے ہر دو شیخون کو الہام آلہی سے تعلیم ہوئے ہون یا اون کے شیخون کو الہام
آلہی علام الغیوب عزّ سے آگاہی ہوئی ہو وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب اور جو کہ اہل عقیدت صوفیہ سے ہین
اسکے اقوال مین کسیطرحکا شک نہین رکھتے ہین اور وہ عبارت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کی یہ ہے کہ باب دوسترین
کتاب فتوحات مکیہ سے ہے مَامِنْ قُطْبٍ اِلَّا وَ لَہٗ اِسْمٌ یَخُصُّہٗ زَائِدٌ اِلَی الْاِسْمِ العَلَمِ الَّذِیْ ھُوَ
عَبْدُ اللّٰہِ سَوَاءٌ کَانَ القُطْبُ نَبِیًّا فِیْ زَمَانِ النُّبُوَّۃِ المُقْطُوْعَۃِ اَوْ وَلِیًّا فِیْ زَمَانِ شَرِیْعَتِہٖ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَذٰلِکَ الْاِمَامَانِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا اِسْمٌ یَخُصُّہٗ
یُنَادیٰ بِہٖ کُلُّ اِمَامٍ فِیْ وَقْتِہٖ ھُنَاکَ فَالْاِمَامُ الْاَیْمَنُ عَبْدُ المَلِکِ وَالْاَیْسَرُ عَبْدُ
رَبِّہٖ وَھُمَا لِلْقُطْبِ وَزِیْرَانِ فَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَبْدُ المَلِکِ وَعُمَرُ عَبْدُ رَبِّہٖ
فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَنْ مَاتَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسُمِّیَ اَبُوْبَکْرٍ
عَبْدُ اللّٰہِ وَسُمِّیَ عُمَرُ عَبْدُ المَلِکِ وَسُمِّیَ اِمَامُ الَّذِیْ وَرِثَ مَقَامَ عَبْدِ رَبِّہٖ وَلَا یَزَالُ
الْاَمْرُ اِلٰی یَوْمِ القِیٰمَۃِ

وَکَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمَا اَمْکَنَ النَّاسِ فِیْ ھٰذَا
المَقَامِ مِنْ غَیْرِھِمَا مِمَّنْ اِتَّصَفَ بِہٖ انتھٰی الغرض کہ پھر آتا ہون مقصد اصلی پر کہ حضرت مجدد رضی اللہ
عنہ ایک مکتوب مین لکھتے ہین کہ امام کے دو قطب ہوتے ہین سیدھے ہاتھ کا فرزندمیر محمد سعید ہے
اور اولٹے ہاتھ کا محمد معصوم ہے اور محمد سعید خازن الرحمۃ کو غلبہ نسبت طریق علیہ قادریہ اور چشتیہ مین
زیادہ تر ہے بدین لحاظ اسم مبارک انکا شجرون قادریہ اور چشتیہ عالیہ مین آتا ہے
اور ایکبار کہ غلبہ وبا اور امساک باران ہوا تھا دافع ان مشکلات و دفع
بلیات کا آپ کو فقیر نے پایا اور صاحبزادی محمد معصوم رضی اللہ عنہ کو غلبہ زیادہ تر
نسبت قطب ارشادی مین تھا کہ نو لاکھہ مرید اور سات ہزار عالم اجل اولیا کم و بیش آپکے خلیفہ لکھے ہین
انوار ظہور نسبت مجمع البحرینی صحبت اور اویسیت کا خلفا محمد سعید خازن الرحمۃ کی یہ ہے کہ حضرت محمد سعید کے

خلیفہ او سجادہ نشین فرزند ارجمند عبد الاحد رضی اللہ عنہما ہین اور اون کے حضرت شیخ الشیوخ محمد عابد رضی اللہ
عنہ ہین حضرت غلام علیشاہ صاحب قدس سرہ مقامات مظہری مین لکھتے ہین کہ حضرت مرزا جان جانان
رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ایکبار مینے عرض بیچ خدمت حضرت شیخ الشیوخ محمد عابد رضی اللہ عنہ کے
پیش کی کہ خاندان عالیہ نقشبندیہ مین بیعت مینے اوپر دست مبارک سید نور محمد بداؤنی کے حصول کی
اب التجا یہ ہی کہ بیچ خاندان عالیہ قادریہ کے دست مبارک آپ پر حصول فرماؤن درانحال آپ نے
یون فرمایا کہ مین بیعت کیا کرون خود اوپر دست مقدس حضرت غوث اعظم قدس سرہ کے روبرو
حضور پر نور حبیب خدا منبع انوار و اسرار رب العلی صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے تمکو بیعت
کرواؤن یہ کلمہ فرماکر فاتحہ اوپر روح پر فتوح محبوب خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے فرمائے
فی الفور یہہ مشاہدہ ہوا کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ایک تخت منور کے رونق افزا ہین اورگرد
آپکے مجالس انبیا علیہم السلام اور اولیا رکرام کے حلقہ زن اور اوس مجلس عالیہ مین روبرو حبیب خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ
حاضر ہین درانحال حضرت شیخ موصوف رضی اللہ عنہ نے ہاتھ میرا پکڑ کر روبرو محبوب خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے حاضر کر کے عرض کی کہ یہ میرزا جان جانان التماس واسطے بیعت خاندان
عالیہ قادریہ کے رکھتا ہی حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکا اہتمام ذمی عبید القادر
کے ہی اونکی خدمت مین لیجاؤ فی الفور شیخ رضی اللہ عنہ نے مجھکو بیچ خدمت حضرت غوث اعظم مین
قدس سرہ کے حاضر کیا اور حضرت غوث قدس سرہ نے بکمال عنایت غوثانہ فرماکے بیعت طریقۂ قادریہ علیہ
فرمائے اور بعد ازان ذکر و فکر و شغل طریقۂ علیہ قادریہ مین عنایت فرماکر خلعت سرخ سندس سے
سرفراز فرمایا المقصود کہ طریقۂ مظہریہ معصومیہ مین میرزا جان جانان مظہر رضی اللہ عنہ کو خود بیعت
اور فیض طریقۂ قادریہ علیہ کا بذریعہ حضرت شیخ محمد عابد قادری سعیدی مجددی کے حصول ہوا اور روح
پر فتوح حضرت قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی چشتی رضی اللہ عنہ سے بہی حضرت میرزا صاحب
رضی اللہ عنہ کو اویسیت کامل تھی لہذا معتقدین مجدد رضی اللہ عنہم کو ہر تینون طریقون مین فیض رسانی

اور فیض یابی اکمل ہی اور یہی حضرت میرزا صاحب قدس سرہٗ پر نظر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی کاملتر معلوم
ہوتی ہی کہ فرماتے تھے کہ جو کہ معتقدین سے میرے بد اعتقاد ہوتا ہو فی العور تا بزرگان حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہم ناراض ہو جاتے ہین اونسبت سلب کر لیتے ہین اور جو کہ پہر معتقد ہوتا ہی اوسکی نسبت سلبی کو
باز کرامت فرماتے ہین اور یہہی دلیل قوی ہی کہ جبکہ انکو واسطے عہدۂ وزارت کے بادشاہ فرخ سیر رحمۃ اللہ
نے آپکو بلوا یا رات مین روح مبارک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نی تشریف فرما ہوکر یہ اظہار کیا کہ
میرزا وزارت دنیا کی لیتا ہی یا دین کی اسوقت ہر دو موجود ہین اور اظہار اس کلام اوسنحسے اشارہ
بجانب وزارت باطنی ولایتی تھا جلد تر آپ راہ سے باز آکر کے متوجہ جانب خدمت اہل اللہ ہوئے
اور ساٹ برس کم و بیش خدمت بزرگون رضی اللہ عنہم کے اور شغل و ذکر و فکر طریقون صوفیہ علیہم الرحمۃ
کا کرکے مقتدای سالکان طریقت اور پیشوائے عارفان منازل حقیقت ہوئے کہ یہ امر حضرت
شمس الدین مظہر جان جانان قدس سرہٗ کی ذات انور سے اظہر من الشمس ہی۔ اور طریقۂ مجددی
نقشبند ثانی ہین کہ خلیفہ اور فرزند شاہ مجدد رضی اللہ عنہما کے تہے اور محمد زُبیر رضی اللہ عنہ اون کے
صاحبزادی بعہدۂ غوثیت مشہور تہی اور حضرت محمد زبیر رضی اللہ عنہ کے مرید سید قطب الدین قدس
سرہ تھے اونہون نے اوپر مزار حضرت مجدد رضی اللہ عنہما کے چلہ کیا جبکہ چلہ پورا ہوا روح پر فتوح حضرت
غوث اعظم قدس سرہٗ نے آکر نعمت باطنی فیض طریقۂ علیہ قادریہ سے سینہ انکا منور اور معمور فرمایا اور یہ
ارشاد کیا کہ بدلا چلہ مزار مجدد کا سینے یہ انعام نعمت خاص طریقے عالیہ کے سے بتجھے منور و منعم فرمایا اور
یہ نسبت میری تیرے طریقے مین نہایت زور پر شور سے معتقدون مین رہینگے چنانچہ اون کے مرید
شاہ جمال اللہ اور شاہ درگاہی رضی اللہ عنہما مین بیچ شہر رامپور اشہر ہی اور حال نسبت سید قطب الدین
اور شاہ جمال اللہ صاحب اور شاہ درگاہ صاحب کی نسبت کا نہایت زور شور سے تھا کہ صدہا آدمی اور
جانور کہ جدہر نگاہ کرتے تھے لوٹ پوٹ ہوجاتے تھے اور توجہ اونکی لوٹ پوٹیا مشہور ہی اور شاہ
درگاہ صاحب رحمۃ اللہ جبکہ توجہ جانب معتقدین کے فرماتے معتقد مانند مرغ کے تڑپتے تھے
اور جنگل مین جو جانب قطار ہرنون کی فرماتے ہرن تیر نگاہ توجہ اون کے سے صدہا لوٹنے لگتے تھے

ایسے صدہا کرامتین اون سے صادر ہوئین جنہ سے رسالہ مقامات گل محمدیہ مین لکہا گیا ہون محض طفیل شاہ مجدد رضی اللہ عنہ کا ہی اور بعض مثل شاہ ابو سعید صاحب کہ اوائل حال مین شاہ درگاہ صاحب کے مرید تہے آخر مین شاہ غلام علی صاحب قدس سرہ سے فیضیاب ہوئے ایک روز دہلی مین بسبب اعتراض منکرین کے ایک ضرب الا اللہ مکان پر لگائے مکان جنبش مین آیا اور اخون عبد الغفور صاحب ولایتی صاحب یہ بہی مجددی ہورسے قادری رحمہم اللہ بڑے صاحب اہل تصرفات وکرامات اور مجاہد جہاد اکبر واصغر ہر دو اظہر من الشمس تہے کہ قریب ملک فانی سے بملک بقا ودانی رحلت فرما ہوئے کہ قریب لاکہون آدمیون کے مرید اون کے ہوئے تہے یہ بہی مجددی قادری محض تہے اور شاہ درگاہی صاحب رضی اللہ عنہ بہی مجددی قادری کہ نسبت اون کے کو غلبہ طریقہ قادریہ سے پر جلالی ہی اور نسبت نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ مظہریہ مین غلبہ استغراق اور اضمحلال اور بیخودگی کا زیادہ تر ہی الحاصل کہ حضرت شاہ مجدد رضی اللہ عنہ جامع جمیع طرق اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم سے تہے لیکن اول طریقہ علیہ قادریہ سے جو استفادہ فیض باطنی کا والد ماجد اپنے رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا اسواسطے شروع سلوک کے بہی طریقہ قادریہ اور بعد ازان حضرات چشت اور بعدہ حضرات نقشبندیہ قدیمیہ اور بعد اوسکے حضرات نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ عنہم کا سلوک بفضلہ تعالی لکہنے مین آویگا فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاننا کہ بعد حمد ونعت کے یہ رسالہ قادریہ مختصر بعبارات ومفید تر بہ سلوک مقامات قرب الی اللہ ہی کہ مضمون وعبارت رسالہ قول جمیل اور رسالہ اربع انہار سے اردو زبان مین یہ فقیر حقیر ابو الحسن شاہ احمدی لکہتا ہی حق تعالی اسکو بحق حضرت حبیب خدا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور بحرمت حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی اور بجمیع پیران کبار رضی اللہ عنہم کے مقبول فرماوے آمین جاننا چاہیے کہ ولادت باسعادت حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی سید عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کی بیچ سنہ ۴۷۱ اکہتر اور چار سو کے ہوئی ہی اور وفات شریف انکی

بیچ ۱۱۶۵ھ کے واقع ہوئی اور عمر مبارک ساتہہ نود برس کے پہنچی کہ یہ بیت مشتمل اوپر تاریخ تولد و سال
عمر کے اور وفات شریف آپکی نہایت زیبا اور مشہور و معروف ہی فرد ستینشش کامل دماشق تولد +
وصال شد وان زمعشوق الٰہی + جان کہ بیچ اس خاندان عالیشان سے اول طالب کو ساتہہ ذکر جہر متوسط
سے امر فرماتے ہین کہ وہ دو قسم ہی اسم ذات و نفی اثبات چنانچہ اسم ذات اوپر چار قسم کے ہی اول
ایک ضربی کہ وجہ اوسکی یہ ہی کہ کہے اَللّٰہ بشدّ و مدّ و جہر بقوت قلب و حلق اور بعد ازان توقف کرے
یہانتک کہ دم ٹہیرے پہر بطریق مذکور کے کہے ایساہی معمول کرے اور ورد اپنا کرے قسم دوم دو ضربی ہی
کہ طریقہ اوسکا یہ ہی کہ ساتہہ جلسے صلٰوتیہ کے بیٹھے اور لفظ مبارک اَللّٰہ کو ایکبار اوپر زانو سیدھے کے
ضرب لگاوے اور بار دیگر اوپر دل کے تکرار کرے بغیر فصل کے اور ضرور ہی کہ بیچ ہر دو ضرب کے
کہ بقوت و شدت کے تمام ضرب لگاوے خصوصاً ضرب قلبی یہانتک کہ قلب متأثر ہووے اور جمعیت
خاطر ہاتہہ دیوے قسم سوم سہ ضربی ہی کہ طور اوسکا یہ ہی کہ مربع یعنی چہار زانو بیٹھے اور ضرب کرے
ایکبار اوپر زانو سیدھے کے اور ایکبار اوپر گہٹنے اولٹے کے اور ایکبار اوپر قلب کے ساتہہ
سختی اور اور آواز بلند کے اور قسم چہارم چار ضربی ہی بیچ اس قسم کے بہی چار زانو جلسہ کرے
اسم ذات کو ایکبار اوپر زانو سیدہے کے اور ایکبار اوپر زانو اولٹے کے اور ایکبار اوپر قلب کے
اور ایکبار روبرو اپنے لکن چاہیے کہ ضرب چوتہی سخت تر اور بلند آواز سے ہو نوع دوسری نفی و اثبات
کہ وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہی صفت اوسکی یہ ہی کہ دو زانو متوجہ بقبلہ روبیٹھے اور ہر دو آنکہون کو بند
کرکے کہے لفظ لَا کو باہر کرے ناف سے اور دراز کرے مونڈہے سیدہے تک پس کہے اِلٰہَ
اور باہر لاوے اصل دماغ سے بعد ازان اِلَّا اللّٰہُ کو ساتہہ شدّت اور قوت کے ضرب کرے
بیچ وقت نفی کے نفی معبودیۃ اور مقصودیۃ غیر خدا سے ملاحظہ کرے اور وقت اثبات کے اثبات
حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کا کرے جان کہ حکمت بیچ اشتراط ضربات اور تشدیدات اور مراعات
مکانون اور جگہون کے یہ ہی کہ آدمی محجوب ہی ساتہہ دیکہنے جہات ستہ کے اور سننے آواز خوش کے
اور گذرنے خطرات اور حدیث النفس کے بیچ دل اوسکے کے لہذا مشائخ طریقہ رضی اللّٰہ عنہم

سے واسطے سد توجہ کے طرف غیر کے ان شروط اور اوضاع کو مقرر کئے ہین تو خطرات خارجیہ سے
خالی ہو کر متوجہ ساتھ ذات الٰہی سبحانہ کے ہووے اور ضرور ہی اہل سلوک کو کہ بعد نماز صبح اور
نماز عصر کے اکٹھا ہو کر کے حلقہ کرنے والے ہوئین ف اور ذکر اللہ کا اوپر وجہ جمعیت کے معمول کرین
کہ اجتماع سے فائدے بہت ہین اور وہ تنہائی مین پائے نہین جاتے ہین ف پس جسوقت کہ ظاہر ہووے
طالب پر اثر ذکر جلی کا اور مشاہدہ کرے بیچ اپنے نور ذکر کو یعنے ذوق و شوق اور رفع خطرات
اور نفی پہنچا حدیث نفس کو اور اطمینان قلب اور ایثار خدا تعالیٰ کا اوپر ما سوا کے نقد وقت ہووے
امر کرتے ہین طالب کو ساتھہ ذکر خفی کے اور وہ دو قسم ہی اول اسم ذات معہ امہات صفات کے ہی اور
طریقہ اوسکا وہ ہی اور ہر دو آنکہونکو بند کرے اور ہر دو لب کو آپسمین ملا دے اور ساتھہ زبان کے
اَللّٰهُ سَمِيعٌ اَللّٰهُ بَصِيرٌ اَللّٰهُ عَلِيمٌ کہے اور باہر لا دے ساتھہ خیال کے ان کلما تونکو ناف
اپنے سے تا سینے اور سینے سے دماغ تک ساتھہ عرش کے کہینچے پہر کہے اَللّٰهُ بَصِيرٌ اَللّٰهُ
عَلِيمٌ اَللّٰهُ سَمِيعٌ اوس طور سے کہ نزدل اوپر منزلون مذکورہ کے ہووے اور اس مجموع کو یک
دورہ ہووے بعد ازان ساتھہ ذکر کے ایسی ہی اور بعضی اس طائفہ علیہ کے زیادہ کرتے ہین ہمراہ
کلمات مسطورہ کے اللہ قدیر کو اور قسم دوم نفی و اثبات ہی ساتھہ اوس طریقے کے کہ اوپر بیان
کیا ہے اور طریق دوسرا یہ ہی کہ سالک کو چاہئے کہ ہوشیار اور بیدار اوپر انفاس اپنے کے ہووے جسوقت
کہ دم باہر آوے کہے زبان دل سے لَا اِلٰہ اور جسوقت نفس یعنے دم اندر وجود کے جاوے
اسوقت اِلَّا اللہ کہے اور نزدیک صوفیہ علیہم الرحمۃ کے اس ذکر و شغل کو پاس انفاس کہتے ہین اور اس
ذکر کو واسطے دور ہونے خطرات کے اور دور ہونے حدیث النفس کے خاصیت عظیم ہی پس اوسوقت
کہ ظاہر ہووے اثر ذکر خفی کا اوپر طالب کے کہ بیچ باطن اپنے کے کہ مشاہدہ نور اوسکے کا کرے
اوسوقت امر کرتے ہین ساتھہ مراقبے کے اور مراد ظہور اثر اوسکے سے ہی کہ شوق اور غلبہ محبت اور
محبت تمام فکر کے پیدا ہووے اور ایثار حضرت حق اور طلب اوس تعالیٰ کی غالب ہووے اور حلاوت اور
سکوت پاوے اور نفرت کلی کلام اور شغلون دنیا دنیّہ سے حاصل ہو کے جاننا چاہئے کہ مراقبہ مشتق مادہ

ترتیب سے یعنی انتظار فیض کے جناب الٰہی سے کرنا ہی اور دعا و ہر چند اقسام کے ہی اول معنی کلی کا ذکر کرتا ہون مین تو اوپر جمیع جزئیات اپنے کے صادق آوے وہ تلفظ کرنا آیتہ کلمے کو اوپر زبان سکے یا تخیل کرنا اوسکا بیچ دل کے اور فہم کرنا معنے اوسکے ساتہہ حسن وجوہ کے بعد ازان تصور کرے کیفیت ساتہہ اس معنی کے اور مصداق اوسکے پس جمع کرے خاطر اپنے کو اوپر صورت معہود کے ساتہہ اس حدیث کے بیچ دل اوسکے سوا اوس صورت کے کوئی چیز دوسری نہ گذری تو محقق ہووے استغراق بیچ اوسکے اور نسیان ماسوائے اوس ذات کے اور اصل مراقبے مین حدیث شریف ہی اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ پس سالک اللّٰہ حاضری اللّٰہ ناظری اللّٰہ معی یا خیال کرے دلمین اور تصور کرے اوس تعالیٰ کا اور نظر اوسکی معیت ھُوَ یا مع التنزیہ جہت اور مکان سے تو استغراق بیچ اس تصور کے پیدا ہووے یا مفہوم آیت شریفہ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ لحاظ مین رکہے اور معیت حق تعالیٰ کی بیچ حالت قیام اور قعود اور خواب و بیداری اور خلوت اور جلوت کے ہمراہ اپنے تصور کرے یا تلفظ کرے فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ یا کہ اَوَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی کہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یا کہ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ یا کہ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ یا کہ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ یہ تمامی مراقبات مذکورہ واسطے تعلق قلب کے ساتہہ خدا تعالیٰ کے مفید ہین لیکن وہ مراقبہ کہ واسطے قطع علاقون اور تجرد تام اور سکر اور محو کے فائدہ کرتا ہی اونین سے آیت شریفہ ہی کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور طریقہ اوسکا وہ ہی کہ نفس اپنے کو مردہ تصور کرے اور پوشیدہ خاطر ہو کر کے جانے کہ پہرا تا ہی اوسکو بعد ایک جا سے دوسری جا اور آسمان پہٹ گیا اور ترکیب اور صورت اوسکی گئی اور تصور کرے اللّٰہ سبحانہ باقی و موجود اور مزاولت کرے اس تصور کو اوس وقت تک کہ نتیجہ اوسکا محو ہی حاصل ہووے اور ایسا ہی آیت شریف اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلٰقِیْکُمْ وَاَیْنَمَا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ پس جس وقت کہ ظاہر ہووے اوپر سالک

فائدہ مراقبہ اور شہود ہووے نور او سوقت حکم کیا جاتا ہی ساتہہ توحید افعالی کے جان کہ جناب سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین نے ترغیب اور تاکید فرمائے ہین اوپر دو چیز کے ایک اوس سے ذکر
اللہ ہی اور مراد اوس سے ذکر زبانی ہی اور دوسری فکر کہ مراد اوس سے مراقبہ ہی اور بعضے مشایخ طریقت نے
کہ ہمنے تجربہ کیا ہی واسطے کشف وقایع مستقبلہ کے وہ کہ اعتکاف کرے طالب خلوت مین اور غسل کرے
اور پہنے جامہ بہترین اپنا اور خوشبو لگاوے اور اوپر مصلے سجادے کے بیٹھے اور رکہے کلام اللہ
کو کشادہ طرف سیدہے کے اور مصحف دوسرے کو طرف ہاتہہ اولٹے کے اور تیسرے کو روبرو اپنے اور
چوتہے کو پیچھے اپنے بعد ازان دعا کرے ساتہہ کوشش تمام کے حق تبارک وتعالی سے وہ کہ واقعہ کہلے
واقعہ فلانا اور شروع کرے اسم ذات کو بدون بند کرنے آنکہہ کے ساتہہ اسطور کے کہ ضرب کرے
ایکبار بیچ مصحف سیدہے کے اور ایکبار بیچ مصحف اولٹے کے اور ایکبار روبرو کے اور ایکبار پیچھے اپنے کے
یہانتک کہ پاوے نفس اپنے مین انشراح اور نور اور مواظبت کرے اوپر اس شغل کے تا ایک ہفتہ
یا خلوۃ البتہ کشف ہوویگا اوپر واقعہ مطلوبہ کے اور بعض مشایخ سے بیچ شغل مسطور کے سوا اوپر ساتھ
مصحف کے دیکہہ کر اختیار کئے ہین بجاے اوسکے ذکر اللہ کو کہ سلطان اسماکے یَا عَلِیمُ یَا مُبِینُ
یَا خَبِیرُ ساتہہ رعایت شروط مذکورہ کے چنانچہ بیان کیا بیچ ذکر یک ضربی یا سہ ضربی کے واللہ اعلم
اور کہا ہی مشایخ رحمہم اللہ نے کہ ہمنے تجربہ کیا ہی واسطے کشف ارواح کے ساتہہ ان شرطون مذکورہ کے
وہ کہ ضرب کرے جانب راست کو سُبُّوحٌ کو اور جانب چپ کے قُدُّوسٌ کو اور طرف آسمان کے
رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ اور بیچ قلب کے وَالرُّوحُ کو اور واسطے برآنے کار مشکل کے ساتہہ شروط
مذکورہ کے وہ کہ پڑہے نوافل شب سے جسقدر کہ میسر ہووے بعد ازان ضرب کرے طرف سیدہے کے
یَا حَیُّ اور طرف اولٹے کے یَا وَهَّابُ اور کرے اس فعل کو ہزار مرتبہ اور واسطے انشراح
خاطر اور دور کرنے بلیات کے ضرب کرے اَللّٰهُ کو بیچ قلب کے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ کو اوپر طرف اولٹے کے
طرف اور الْقَیُّومُ کو جانب چپ کے اور یہ قسم سنت ارادہ کرے دعا کا حضرت حق سبحانہ سے واسطے
شفاء مریض کے یا دفع جوع کے اور وسعت رزق کے یا قہر دشمن کے پس تلاش کرے ایک اسم کو

اسمار الٰہی سے مناسب حاجت اپنے کے اور ذکر کرے اللہ سبحانہ کا ساتھہ اوس اسم کے ساتھہ دوضرب کے یا تین ضرب کے یا چار ضرب کے اور کہے یا شافی و یا صمد و یا رزاق و یا ذوالجلال فقط تمام ہوا سلوک خاندان عالیہ قادریہ علیہ کا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یہ بیان اشغال اور اذکار حضرات چشتیہ رضی اللہ عنہم سے کہ منسوب ہین ساتھہ امام الطریقہ حضرت خواجۂ خواجگان قطب ہندوستان سید معین الدین حسن چشتی رضی اللہ عنہ کے اور حضرت احمد سعید صاحب رسالۂ قول جمیل سے کہ تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ اسرارہما سے نقل کرتے ہین اور آپکی جو تحقیق مین بہی آیا ہی اوسکی تحریر فرماتے ہین کہ وفات شریف حضرت خواجۂ خواجگان والی ہندوستان خواجہ معین الدین سنجری قدس سرہٗ کی ۶۳۳ھ کو چھٹی تاریخ ماہ رجب کو ہوئی اور اصل ذکر و شغل اسکے طریقۂ عالیہ کے ایسی تحریر فرمائے کہ ایکروز آئے حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نزدیک حضرت حبیب خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اور عرض کی یا رسول اللہ سکہاؤ مجکو اقرب طریق طرف خدا یتعالیٰ کے اور افضل اوسکا نزدیک حق تعالیٰ کے اور اسہل ترین راہ واسطے بندون کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ لازم پکڑو اوپر اپنے کثرت ذکر بیچ خلوت کے عرض کی کیونکر ذکر کرون مین یا رسول اللہ فرمایا بند کر آنکہون اپنے کو اور سُن مجہسے پس فرمایا حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تین مرتبہ اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سنتے تھے بعدہٗ عرض کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لَا اِلٰہَ تین بار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنا بعدازان حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تلقین کیا اس ذکر کو ساتھہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کے اور اونہون نے تعلیم کیا حضرت عبد الواحد بن زید کو اور ایسی ہی یہانتک پہنچا یہ ذکر مذکور ہم تک پس جسوقت کہ ارادہ کرے شیخ تلقین کا مرید کو امر کرتا ہی اوسکو واسطے روزہ رکہنے کے اگر روز پنجشنبہ کے ہو بہتر ہی اور ساتھہ پڑہنے استغفار اور درود کے

گیارہ گیارہ بار پہر ارشاد کرتا ہی کہ حق تبارک وتعالی بیچ کلام مجید کے فرماتا ہی فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا
وَّ عَلٰی جُنُوْبِکُمْ پس کوشش کر اس امر مین ساتھہ اسطور کے کہ نہ گذرے اوپر تیرے زمانہ مگر تو کہ ذاکر ہووے
اور جان کہ قلب تیرا زیر پستان چپ کے بفاصلۂ دو انگشت واقع ہی مانند گل صنوبر کے اور اوسکو دو دروازے
ہین ایک دروازہ اوپر کا اور دوسرا دروازہ نیچے کا چنانچہ کہلنا دروازۂ فوقانی کا موقوف اوپر ذکر
جہر کے ہی اور کشایش دروازۂ تحتانی کے مقرر اوپر ذکر خفی کے ہی۔ پس جسوقت کہ ارادہ کرے
تو ذکر جہر کا بیٹہہ چہار زانو اور پکڑ رگ کیماس کو ساتہہ انگشت نر قدم راست کے اور ساتہہ اوس
انگشت کے کہ متصل اوسکے ہی اور کیماس نام ایک رگ کا ہی اندرون زانو کے اور پکڑنا اوس کا
بطور مذکور کے واسطے نفی خواطر کے مفید ہی اور قلب مین حرارت بخشتا ہی پہر طرف قبلے کے بیٹہہ اور
کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ساتہہ شد و مد بقوت تمام کے اندرون دل قلب سے اور باہر کر لفظ لَا کو
ناف سے اور دراز کر مونڈہے سیدہے تک اور لفظ اِلٰہَ کو اصل دماغ سے اور اشارہ کر بیچ
اپنے کے ساتہہ اس معنی کے کہ باہر کی مینے دوستی ماسوا اللہ کو باطن اپنے سے اور ڈالا مینے
پس پشت اپنے اور چہوڑ دم کو پس ضرب کر اِلَّا اللّٰہُ کی بیچ قلب کے ساتہہ سختی اور قوت کے اور
لحاظ کرے مبتدی نفی معبودیت کو غیر خدا تعالی سے اور متوسط نفی مقصودیت کو اور منتہی نفی وجود
کو اور شرط اعظم بیچ اس ذکر کے جمع کرنا ہمت اپنی کو اور سمجہنا معنی کلمۂ طیبہ کے ہی اور سزاوار ہی
واسطے صاحب ذکر جہر کے کہ تقلیل طعام کی نہ کرے بلکہ کافی ہی چو تہائی معدہ خالی چہوڑنا اور
کہانا روغن بہی ضرور ہی تو خشکی دماغ کو عارض نہووے اور جو چاہے کہ پاس انفاس کرے
چاہیئے کہ بیدار اور ہوشیار ہووے اوپر دم اپنے کے جسوقت کہ باہر آوے دم کہے ہاہر
آنے اوسکے کے لَا اِلٰہَ اور خیال اپنے مین محبت ماسوا اللہ کو باطن اپنے سے باہر ڈالے
اور جسوقت کہ دم اندر جاوے ہمراہ دخول اوسکے کے اِلَّا اللّٰہُ کہے اور خیال کرے کہ داخل
کیا مینے محبت الہی کو بیچ قلب اپنے کے اور لکہے ہین مشایخ کرام رحمہم اللہ نے کہ رکن اعظم
بیچ سلوک کے ربط قلب کا ساتہہ شیخ کے بطریق محبت اور تعظیم اور تصور صورت اوسکی کے ہووے

جبکہ منور ہووے باطن طالب کا ساتھہ نور ذکر کے امر کرتا ہی مرشد اوسکو ساتھہ مراقبے دل اور زبان
کے کہ کرے ساتھہ اس کلمات کے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی یا کہے یہ آیۃ شریفہ اِنَّہٗ
بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْط یا حقتعالی کو حاضر جانے درمیان اپنے اور درمیان قبلے کے اور مشاہدہ کرے
اور جو سالک کہ ارادہ کرے چلے کا لازم ہی اوسکو رعایت چند امور کی یعنے دوام صیام اور دوام
قیام لیل اور تقلیل طعام اور کلام ومنام اور صحبت مع الانام اور دوام طہارت حالت بیداری
اور منام مین اور رابطہ قلب اپنے کا ساتھہ شیخ کے بطوق محبت والاحترام رکھے اور غفلت
اوپر اپنے حرام جانے اور سالک جسوقت کہ داخل کرے بیچ جاے اعتکاف کے پانوں
سیدھے کو اوسوقت اعوذ اور بسم اللہ پڑہے اور سورۂ والناس کو تین مرتبہ اور جو پانوں
اولٹا رکھے کہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ کُنْ لِیْ کَمَا کُنْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِیْ مَحَبَّتَکَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ مَحَبَّتَکَ وَاشْغَلْنِیْ بِجَمَالِکَ وَاجْعَلْنِیْ
مِنَ الْمُخْلَصِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَمِّحْ نَفْسِیْ بِجَذْبَاتِ ذَاتِکَ یَا اَنِیْسُ مَنْ لَا اَنِیْسَ لَہٗ رَبِّ
لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ اور کہڑا ہو کر مصلے پر پڑہے اِنِّیْ وَجَّھْتُ
وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اکیس بار بعد ازان
دو رکعت نماز پڑہے بیچ رکعت اوّل کے آیۃ الکرسی اور رکعت دوسری مین اٰمن الرسول
قرارت کرے اور بعد سلام کے سجدہ طویلہ کرے اور بکوشش تمام دعا کرے اور کہے یا فتّاح
پانسو مرتبہ پہر مشغول ہووے ساتھہ ذکرون کے کہ اوپر بیان کیا ہمنے اور کہے ہین خاص یارت
کرنیوالوان قبرون کو جو داخل ہووے مقبرے مین پڑہے سورۂ اِنَّا فَتَحْنَا دو رکعت مین اور
متوجہ طرف میت کے آور پڑہے سورۂ ملک اور تکبیر وتہلیل کہے سورۂ فاتحہ گیارہ بار پڑہ کر کے
متصل میت کے ہووے اور کہے یارب یارب اکیس بار بعد ازان کہے یا روح
ساتھہ کرنے منہ طرف آسمان کے اور یا روح الروح بضرب لگانے بیچ قلب کے تا انشراح
اور نور پیدا ہووے پس انتظار کرے اوس فیض کو صاحب قبر سے کہ بیچ دل سیر کے پہنچتا ہی

اور صلوٰۃ کن پیکون حضرات چشت رضی اللہ عنہم مین واسطے بر آنے حاجت سخت کے معمول ہی ساتھہ اس طریقے کے کہ شب چہارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کو پڑہے دو رکعت نماز نفل اول رکعت مین فاتحہ ایکبار اور سورۂ اخلاص سو بار اور رکعت ثانی مین فاتحہ سو بار اور سورۂ اخلاص ایکبار بعد سلام سے سو بار کہے ای آسان کرنیوالے دشواریون کے اور ای روشن کرنیوالے تاریکیون کے اور سو بار درود پڑہے اور دعا کرے حقتعالی سے ساتھہ حضور دل کے اور شب سوم کو بعد فراغ نماز سے اور دعاؤن مذکورہ کے سر برہنہ کرکے دعا واسطے مطلب برارینکے پچاس مرتبہ کرے انشاء اللہ تعالی دعا مستجاب ہوویگی تمام ہوا سلوک طریقۂ علیہ چشتیہ رضی اللہ عنہم کا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیان کلمات مصطلح طریقۂ شریفہ نقشبندیہ علیہ کا کہ منسوب ساتھہ خواجۂ خواجگان محمد بہاء الدین نقشبند رضی اللہ عنہ کے ہی اور نسبت نسب شریف اونکے سادات کرام سے ہی اور وہ نسبت معلی پہنچتی ہی امام ہمام سید الشہدا سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو وفات شریف آپکی بیچ شب دوشنبہ تیسری ماہ ربیع الاول ۷۹۱ھ کو ہی چنانچہ اس بیت سے تاریخ شریف آپکی نکلتی ہی تاریخ بیت مسکن وماوائے او چون بود قصر عارفان ۞ قصر عارفان زین سبب آمد حساب رحلتش ہمچنان کہ کرے تجکو اللہ تعالی محمود کہ طریقۂ شریفۂ مجددیہ اور پر اصول طریقۂ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علی بانیہا کے بغلبۂ سلوک ہی اور وہ وقوف قلبی اور توجہ بمبدء فیاض اور نگہداشت خواطر اور التزام صحبت شیخ مقتدا اور ہمیشہ ذکر کرنے کے مقرر ہی اب بعضی کلمات کہ بنا طریقۂ نقشبندیہ اوپر اوسکے رکہے ہین بیان کرتا ہون مین ساتھہ گوش ہوش کے استماع فرماؤ یعنے ہوش در دم و نظر بر قدم اور سفر در وطن اور خلوت در انجمن اور یادکرد اور بازگشت اور نگہداشت اور یادداشت یہہ آٹھہ کلمے منقول حضرت خواجۂ جہان مولانا عبد الخالق غجدوانی رضی اللہ عنہ سے ہین اور تین کلمے کو اوپر اونکے حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ نے زیادہ کیے ہین یعنی وقوف زمانی

اور وقوف قلبی اور وقوف عددی جاننا چاہئے کہ ہوش در دم عبارت ہی ہوشیار ہونے سالک سے بیچ
ہر دم کے دم اپنے سے کہ ذاکر ہی یا کہ غافل اور یہ لحاظ ہوش در دمی کا ساتھہ مدت دیر کے ساتھہ ہمیشگی حضور
حقتعالی کو پہنچاتا ہی اور یہ معنی مفید واسطے سالک مبتدی کے ہی اور سالک متوسط کو چاہئے کہ دریافت کرنیوالا
ہووے نفس اپنے سے اور تھوڑا زمانہ مثلاً تامل کرے بعد ہر ساعت کے کہ داخل ہوئے بیچ اوسکی غفلت
یا ہنین پس اگر غفلت پاوے استغفار کرے اور قصد کرے اوپر ترک اوسکے بیچ زمانے مستقبل کے
اور ایسا ہی لحاظ کیا جاوے تو دوام حضور کو پہنچنے والا ہوا اور یہ معنی اخیر عبارت وقوف زمانی سے ہی کہ حضرت
شاہ نقشبند اوسکو استخراج فرمائے ہین اسواسطے وہ کہ متوسط کو بعلم العلم بیچ ہر دم کے مشوش کرتا ہی اور
لایق حال اوسکے کے استغراق بیچ توجہ الی اللہ کے ساتھہ اوسطور کے مانع نہووے اوسکو علم اس
توجہ کا اور نظر بر قدم عبارت ہی اوس سے کہ سالک کو چاہئے کہ وقت چلنے مین نظر اوپر قدم کے ہو اور وقت
بیٹھنے کے روبرو اپنے دیکھے نظر کو سیدہے اور ادہر ادہر طرف نہ ڈالے کہ بیچ اوس نظر ڈالنے راست
و چپ جانب کے فساد عظیم حضوری مین برپا ہوتا ہی اور مقصود اوسکے سے باز رکھتا ہی اور یہی حکم رکھتا ہی
کان رکھنا اوپر آواز آدمیون کے اور سننا قصے اور حکایات اون سے بہی احتراز کرے اور یہ معنی مذکور
مناسب حال مبتدی کے ہی اور مناسب حال منتہی کے وہ ہی کہ تامل کرے بیچ حال اپنے کے کہ اوپر قدم
کونسے نبی انبیا علیہم السلام سے واقع ہی اسواسطے کہ بعضے اولیاء اللہ سے زیر قدم محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہوتے ہین اور انہون کو محمدی المشرب کہتے ہین اور تہوڑے اوپر قدم حضرت
آدم ابو البشر علیہ السلام کے ہوتے ہین اور ساتھہ آدمی المشرب کے مشتہر ہوتے ہین اور دوسری
زیر قدم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہوتے ہین اور مسمی با براہیمی المشرب کے ہوتے ہین اور ایک
طائفہ زیر قدم حضرت موسی علیہ السلام کے سر رکھتے ہین اور ساتھہ موسوی مشرب کے لقب ہوتے ہین
اور ایک گروہ نیچے قدم حضرت عیسی علیہ السلام کے وقوع پاتے ہین اور نام انکا عیسوی المشرب ہی چنانچہ
حضرت والدی اجدی قدسنا اللہ سرہ السامی مشرب عیسوی رکھتے تھے اور مبدء حضرت موصوف کا اسم حی
تہا اور حضرت سیدنا ومرشدنا وامامنا رضی اللہ عنہ ابراہیمی مشرب تھے اور مربی اونکا اسم العلیم تہا اور یہ

راقم سطور محمدی المشرب ہی اور مبدء تعین اوسکا شان العلم ہی فقیر ایکروز بیچ مراقبے حقیقت الحقائق محمدی حب صرفہ
کے مشغول و مراقب تہا بعد چندے دیر کے ایک تجلی مجلی سے نزول فرمایا درمیان اوسکے صورت مبارک
آپکی یعنے دادا پیر احمد سعید صاحب رضی اللہ عنہ کے روبرو تشریف فقیر کے لاکر توجہ کامل فرماکر ترقی اکمل مقام
مسطور مین فرماے دراں حال غلبۂ انوار اون کے کامل اوپر لطیفۂ اخفیٰ کے پایا مینے جوکہ روز دوسرے یہ حالہ
بشارت انگیز بیچ خدمت حضرت مرشدنا حضرت ایشا قدس سرہ کے معروض کیا مینے اور صورت مبارک اونکی
بیان کیا مینے فرمایا کہ حلیۂ مبارک انہونکا ایسا ہی تھا اور ایکشب کو ایک معتقد کے اوپر غلبہ شیطان نے
کیا تھا حالت مراقبے مین آکر فقیر سے فرمایا کہ فلانے معتقد کو تیرے شیاطینون نے دبا لیا تہا بفضلہ تعالی
مین نے آکر اوسے بچا لیا اور جوکہ میری کتاب مین تعویذ ہی اوسکو گلے مین ڈالدی اور وہ تعویذ رسالۂ ابرع
انبار مین کہ سند اوسکی حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھہ حسنین رضی اللہ عنہ کے حاشی قول جمیل پر
لکہی ہی الغرض کہ فرمایا اون شیاطینون کو مردار کرتا ہون تو دیکھا اس ناچیز نے بچشم خود ملاحظہ کیا کہ
شعلۂ نوری پر نور سینے سے ایکس شیاطین اور سات چڑیلو نکو جلا دیا اور معتقد نے آکر اوسی وقت
یہ اجرا بیان کیا اور توجہ بمقام حب صرفہ کی اوسکو فرمایا حالت جذبہ غالب ہوکر کشف عیانی نصیب ہوا تہا
انا للہ وانا الیہ راجعون پس جس وقت کہ متبوع اپنے کو سالک نے پہچانا البتہ حالات و واقعات متنوع
کے ہووین اور سفر در وطن عبارت ہی انتقال کرنی صفات بشریہ خبیثہ سے طرف صفات ملکیہ فاضلہ کے
چاہیے کہ دریافت کرے بیچ نفس اپنے کے آیا باقی ہی بیچ اوسکے حب غیر کی یا نہین اگر حب غیر کی پاوے
ہووے سے توبہ کرے اور جانے کہ یہ بہت میرا ہی ساتھہ کلمہ لا کے نفی اوسکا کرے اور ساتھہ کلمہ
الا اللہ کے اثبات محبت خداوند تعالی کے کرے اور یہی واجب ہی اوپر سالک کے کہ تلاش کرے
بیچ قلب اپنے کے اگر بیچ اوسکے کینہ یا عداوت اور بغض کہ جانب کسی شخص سے ہووے ۔ دور کرے
اوسکو بمداومت اس کلمۂ شریفہ کے و خلوت در انجمن عبارت ہی اوس سے کہ قلب سالک کا مدام مشغول
ساتھہ حق سبحانہ کے ہووے بہر حال اور تمامی وقت توجہ الی اللہ ہووے فرد یک چشم زدن غافل
از آن ماہ نباشی ؛ شاید کہ نگاہے کند آگاہ نباشی تو اس معنی سے فرمایا ہی الصوفی کائن فی الخلق

ن ارشاد و راقم السطور کے
ذات شیخ الغیبات یہ تعویذ
قدس سرہ کے ہی اور یہ کو اشارہ
تعویذ یہ ہی فرمایا ہی تعویذ یہ ہی
بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ
بکلمات اللہ التامة من کل
شیطان وهامة ومن کل عین لامة
تحصنت بحصن الف الف
ولا حول ولا قوة الا
باللہ العلی العظیم وصلی اللہ
علی خیر خلقه محمد واٰله و
اصحابه اجمعین ۱۲

بحسب الظاہر و باطن عن الخلق بحسب باطن چنانچہ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کے ساتھ
اسی حالت کی اس آیہ سے اشارہ فرمایا ہی رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ
کہ ایسے آدمی ہین کہ نہین باز رکہتی ہی اون کو سوداگری اور نہ خرید و فروخت ذکر اللہ سے اور حضرت
خواجہ عزیزان علی رامیتنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین **فرد** از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش
اینچنین زیبا روش کم می بود اندر جہان * یعنے ہر حال مین اور مجلس لوگون مین ذکر خفیہ قلبی سے ذاکر
اور شاغل رہو کہ لوگ واقف نہون یہ روش زیبا کم ہی جہان مین اور یادکرد عبارت ذکر اللہ ہی اسم ذات
ہووے یا کہ نفی و اثبات ذکر ہی موجب فنا و بقا ہی کہ موصل بخدا ہی **بیت** ذکر گو ذکر تا ترا جان است *
پاکی دل ز ذکر رحمان است * یعنے ہر دم ذکر کر جب تک تو زندہ ہی کہ پاکی دل کے ذکر رحمان سے ہی کہ
سند اوسکی وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ نص قطعی ہی یعنے ذکر کرو کثیر یاد کرو اللہ کو تاکہ تمکو فلاح ہووے اور ذکر کثیر کے تعداد مین اختلاف ہی آخر کو معنی کثیر الذکر کے آٹھہ پہر اور دوامی
فرمایا ہی چنانچہ حدیث صحیح مسلم کی اوپر اسکے دال ہی لَوْ تَدُومُونَ مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ
لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَطُرُقِكُمْ یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
نے حضرت ابو حنظلہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہ اگر ہمیشہ رہو میری خدمت مین جیسی تہوڑی رہتی ہو
اور ہمیشہ ذکر مین ہی مشغول رہو کہ مراد اوس سے ذکر کثیر ہی البتہ مصافحہ کرین تم سے فرشتے اوپر فرشون
تمہارے کے بلکہ راہون تمہارے مین اور بازگشت کنایہ ہی کہ چند بار ذکر نفی و اثبات کو اوپر عدد طاق
کے دم کو چہوڑ کر بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہکر یہ دعا پڑہے الہی مقصود میرا تو ہی تو اور رضا
تیری محبت اور معرفت اپنی مجہے دے پہر نئے سر سے شروع لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کو ہر بار کرے
اسکا نام بازگشت ہی اور وقوف قلبی عبارت ہی توجہ سالک کی طرف قلب کے اور توجہ قلب کی معہ
معنا اسم ذات و نفی اثبات کے اور یہی جاننا چاہیے کہ بیچ طریقہ مشایخ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم
کے تصرفات عجیبہ اور غریبہ ہین مانند جمع ہمت اوپر کسی کام کے پس ہوتا ہی وہ کام موافق ہمت اونہوں کی
اور تاثیر بیچ طالب کے اور سلب مرض مریض اور افاضہ توبہ بیچ مقدمہ عاصی کے اور تصرف بیچ

دلون آدمیون کے کہ محبت کرین اور تعظیم کرین اور مدارک اہنون کے تاکہ مشتمل ہووے بیچ اون کے
واقعات عظیم اور اطلاع اوپر نسبت اہل اللہ کے احیا اور اہل قبور سے اور اشراف اوپر خواطر آدمیون کے
اور کشف وقایع آیندہ اور دفع بلیہ نازلہ اور سوا اسکے تمامی خصائص حضرات نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم
سے ہی اور یہ بہی ایک تصرف اون کے سے ہی کہ غائب مین مرید کے صورت کو اور لطیفے اوسکو
خیال کرکے توجہ دیوے مثل حاضر کے توجہ غائب کو پہنچتی ہی راقم الحروف کہتا ہی کہ حضرت ایشان
قدس سرہ غائب مین توجہ فرماتے تہے بعینہ معتقدون اور معتقدات بی بیون کو انوار اون کے
لطائف اور مقامات کے پہنچتے تہے اور وہ اپنی اپنی حالات اور کیفیات عریضون مین لکھتے تہے
یہ فقیر نے کامل تجربہ اور مشاہدہ کیا ہی حقتعالی جل کرامتہ وافضالہ مدام مجہہ ناچیز کمترین خلایق اور
جمیع عزیزون معتقدین کو اونکی نعمتون خوان الوان سے متلذذ اور ریزہ چین ومعمور رکہے
بحرمت حبیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آمین فقط

اور دوسری ختم خواجگان رضی اللہ عنہم سے نہایت پر تاثیر مجربات سے ہی فقیر راقم الحروف
عفی عنہ نے بامر غیبی یعنے بارشاد روح پر فتوح حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کے پندرہ روز
معہ عزیزون کے پڑہا ستردین روز ظہور اوسکا کامل ظہور مین آیا اگر باستخارہ اور امر غیبی سے
پڑہنا ہووے ظہور اوسکا بفضلہ تعالی جلد تر ظہور مین آوے ورنہ مدام پڑہتے اسکے سے
برکات حاصل رہینگے اور حضرات نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ رضی اللہ عنہم مین ہر روز ورد اسکا کامل ہی
کہ بسبب ورد اس ختم شریف کے ترقی محبت حق جلشانہ وحبیبہ علیہ الصلوۃ والسلام اور طریقے کے
مقامات کے متصور ہی حضرت احمد سعید صاحب قدس سرہ آخر رسالے اربع انہار کے چند سے
ختم اور تعویذ وغیرہ اوراد کتاب معمولات مظہری وغیرہ سے کہ تالیف حضرت مولوی نعیم اللہ بہرائچی
کہ خلیفہ رشید حضرت قبلہ میرزا جان جانان متخلص بمظہر رضی اللہ عنہما کے مین تحریر فرماے ہین
چنانچہ طریق ختم خواجگان رضی اللہ عنہم منقول حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند اور خواجہ عبد الخالق
غجدوانی اور خواجہ یوسف ہمدانی اور خواجہ عزیزان علی رامیتنی اور خواجہ عارف ریوکری اور

اور خواجہ ابوالحسن خرقانی اور خواجہ بایزید بسطامی ہین کہ جو کوئی اس ختم کو تین روز متواتر بصدق نیت
پڑہے خداوندتعالی ایک ہزار اور ایک حاجت برلاوے ورنہ تاحصول مقصد مداومت رکہے اور
بعد حصول مقصد کے بہی اگر مداومت رکہے فلاح دین و دنیا کی حاصل کرے پس بہر نیت اور مقصد کہ
کہ پڑہے انشاء اللہ تعالی حاجت حاصل ہووے چاہیئے کہ اول ہاتہہ اوٹھا کے سورۂ فاتحہ ایکبار
پڑہے بعدہ ختم شروع کرے ساتہہ اس طور کے کہ سورۂ فاتحہ با بسم اللہ سات بار بعد ازان درود
ایک سو بار بعد ازان الم نشرح با بسم اللہ ستر اور نو بار بعدہ سورۂ اخلاص با بسم اللہ ایکہزار اور
ایکبار بعدہ سورۂ فاتحہ با بسم اللہ سات بار بعدہ درود ایکسو بار بعد ازان جسقدر کہ شیرنی ہووے
فاتحہ پڑہ کے ثواب اس ختم کا بارواح حضرات بزرگواروں ان ختم کے بخشے بعدہ جناب خدائی عزوجل
بتوسل ان بزرگواروں کے خواست کرے اگر چاہے ایک آدمی پڑہے یا زیادہ جس قدر کہ ہودین شیرنی
تقسیم کرے ختم ہوا ختم خواجگان کلان فقط

ایضا طریقہ ختم خواجگان رضی اللہ عنہم اول دو رکعت نماز پڑہے بیچ ہر رکعت کے بعد سورۂ فاتحہ کے
آیۃ الکرسی سات بار پڑہے بعد سلام کے فاتحہ بنام خواجگان نقشبندیہ رضی اللہ عنہم کے پڑہ کر
سوبار استجابت پڑہے یا مفتح الابواب بعدہ فاتحہ ساتہہ بسم اللہ کے سات بار بعدہ درود شریف سوبار
بعدہ الم نشرح با بسم اللہ ستر بار بعدہ سورۂ اخلاص با تسمیہ ہزار بار بعدہ سورۂ فاتحہ سات بار بعدہ
درود ایکسو بار پڑہ کر فاتحہ بنام خواجگان رضی اللہ عنہم کے کرے بعدہ سو بار لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور سو بار یَا خَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِكْنِیْ بِلُطْفِكَ الْخَفِیِّ اور سوبار
فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ فَسَهِّلْ یَا اِلٰهِیْ كُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ
سَهِّلْ اور سو مرتبہ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پڑہے بعدہ فاتحہ خیر ساتہہ نام خواجگان کے پڑہے اور اسماء مبارک خواجگان
کے یہ ہین حضرت عبدالخالق غجدوانی خواجہ جہان خواجہ بہاء الدین نقشبند خواجہ بایزید بسطامی
خواجہ یوسف ہمدانی خواجہ ابومنصور ماتریدی خواجہ ابوالحسن خرقانی قدس اللہ اسرارہم اور درود

شریف یہ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ واسطے ہر مہم کے چالیس
روز پڑہے انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ بخشے ایضاً بیچ کتاب کلمات کے کہ تالیف شاہ حزب اللہ رحمۃ اللہ
الہ بادی کے ہی طریق ختم خواجگان رضی اللہ عنہم کا واسطے مہمات دینی اور دنیوی کے ساتہہ اِس طور کے
لکہے ہین کہ اول دو رکعت نذر خواجگان نقشبندیہ کے گذاری بعدہٗ استعانت چاہے بعد اوسکے
دو رکعت واسطے قضاء حاجت کے پڑہے اور ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی سات بار پڑہے
بعد فراغ اوسکے دس بار یہ دعا با بسم اللہ پڑہے یَا مُفَتِّحُ الْاَبْوَابِ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ
یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ تَوَکَّلْتُ
عَلَیْکَ یَا رَبِّ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بعدہٗ سورۂ فاتحہ سات بار اور سو بار درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ اور ستر مرتبہ الم نشرح اور ساتہہ بسم اللہ کے سورۂ اخلاص ایکہزار و
یکبار پڑہے پہر فاتحہ سات بار پڑہ کے درود سو بار پڑہے طریق ختم حضرت مجدد الف ثانی
رضی اللہ عنہ کا واسطے حصول مقاصد دینی و دنیوی و حل مشکلات کے مجرب ہی اول درود شریف
سو بار بعد ازان کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بلا زیادتی کلمے کے پانسو بار بعد ازان درود
سو بار تا حل مطلب مدام پڑہے اور بعضے اکابر رضی اللہ عنہم نے لکہا ہی کہ واسطے حصول ترقیات او
مزید درجات دینی اور دنیوی اوپر ان چند اسماء حسنیٰ کے کہ ساتہہ مقصد کے مناسبت رکہتے ہون مداومت
کرے ہر روز سو بار یَا فَتَّاحُ اور سو بار یَا وَهَّابُ اور سو بار یَا رَزَّاقُ اور سو بار یَا دَافِعُ
اور سو بار یَا سَلَامُ بشب یا بروز ہر وقت کہ میسر ہووے لیکن بیچ وقت معمولی کے عذر اور فتور
نہ پڑے اور مداومت دعاء حزب البحر واسطے تاری کے بھی بجائے شمشیر آبدار کے اور بجائے سپر
فولادی معمولات خانقاہ شمسیہ مظہریہ کے ہی اور بہی سورۂ لِاِیْلٰفِ بہ نیت رفع شر گیارہ بار
یا اکیسوا یکبار ساتہہ درود شریف اول و آخر پانچ بار کے ہر روز بعد نماز فجر کے پڑہے مجرب ہی اور
میرزا جان جانان قدس سرہٗ نے وقت غلبۂ مرہٹون کے ورد اسکا فرمایا تھا قوم مرہٹون کو شکست

ظالم تھے تباہ ہوئے راقم الحروف التماس کرتا ہی کہ ایک وقت مین غلبہ مخالفون باطلی کا اس ناچیز پر ازبس ہوا تھا جو کہ نہایت عاجز اور مضطر اور نا امید کامل ہو کر واسطے دفع شر مخالفین اور بر آنے مقاصد قلبی کے زاری کنان التجا بجانب بارگاہ حضرت مجیب الدعوات جل اجابتہ کے لایا بمضمون حالت اضطراری کے کہ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ غیب سے ایسے اشارۃ و بشارۃ الہامی ہوا کہ اسوقت گیارہ بار سورۂ لِاِیْلٰفِ کو پڑہ تجکو زیارت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اصحاب کبار اور اولیاء نامدار رضی اللہ عنہم سے کے نصیب ہوگی اور دفع بلیات اور مقاصد و مرادات جملہ بر آنے کے دولت اور بیعت سے بہی مشرف ہوا تفصیل اسکی نہین لکھتا ہون اگر لکھون بباعث کم حوصلی ناچیز کے شبدیز قلم کو خوش عنانی سے روکنا کیا اور یہ معاملہ عنایت ساتھہ پیران کبار رضی اللہ عنہم سے کے مرحمت ہوا ہی اگر ریزہ چین کو مرحمت ہووے عجیب نہین ع با کریمان کارہا دشوار نیست ؛ اور بیت سعدی علیہ الرحمۃ - اگر بادشہ بر در پیرزن ؛ بیاید تو اے خواجہ سبلت مکن ؛

ذکر طریق تعویذات

کہ حضرت میرزا جان جانان قدس سرہٗ معتقدون کو کرامت فرماتے تھے کہ اگر کسی مرض اور درد کا بیمار آپکے خدمت مین حاضر ہو کر عرض کرتا کہ مجھے واسطے شفا کے کوئی تعویذ دو ظاہر مین ان کلمات کا تعویذ لکھہ کر اسکو کرامت فرماتے اور یہ ارشاد کرتے کہ بازو مین باندہ یا گلے مین باندہ اور وہ کلمات شفائیہ یہ ہین بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ یا حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنک صاحب این حرز را و دشمن تو سپردیم و تعویذ برائے محافظت اطفال اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؎

تعویذ برای تپ لرزہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یَا نَارُ کُوۡنِیۡ بَرۡدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤی اِبۡرٰہِیۡمَ وَ اَرَادُوۡا بِہٖ کَیۡدًا فَجَعَلۡنٰہُمُ الۡاَخۡسَرِیۡنَ بِالۡحَقِّ اَنۡزَلۡنٰہُ وَ بِالۡحَقِّ نَزَلَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ویرای دفع درد چشم فَکَشَفۡنَا عَنۡکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الۡیَوۡمَ حَدِیۡدٌ دس بار بعد ہر نماز فرض کے پڑہا جاوے اور واسطے دفع ہونے چیچک لڑکون کے اوپر تار نیلے کے سورہ رحمٰن کو پڑہے اور جو اوپر فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ کے پہنچے ہر بار اوپر اس کلمے کے تاگے نیلے پر دم کرکے گرہ دیوے اور گلے مین لڑکے کے باندہے انشاء اللہ تعالیٰ اثر اوس چیچک کا ظاہر نہووے اور اگر ظاہر ہووے مضرت نکرے اور واسطے شفاء مریض کے ایات شفا کہ چہ ہین بیچ کاسہ چینی کے لکھ کر پانی سے دہو کر پلاوے وَیَشۡفِ صُدُوۡرَ قَوۡمٍ مُّؤۡمِنِیۡنَ - وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوۡرِ - وَیَخۡرُجُ مِنۡ بُطُوۡنِہَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُہٗ فِیۡہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ - وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا ہُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحۡمَۃٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ - وَاِذَا مَرِضۡتُ فَہُوَ یَشۡفِیۡنِ قُلۡ ہُوَ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ہُدًی وَّ شِفَآءٌ - اور واسطے ہر مرض کے ختم اسم مبارک یا سلام کا ایک لاکہہ پچیس ہزار بار مجرب ہے اور واسطے دفع ہونے آماس گلے کے بروز دوشنبہ یا جمعہ کے لکہہ کر گلے مین مریض کے ڈالے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لی اللہ لی اللہ ھو یکع فی اللوح برای دفع بواسیر بروز دوشنبہ یا جمعہ کے لکہہ کر کمر مین باندہے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یا رحیم کل صریخ ومکروب وغیاثہ و معاذہ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اور آخر تمامی عالم کے سورۂ فاتحہ مجرب ہے دافع جمیع بیماریون اور بلاؤنکو کہ اقتیہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اصحاب کرام رضی اللہ عنہ کا ہی تہا حق تعالیٰ ببرکات اپنے اسماء مبارک اور اسم مبارک حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدام امن وبرکت ورحمت مین محبت کاملہ رکہے آمین آمین آمین فقط

تمت

اللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا

وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ

رسالہ

اثبات سلوک و تقریضات

بفضلہ تعالیٰ جلشانہ و اعظم برہانہ کے جو کہ رسالہ مفید الذاکرین و
نافع المتفکرین بمضمون طرز عجیبہ و غریبہ زبان اردو اور فارسی
اور نثر و نظم میں حضرت حقایق آگاہ ابو الحسن شاہ صاحب
خلد فیضہ نے زیب قرطاس اثبات اسلاسل کا فرمایا پھر بعد اوسکے یہ
رسالہ اسناد سلوک تقریظات کی بہی ازروی سند اور صحت کے برائے
تسلی اہل سلوک کے تحریر کی گئی حق تعالیٰ ان سبکو بحق حبیب اپنے
محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قبول فرماوے آمین

در مطبع بشیر دکن واقع حیدرآباد طبع شد

يَا مُحَقِّقَ اَسْرَارِ الْحَقِيْقَةِ وَيَا مُثْبِتَ سُلُوْكِ الْمَعْرِفَةِ
اِهْدِنَا السَّبِيْلَ الرَّشَادِ بِحَقِّ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهِ الْاَمْجَادِ وَاَصْحَابِهٖ خَيْرِ الْعِبَادِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد حضرت خالق العباد و نعت ہادی سبیل الرشاد صلی اللہ علیہ و آلہ الافراد و اصحابہ الاوتاد کے اوپر ضمیر منیر
اہل ارشاد و ابدال اوتاد اور جمیع معتقدان صوفیان محبت نہاد کے منکشف اور واضح ہو کہ یہ فقیر علی الحسن شاہ
ضیاء الدین احمدی غفر اللہ لہ ولوالدیہ التماس بیچ خدمت فیضدرجت والا منزلت اہل طریقت و واقفان آگاہ
حقیقت و معرفت کے یہ رکھتا ہی کہ در ینولا بعض عزیزان غیر تشکیک مذاق چاشنی طریقۂ سلوک صوفیہ علیہم الرحمۃ
کہ لَمْ يَذُقْ وَلَمْ يَدْرِ هٰذَا رسم قیل و قال سے پیش آتے ہیں اور قلوب معتقدین سلوک صوفیہ علیہم الرحمۃ
کو گفتگو اونکے سے ایک نوع بسبب فرط محبت راہ طریقت اور حلاوت کیفیت لذت حقیقت کے حیرت
سے متزلزلی کی دکھلاتی ہی اور فقیر کہ ریزہ چین خوان الوان نعمت ان بزرگوارون رحمۃ اللہ علیہم سے ہو لہذا
چند سے مسائل بکتاب و سنت و اقوال بزرگان والا منزلت رضی اللہ عنہم اجمعین سے اخذ کر کے اوپر صفحہ
کاغذ عقیدت آثار محبت شعار کے مرقوم و منقش و زیبا کار فرماتا ہی کہ باعث اوسکے یاران طریقت
کو ایک نوع تسلی کاملہ اور دستاویز آجلہ اور واسطے فقیر کے اجر و ثواب جلیلہ و ارین حاصل ہو وے بہم

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَاِلَيْهِ الْمَتَابُ اٰمِيْن فقط

جاننا چاہئے کہ ایک سوال جامع جمیع سوالات عزیزان اہل تامل سے ساتھہ سالکان طریقت حال کے بیہ سُننے
مین آتا ہی کہ جو کہ صوفیا رکرام اور مشایخ عظام رضی اللہ عنہم نے مراتب سلوک کو نزدیک اپنے قرب الی اللہ
ٹہیرایا ہی اور چندے لوازمات اوسکے مثلاً اخذ کرنا پیر کا اور بیعت کرنا اوس سے اور رسم توجہ
لینے اور دینے کا اور تلقین شغل رابطہ یعنے تصور شیخ اور تعلیم ذکر و فکر اور حکم عزلت اور تفہیم
بکیفیت مراقبات فنا و بقا و عروج و نزول اور قبض و بسط اور کشف انوار و مقامات و کشف کونی
اور الہامات اور متلذذ ہونا حالت جذبی اور استغراقی اور ظہور واقعات آیندہ اور تصرف اشیار کونی
پر ہونا اصل انکی سند کتاب و سنت اور اقوال اہل اللہ رحمہ اللہ سے صراحۃً یا کنایۃً پائی جاتی ہی یا نہین
جواب سوال اول یہ کہ سند لفظ قرب الی اللہ کی اور واسطے اوس قرب کے کونسے لوازمے ہین
جواب سند قرب الی اللہ کی ایک تو آیت شریف قولہ تعالیٰ سے نماز مین کلمۂ وَاسْجُدْ وَ
اقْتَرِبْ یعنے سجدے مین بندہ نزدیکتر ہوتا ہی مولا سے اور مؤید اس آیت شریف کے حدیث
ہی اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ فِی الصَّلٰوۃِ یعنے قریب تر ہوتا ہی بندہ رب سے حالت
نماز مین اس آیت اور حدیث شریف سے لفظ قرب بلکہ اقرب تمامی امر نماز مین عموماً اور خصوصاً رکن سجدہ مین
صاف اور صریح معلوم ہوا اور واسطے امر قرب کے لازمۂ عبادت لازم پڑا اور بڑا لازمۂ قرب سے
عبادت نماز ہی چنانچہ تحقیق و تصدیق حضرت سعدی علیہ الرحمۃ نے کہ اقرب عباد عبادت والون سے ہین
کہ ایک ہی فقرے مین تمامی مراتب سلوکی باشارۂ طاعتش موجب قربتست کے طے فرماے اور کلمۂ تمجیدیہ
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ الغرض کہ امر عبادت واسطے قرب الی اللہ کے
اہم لازمات سے ہی اور عبادت بمعنی خدمت کے ہی اور خدمت سے حصول حضوری اور حضوری بمعنی
قربت اور روبرو اور نزدیکی کے ہی اور مرتبۂ قربت کو دو قسم سے لکھا ہی ایک قرب بالنوافل اور دوسری
قرب بالفرایض قرب بالنوافل عبادت کے معنی سواے عبادت فرضیہ کے شرح حدیث لَا یَزَالُ
الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ مین مشارق الانوار کتاب مین لکھے ہین اور صوفیہ علیہم
الرحمۃ کے نزدیک قرب بالنوافل مقام سیر الی اللہ مرتبۂ فنا فی اللہ وجودی اور قرب بالفرایض مقام

درجہ بقا باللہ شہودی - چنانچہ تحقیق قرب بالنوافل کی اس حدیث قدسی سے کامل پائی جاتی ہی لَا یَزَالُ
الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ
بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّذِیْ یَمْشِیْ بِھَا المقصود کہ
واسطے قرب الٰہی جلشانہ کے دو طرح کی عبادت ایک قرب بالنوافل اور دوسری قرب بالفرایض سے ثابت ہو
اور مرتبہ قرب کے تحقیق کامل پہنچی آیندہ اہل قال کو مجال چون وچرا کی نہ رہی اور دوسری واسطے قرب الی اللہ
کے عبادت ذکر اللہ کرنا ہی اور فضیلت ذکر اللہ کی احادیث شریفون مین نہایت درجہ آئی ہی لیکن ایک فضیلت
ذکر اللہ کی نہایت افضل ہی کہ ہم جلیس ہونا اللہ تعالیٰ سے بمضمون اَلذَّاکِرُوْنَ جُلَسَاءُ نَا کے ہی کہ بمضمون
شعر حضرت بوعلی شہ قلندر رحمہ اللہ **شعر** چون شوی فانی تو در ذکرِ خدا ٭ راہ یابی در حریم کبریا ٭
سوال ذکر کتنے قسم سے ہی **جواب** بہت اقسام سے ہی چنانچہ نماز بہی ذکر اللہ بعبارت وَاِذَا
نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ اور بمضمون حدیث شریف افضلیت کلمہ
تہلیل کی کہ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دوسری بمعنی قرأت کلام مجید کے کہ اَفْضَلُ الذِّکْرِ
تِلَاوَتِ الْقُرْاٰنِ **جواب** ہر دو افضل ہین لکن اسم ذات اللہ جلشانہ کہ مستجمع اور حاوی جمیع اسما وصفات
کو ہی بلکہ کلام مجید بہی کہ صفت کلام سے منور ومعمور ہی بسبب جامعیت نسبت اسم ذاتی کے کلمہ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ افضل ہوتا ہی کہ اسم اعظم اوسمین ہی اور کنجی ہونے کلام مجید کے بقول مولانا جامی رحمہ اللہ
شعر ہست کلید درِ گنج حکیم ٭ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ اور افضل اسکے سے یہ بھی ہی کہ الحمد شریف
مین کہ ام الکتاب ہی اسمین بہی اول بلفظ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ مین اول اللہ ہی اور سورہ بقر مین بھی کہ
شروع قرآن شریف ہی اول مین اشارۃً بحرف اقدس الف اللہ ان دلائل مذکورہ سے افضلیت کلمہ
کی ثابت ہوتی ہی اور کمال افضلیت اس کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی یہہ ہی انسان شروع مین بسبب
ذکر کرنے اسکے سے مسلمان ہوتا ہی وبمضمون مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ دخول جنت
ثابت اور بوقت رحلت اس دار فانی سے بعالم بقا جاودانی کے یہی کلمہ مسلمان ومومن کرکے با ایمان
جانب لقاء الٰہی جلشانہ کے قرب کو پہنچاتا ہی اور بقاء دنیا اس اسم مبارک اللہ تعالیٰ جلشانہ سے ہی کہ جبتک

ایک شخص بھی دنیا مین نام مقدس مبارک اسم اللہ کو لینے والا ہوگا قیامت نہ آویگی اس سے زیادہ اور کیا فضل اسکا بیان ہو اور افضلیت قرآن مجید کی بباعث جامعیت جمیع علوم کے کہ شعر قصیدہ امالی بحسب عقیدہ سنت والجماعت کے شعر جَمِیعُ العِلْمِ فِی القُرآنِ لٰکِنْ * تَقَاصَرَ عَنْہُ اَفْہَامُ الرِّجَالِ * یعنی جمیع علوم قرآن شریف مین داخل ہین ۔ عاجز ہین اوسکے سمجھنے سے فہم آدمیون کی ۔ الغرض کہ فضائل قرآن شریف کے بھی احادیثون مین کثرت سے آئے ہین اور شفا اور رحمت قولہ تعالی رب العزت سے بعبارت وَنُنَزِّلُ مِنَ القُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ کے کامل ثابت ہی اور آخر مین کہ جب تک دنیا مین قرآن شریف کے حروف منقش رہینگے بہ برکت حروف اسکے سکے دنیا کا قیام رہیگا اور قیامت نہ آویگی اس سے زیادہ اور کیا افضلیت قرآن مجید کی بیان مین آوسے اور اسم ذات اللہ بھی اسمین داخل ہی لیکن اس معاملہ لاینحل کی عقدہ کشائی حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے بخوبی فرمائی کہ سباح بڑے تیرنے والے دریائے مکاشفات اور ملاح بحر ناپیدا کنار الہامات کے ہین بغوطہ تجربہ کاری خود گوہر مقصد کو ایسے دست پر یقین مین لائے ہین کہ مضمون دقائق مشحون چندے سطرون مین مکتوب چہالیسوین مین ایسا لکھنا فرمایا ہی کہ ترجمہ اوسکا بعینہ اردو مین لکھا جاتا ہی اور دوسری یہ بات ہی وہ ذکر کہ ساتھ اثبات اسم وصفت کے واقع ہووسے ایک وسیلہ ہی خاص اوس ذکر کو کہ ساتھ مراعات حدود شرعیہ کے حاصل ہووے اسواسطے کہ بیچ جمیع امور کے رعایتین احکام شرعیہ کے کرنا بغیر محبت تام صاحب شرع کے میسر نہین ہی اور یہ محبت تام مربوط ساتھ ذکر اسم وصفت اوس تعالی کے ہی پس اول اوس ذکر کو کرنا چاہیئے تو بدولت اِس ذکر کے مشرف ہووسے اور مکتوب بارہوین مین ایسا ہی جلد ثالث کے لکھے ہین پوچھا تھا کہ تین چیزون سے کونسی چیز بہتر ہی ذکر نفی و اثبات و تلاوت قرآن و نماز بطول قنوت ذکر نفی و اثبات کا مانند وضو کے ہی کہ شرط نماز کا ہی جب تک طہارت درست نہووے شروع کرنا نماز کا ممنوع ہی ایسا ہی جب تک معاملہ نفی کا انجام کو نہ پہنچے سوائے فرضون اور واجبون اور سنتون کے جو کچھ کہ کرین عبادات نافلہ سے داخل وبال ہی اصل دور کرنا مرض اپنے نفس کا ہی

کہ مربوط ساتھہ ذکر نفی و اثبات کے ہی بعد ازان ساتھہ عبادات حسنات کے کہ مانند غذاے صالح
کے ہین مریدون کو مشغول کرنا چاہئے پیش زوال مرض سے جو غذا تناول کرین فاسد و مفسد ہی
ع ہرچہ گیرد علتی علت شود ؂ المقصود کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے
افضلیت ہر تینون یعنے ذکر نفی و اثبات و تلاوتِ قرآن مجید و نماز بطول قرارت کے بموقع و محل
ہر ایک کے مشرح بخوبی تحریر فرماے کہ ذکر نفی و اثبات کو بجاے رسم وضو کے بمثل ازالۂ
مرض کہ منقی و مصفی و منقد تمامی جسم کو مانند شربت کے ہی لکہنا فرمایا اور مشروط بمثل نماز کے
بغیر شرط وضو کے جائز نہین ہوتی بحالت اولی و تصور بجاے شربت کے صورت افضلیت کی پیدا
کی اور آخر مین نماز نے بحکم بدن آور او سمین قرارت قرآن مجید بمثل غذاے لطیف و صالح
کے متصور ہی بعد ازالۂ کثافت امراض قلبی نفی ہواے ماسوا کے تلاوت قرآن شریف نہایت
مفید و قوت رسان ہی بدین تمثیلات ہر دو کی افضلیت او پر موقع اور مقام اون کے کے
واضح ہوئی جزاہ اللہ خیرًا کثیرًا کہ ساتھہ انواع خوبیون کے ہر دو کی افضلیت مشرح
بیان فرمائی اور جو کہ طریقہ حضرات مجددیہ رضی اللہ عنہم سے بریاضات کثرت ذکر و فکر اسم ذات
و نفی و اثبات و توجہات مرشد فنا فی الصفات و ذات ہوتے ہین کیفیات اور لذات ذکر نفی
و اثبات و مراقبات و لایات و کمالات کو پہنچکر جبکہ مراقبہ حقیقت کعبہ و حقیقت قرآنی اور حقیقت
صلوٰۃ کرتے ہین عجائب و غرائب اسرار و کیفیات نادرات بصد نیرنگی و بیرنگی بنقش سمات
انوار و تجلیات سے منور و ملون و متکیف و معمور بمضمون لَا رَأَتْ عَيْنٌ وَلَا سَمِعَتْ أُذُنٌ
کے ہوتے ہین کہ در حالِ کہ نماز مین نیت رو بقبلہ ہو کر کھڑے ہوتے ہین فی الفور دریائی
انوار حقیقت کعبے کا اوپر تمامی ہیئت و حداثی کے تحول فرما کر نسبت محبوبیت کعبے سے محظوظ
فرماتا ہی اور شروع کلمہ قرارت قرآنی سے انوار و تجلیات حقیقت قرآنیکی مثل شہباز زبردست کے
تمامی بدن مین نافذ ہو کر مذاق معنی إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا و إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ
الطَّيِّبُ و حالت جذبیہ سے نہایت مستغرق و مسرور فرماتے ہین و بجاے سجدے کے نظر کرنے مین

ف بیان کرتی سارے [illegible] بعد [illegible] مریدون [illegible] نفی و اثبات سے [illegible] بعد ازان [illegible] قرآن مجید اور تلاوت قرارت کی [illegible] نماز بطول قرارت [illegible] [illegible] حقیقت سے [illegible]

انوار حقیقت صلوٰۃ کے ذاق وصل سراجی سے کہ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ ہے نہایت تشکیف کرتے ہین
زیادہ اس سے کیا عرض کرے المقصود کہ پھر آتا ہون مقصد اصلی پر کہ دوسرا **سوال** عزیزان اہل قال
یہ ہے کہ صوفیہ علیہم الرحمۃ دو اقسام کے آیات ایک آیات محکمات باحکام شریعت علم ظاہری اور دوسری آیات
متشابہات طریقت علم باطنی تک ہے سند اسکی کتاب وسنت سے ہے یا نہین **جواب** ہے اور وہ آیت یہ ہے
هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَ اُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ اور حضرت
مجدد رضی اللہ عنہ نے مکتوب   مین اسکے معانی تین اقسام کے بزرگون کے ساتھہ لکھنا فرمائے ہین
خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ مذاق آیات محکمات ہن ام الکتاب کا علماء ظواہر رحمہ اللہ کے نصیب لکھا ہے آمد
لذت آیات اُخَرُ مُتَشَابِهَات کی علماء باطنی صوفیہ کرام کے حصے مین روزی فرمائی اور جامع اور تشکیف ان ہر دو
آیات کے کیفیات سے علماء راسخین رحمہم اللہ کو مرقوم کیا **سوال** جو کہ صوفیا کرام دو علم ظاہر و باطن کے
بیان کرتے ہین ان دونون علوم ظاہری و باطنی کا اشارہ کسی آیت سے بھی پایا جاتا ہے یا نہین۔
جواب پایا جاتا ہے چنانچہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب مجددی بنوری رحمہم اللہ نے اپنی تفسیر
عزیزیہ آیتہ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ کتاب سے معانی ظاہرہ کتاب کے اور لفظ حکمت سے
اسرار و دقایق اوس کتاب کے مراد ہین یعنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سکھاتے ہین تمکو معانی
ظاہرہ کتاب اور حکمت سکھاتے یعنے اسرار و دقایق اوس کتاب کے کہ بیچ ہر حکم اوسکے کے مستور اور مخفی
ہین تو ساتھہ علم ظاہر کے اکتفا کر کر دام مین تقشف کے نہ پڑو تم اور صرف علم باطن پر اکتفا کر کے
راہ بیقیدی اور اباحت کی اختیار نکرو تم بلکہ ہر دو نون علم پر جامع ہو کر وراثت نبوت حاصل کرو تم
اور رتبہ تکمیل کا پاؤ تم۔ اور حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی مظہری معصومی رضی اللہ عنہم نے تفسیر
مظہری مین آیتہ وَ يُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ سے علم باطنی کے ساتھہ منسوب کئے اور واسطے
حصول علم باطنی کے دو آلہ یعنے دو ہتیار لازم فرمائے ایک صحبت مرشد کامل مکمل متبع سنت کی۔ اور دوسری
ذکر کثیر اور پر اوسکے واسطے کشف عالم باطنی کے حدیث مسلم حضرت ابو حنظلہ رضی اللہ عنہ سے سند لائے
اخیر اوس حدیث شریف کا یہ ہے لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَ فِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ

اَلْمَلٰئِكَةُ عَلٰے فُرُشِكُمْ وَطُرُقِكُمْ اور تفسیر عرائس میں حضرت روزبہان بقلی رضی اللہ عنہ نے معنی آیۃ وَعَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ کے يُعَلِّمُ مِنْ نُعُوْتِ الْقِدَمِيَّةِ وَاَسْمَاۗئِهِ الْاَزَلِيَّةِ وَعَلَّمَ الْعَارِفَ مَالَمْ يَعْلَمْ مِنْ اَسْرَارِهِ الْمَكْتُوْمَةِ وَاَنْبَاۗئِهِ الْعَجِيْبَةِ وَكَلِمَاتِ السَّرْمَدِيَّةِ كُلُّ حَرْفٍ مِّنْهَا دَلِيْلٌ اِلٰى عَيَانِ عَيَانِهٖ وَبَيَانِ بَيَانِهٖ وَبِالْمَسْعٰى اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ السُّلُوْكِ فِيْ طَرِيْقِهٖ لکھنا فرمائے کہ مراد علم صفت قدیم اور اسمار ازلیہ سے ہین اور سکہایا علم عارف کو اسرار دن پوشیدہ سے اور خبرون عجیبہ اور کلمات سرمدیہ سے طرف ذکر اللہ کے سلوک کے بیچ طریق اوس اللہ تعالیٰ جلشانہ کے الحاصل کہ آیۃ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ سے عارف کو سکہانا اسرار پوشیدہ اور خبرین عجیبہ اور کلمات سرمدیہ طرف ذکر اللہ سلوک طریق حق کے علم باطن واضح ہوتا ہے

سوال ان آیات کتاب شریف سے سند علم ظاہر و باطن باسناد تفسیر شیخان والا منزلت رضی اللہ عنہم کے برتبہ ثبوت پہنچاے لیکن امر سنت سے بہی صحت کو پہنچے البتہ تسلی تام دوستان بزمسرت التیام ہاتہہ آوے

جواب حدیث شریف ان ہر دو علم ظاہر و باطن کی کتاب مشکوٰۃ مین بالفاظ ظاہر اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ وَعِلْمُ اللِّسَانِ موجود ہی اور وہ حدیث شریف یہ ہی اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذٰلِكَ عِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذٰلِكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ یعنے علم دو ہین ایک علم قلب مین ہی پس یہ علم علم نافع ہی اور علم جو کہ اوپر زبان کے ہی یہ علم حجت ہی اوپر بیٹے آدم کے اور اشارہ حضرت مولانا روم رحمہ اللہ کا ان ہر دو علم کی خاصیت مین یہ شعر ہی

علم چون بر دل زنے یاری بود ٭ علم چون بر تن زنے ارے بود ٭ یعنے علم قلبی نافع کہ موصل بمقام محبت وصل سیر الی اللہ اور مورد انوار و تجلیات از سیر فی اللہ و علم لسانی حجۃ اللہ ہی اگر برسم ہدایت خلق اللہ ہی یہ بہی نافع ہی اور اگر شغل اسکا بلذت ہوائے نفس بے عملی گروہ ضالہ کو ہی تو یہ علم مثل مار دخار و خاسر ہی اور دوسری حدیث شریف صحیح بخاری مین اسی ہر دو علم ظاہر و باطن کے باب مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اشارہ فرماتی ہی اگرچہ بعضے منکرین سلوک صوفیہ علیہم الرحمۃ بدیگر امورات کے جانب قیل وقال کرتے ہین چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق دہلوی قدس سرہ نے لمعات شرح مشکوٰۃ

مین چیزے اون معاملات سے لکھنا کیا ہی لیکن اکثر علماء راسخین مثل شیخ عبد الحق اور حضرت
غوث اعظم وغیرہم قدس سرارہم معنی وعائین سے دو علم ظاہر و باطن اخذ کئے ہین اور وہ حدیث
شریف یہ ہی حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وِعَائَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ فِيْكُمْ وَاَمَّا
الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ فِيْكُمْ لَقُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ خلاصہ اسکا یہ ہی کہ یاد کیا مین نے دو علم رسول صلی اللہ
علیہ وسلم سے پس اون دونون سے ایک ظاہر کیا مین نے تمکو اور دوسرا علم اگر ظاہر کرون البتہ گلا کاٹا
جاوے میرا اور یہ دوسرا علم ہی علم باطنی ہی کہ ظاہر کرنے اسکے سے گلا یعنے حلق کاٹا جاتا ہی۔

سوال اس علم باطنی کو کونسے لوازمات اور ابواب ہین کہ جنکے ظہور سے حلق کاٹا جاوے۔

جواب اَلْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ لیکن دو تو پائے جاتے ہین ایک تو نسبت غلبہ وحدت وجود کا بورد
تجلی علمی وحدت الوجودی کے بہ نشا ر مراقبہ آیتہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ اور اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ مُّحِيْطٌ اور بہ نسبت مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى کے اوپر قلب و زبان سالک
وعارف کے ہوتا ہی در انحالت زبان عارف سے مثل الفاظ انا الحق وسبحانی ما اعظم شانی
کے سرزد ہوتے ہین اور دوسری اس علم باطنی کے متعلق علم اسرار حکمتی غیبی مثل گردن مارنے
لڑکے کے خضر علیہ السلام بغیر قتل نفس کے بہمراہی موسی علیہ السلام کے **سوال** وہ حکمت
گردن مارنے لڑکے کے بغیر قتل نفس خلاف شرع کہ اِنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ نص قطعی ہی کیا تہا

جواب حضرت خضر علیہ السلام کو حکم باطنی ہوا کہ فلان لڑکا فلان جاکے لڑکون مین کھیل رہا ہی
اوسکو قتل کردو۔ اور سبب حکم قتل اوسکے کا یہ ہو کہ یہ طاغی اور ایذا رسان ماں باپ کو ہوگا کہ
وہ ہردو مومن اور نیک ہین کہ شاہد اس امر کی آیتہ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ
فَخَشِيْنَا اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا معنی حکمت سے مولانا شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ نے
تفسیر آیتہ والکتاب والحکمۃ سے معنی حکمت کے علم باطن سے تحریر فرمائے اور وہ علم لدنی ہی۔

سوال علم لدنی کی سند کہانسے ہی **جواب** آیتہ وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا سے **سوال**
اسکے معنی کسی مفسر اہل باطن نے بھی کی ہین **جواب** تفسیر عرائس مین حضرت روزبہان بقلی رحمۃ اللہ

سے معنی اسکے معرفت کاملہ اور علم مجہول الغیبیہ کہ پوشیدہ ہی کثیر اغیار سے اور وہ علم لدنی ہی اور وہ
خواص الخاص کو نصیب ہی اور وہ عبارت یہ ہی وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا معنی معرفۃ کاملۃ و
علم من علوم المجھولۃ الغیبۃ التی مکتومۃ عن کثیر من الاغیار وھو علم اللہ فی الخاص
الذی استاثرہ لنفسہ ولخواص خواصہ وذلک العلم حکم الغیب علی صورۃ
مجھولۃ حقایقھا اور یہی فرمایا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا علمًا من المعارف القدسیۃ و
والحقائق الکلیۃ اللدنیۃ بلا واسطۃ بعلم بشری یعنے لدنی علم معارف قدسیہ سے ہی اور
حقایق کلیہ لدنیہ سے بلا واسطہ کہ تعلیم کرے اوسکو کوئی بشر ایک حدیث شریف ابن مسعودؓ
سے نزول قرآن شریف کا اوپر لفظ سات حرفون سے نزد بعض معنی مراد ہیکے سات قرارت
یا سات زبانین ہین اور ظہر اور بطن اور اوسمین حد و مطلع ہی اور لفظ معنی ظہر سے معنی ظاہری
اور بطن سے معنی باطنی تاویلی کئے ہین اور وہ حدیث شریف جامع علوم ظاہری و باطنی اور مقامات
سلوکی کو پائی جاتی ہی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَلِکُلِّ اٰیَةٍ مِّنْھَا ظَھْرٌ وَبَطْنٌ وَلِکُلِّ حَدٍّ وَ
مَطْلَعٌ یعنے فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے نازل کیا گیا قرآن شریف اوپر سات حرفون کے
اور واسطے ہر آیت کے اوس سے ظہر ہی اور بطن ہی اور واسطے ہر آیت کے حد ہی اور مطلع ہی
اور ملا علی قاری رحمہ اللہ نے رسالہ مرقاۃ مین شرح ظہر اور بطن مین معنی ظہر سے بیان نقل اور
بطن سے معنی تاویلی فرماے اور حد کو سوائے ظہر اور بطن کے اسی مقام مین فرمایا کہ وہ مقتضی ہی
کل ظہر اور بطن کو بعید فرمایا اور وہ عبارت یہ ہی اَلظَّھْرُ مَا بَیَّنَہُ النَّقْلُ وَالْبَطْنُ مَا
یَسْتَکْشِفُہُ التَّاوِیْلُ وَالْحَدُّ ھُوَ الْمَقَامُ الَّذِیْ یَقْتَضِیْ اِعْتِبَارَ کُلِّ الظَّھْرِ وَ
الْبَطْنِ فَلَا مَحِیْدَ لَہٗ سوال شرح ملا علی قاری رحمہ اللہ سے معنی ظہر کے معنی نقلی
ظاہری شرعی و بطن سے معنی تاویلی باطنی اور حد کو بلفظ مقام حد بعید فرمایا اور وہ اوسکو جامع ظہر
اور بطن کو تحریر کیا اور فوق اوسکے مطلع فرمایا وہ ہر دو مقام کو سنے ہین جواب اَلْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ

لیکن بلفظ مقام باصطلاح صوفیہ علیہم الرحمہ براہ سلوک مقرر ہین کہ ایک الی اللہ اور دوسری فی اللہ کہ اصطلاح جدیدہ شاہ مجدد رضی اللہ عنہ کے سلوک مین نام اونکا ولایت صغریٰ اولیار کرام ظلی مقام معیت ظلال اسما وصفات ہی اور دوسرا مقام مطلع نام اوسکا ولایت کبرا انبیا علیہم الصلوۃ والسلام نفسی مقام اقربیت دبرسہ محبت عین اسما وصفات ہی وَقِيلَ الظَّهْرُ مَا عُرِفَ مَعْنَاهُ وَالْبَطْنُ مَا خَفِيَ تَفْسِيرُهُ وَأُشْكِلَ فَحْوَاهُ یعنے کہا گیا مراد اس سے یہ ہی بعض کا قول یہ ہی کہ ظہر قرآن شریف وہ ہی کہ پہچانے گئے معنی اوسکے اور بطن وہ ہی کہ چہپائی گئی تفسیر اوسکی اور مشکل ہی سمجھنا اوسکا وَقِيلَ الظَّهْرُ لَفْظُ وَالْبَطْنُ الْمَعْنَىٰ یعنے قول بعض کا ظہر لفظ ہی اور بطن معنی اوسکے وَقَالَ تَفْتَازَانِي رَحِمَهُ اللهُ وَأَمَّا مَا يَذْهَبُ بَعْضُ الْمُحَقِّقِينَ مِنْ أَنَّ الْمَنْصُوصَ عَلَىٰ ظَوَاهِرِهَا وَمَعَ ذٰلِكَ فِيهَا إِشَارَةٌ إِلَىٰ دَقَائِقَ يَنْكَشِفُ لِأَرْبَابِ السُّلُوكِ يُمْكِنُ التَّطْبِيقُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الظَّوَاهِرِ الْمُرَادَةِ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْكَمَالِ وَالْعِرْفَانِ خلاصہ اسکا یہ ہی کہ بعض محققین اس بات پر گئی ہین منصوص اوپر ظواہر اوسکے اور جو کہ اوسمین اشارہ ہین طرف دقائق کے کہ منکشف ہوتے ہین اہل سلوک کو وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ فِي مَعَالِمِ التَّنْزِيلِ قِيلَ الظَّهْرُ لَفْظُ الْقُرْآنِ وَالْبَطْنُ تَأْوِيلُهُ وَالْمَطْلَعُ الْفَهْمُ وَقَدْ يَفْتَحُ اللهُ الْمُتَدَبِّرِينَ وَالْمُتَفَكِّرِينَ التَّأْوِيلَ وَالْمَعَانِي مَا لَا يَفْتَحُهُ عَلَىٰ غَيْرِهِ وَفَوْقَ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ معنے اسکے یہ ہین کہ کہا محی السنۃ رحمہ اللہ نے تفسیر معالم التنزیل مین کہ کہا گیا ظہر لفظ قرآن ہی اور بطن معنی تاویلی اوسکے اور مطلع فہم ہی اور بیشک اللہ تعالیٰ کہولتا ہی متدبرین اور متفکرین کو تاویل اور معانی اوسکے کہ نہین کہولتا ہی سوا اوسکے دوسرے کو انتہی المقصود تمامی عبارتون مذکورۃ الصدر سے دو علم اور دو معنی ظاہر و باطن کے ثابت ہوئے اور محی السنۃ رحمہ اللہ نے تو کامل فیصلہ فرمایا کہ بیان کیا کہ کہلنا انکا بعنایتہ تعالیٰ خاص کر اہل ذکر و فکر کو کہ سالکین منازل حق الیقین ہین نہ غیر اون کے کو بدین دلائل صحیحہ کہ علم باطنی تاویلی ثابت ہوا اصل سلوک اور لوازمات سلوک کے پائے گئے **سوال** یہ جوابات تمنے نہایت تحقیق کاملہ کے باصواب دلائل کتاب سنت سے ہر دو علوم ظاہری اور باطنی کے بمرتبہ اثبات کو بخوبی پہنچائے لیکن جمیع لوازمات سلوکی کو کہ مقررہ سلوک

بیان تحقیق لوازمات سلوک

قول کسی معتبر شیخ راسخین کی تفسیر سے باصطلاح صوفیہ علیہم الرحمۃ ہون بیان فرما **جواب** شاہ محی الدین عربی ملقب بشیخ اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی تفسیر مین بیچ معنی آیۃ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ کے بکمال خوبی عبارت ومتانت کے لکہا فرماتے ہین اور وہ ہی عبارت عالیہ سے واضح ہوتی ہو وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا مِنْ اَهْلِ الطَّرِیْقَةِ فِیْنَا فِی السَّیْرِ فِیْ صِفَاتِنَا وَهُوَ السَّیْرُ الْقَلْبِیُّ لِاَنَّ الْمُبْتَدِیَ الَّذِیْ هُوَ فِیْ مَقَامِ النَّفْسِ سَیْرُهٗ بِالْجِهَادِ اِلَى اللّٰهِ وَالْمُجَاهَدَةُ فِیْ هٰذَا السَّیْرِ بِالْحُضُوْرِ وَالْمُرَاقَبَةِ وَالْاِسْتِقَامَةِ اِلَى اللّٰهِ فِی الثَّبَاتِ عَلٰی اَحْكَامِ التَّجَلِّیَاتِ لَنَهْدِیَنَّهُمْ اِلَى الطُّرُقِ الْوُصُوْلِ اِلَى الذَّاتِ فَالسُّلُوْكُ فِیْهَا بِالْاِتِّصَافِ بِهَا مُوْصِلٌ اِلَى الْحَقِیْقَةِ الْاِسْمِ الثَّابِتِ لَهٗ تَعَالٰی بِحَسَبِ الصِّفَاتِ الْمَوْصُوْفِ بِهَا وَهُوَ عَیْنُ الذَّاتِ الْوَاحِدِیَّةِ وَهِیَ بَابُ الْحَضْرَةِ الْاَحَدِیَّةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ عَلَى الْمُشَاهَدَةِ كَمَا قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَالْمُحْسِنُوْنَ السَّالِكُوْنَ فِی الصِّفَاتِ وَالْمُتَّصِفُوْنَ بِهَا لِاَنَّهُمْ یَعْبُدُوْنَ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُشَاهَدَةِ قَالَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ لِاَنَّ الرُّؤْیَةَ وَالشُّهُوْدَ لَا یَكُوْنُ اِلَّا بِالْفَنَاءِ فِی الذَّاتِ بَعْدَ الذَّاتِ انتہی معنی ظاہری اسکا یہ ہوے کہ جن لوگون نے جہاد کیا ہماری راہ مین البتہ ہم ہدایت کرینگے اونکو اپنے راہون کی اور اللہ تعالی احسان کرنے والون کے ساتہہ ہی اور معنی باطنی تاویلی بمذاق صوفیہ علیہم الرحمہ کے یہ ہین کہ جو لوگ مجاہدہ کرتے ہین اہل طریقت سے بیچ سیر صفات ہمارے کے اور وہ سیر قلبی ہی اور مبتدی وہ مقام نفس مین سیر اوسکا بالجہاد الی اللہ ہی اور مجاہدہ بیچ اس سیر کے ساتہہ حضور اور مراقبے اور استقامت الی اللہ بیچ اثبات کے اوپر حکم تجلیات کے البتہ راہ دینگے ہم طرف وصول الی الذات کے پس سلوک بیچ اوسکے ساتہہ اتصاف کے ساتہہ اوسکے موصل ہی طرف حقیقت الثابت کے واسطے اوس تعالی کے ساتہہ صفت موصوف کے ساتہہ اوسکے اور وہ عین ذات واحدیت ہی اور یہ دروازہ ہی حضرت احدیت کا اور اللہ تعالی ساتہہ محسنین کے ہی اور محسنین وہ ہین کہ عبادت کرتے ہین اللہ کی اوپر مشاہدے کے جیسا کہ فرمایا علیہ السلام نے

کہ احسان کی مثال یہ ہی کہ تحقیق تو دیکھتا ہی حق تعالیٰ کو پس محسنین سالکین ہین ساتہہ صفات کے اور متصف
ہین ساتہہ اوسی صفات کے اسواسطے کہ وہ محسنین عبادت کرتے ہین ساتہہ مراقبے کے اور مشاہدون ہین
قول کَاَنَّکَ تَرَاہُ کے اسواسطے کہ تحقیق رویۃ اور شہود نہین حاصل ہوتا مگر حاصل ہوتا ہی ساتہہ فنا فی الذات
بعد الذات کے انتہیٰ المقصود کہ اس آیت سے سلوک صوفیہ اور جو کہ لوازمات سلوک سے ہین شیخ اکبر
رضی اللہ عنہ نے بمذاق و اصطلاح صوفیہ علیہم الرحمۃ کے بخوبی ثابت کئے کہ لفظ جَاھَدُوا سے اشارہ
بحدیث رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ ساتہہ لفظ اہل طریقت کے نہ جہاد صغر
شریعت کے اور الفاظ لوازمات سلوک کی سیر فی الصفات اور سیر قلبی الی اللہ ونفسی اور کلمات حضور
اور مراقبہ اور استقامت اور تجلیات اور طرق وصول الی الذات فالسلوک فیہا اور لفظ حقیقت
اور اسم الثابت کہ سبع صفات متعلق بمقام واحدیت بعبارت وہو عین الذات الواحدیۃ اور
بعد مقام واحدیت علم اجمالی کے لفظ باب الحضرت الاحدیت سے اشارہ جانب مقام احدیت کے
اور محسنین سے ایما جانب سالکین مشاہدین فی الصفات اور لفظ مراقبہ اور عبادت اور رویۃ اور
فنا فی الذات بعد الذات کے تمامی سمین مندرج اور واضح کئے یہ اشارات اصطلاح سلوک اور اہل سلوک
کے واضح ہین فقیر نے دوسرے رسالو نمین اسکی کمال خوبی کے ساتہہ وضاحت فرمائی ہی یہان منظور
ومرکوز خاطر فقط اثبات سلوک صوفیہ علیہم الرحمۃ والرضوان تھا کہ بیان کیا اللہ ھادی الیہ سبیل الرشاد

سوال مرحبا یہ تو آپنے سند نسبت قرب الی اللہ اور دو علوم ظاہر و باطن اور دو مقام حد و مطلع اور
سلوک اور لوازمات سلوک کو تفاسیر علمار راسخین اور اشارات احادیث سے بخوبی اسناد کو پہنچائے
لیکن اصل پکڑنی پیر کے بھی بیان فرمائیے **جواب** حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے مکتوب بچانوین
مین جلد ثانی سے اصل ساتہہ آیۃ وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ سے تحریر فرمائی ہی اور طلب پیر
راہ بین کرے کہ وسیلہ ہونا ہی مامور شرعی ہی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ
اور حاشیہ جلالین مین معنیٰ وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ کے مَا یُقَرِّبُکُمْ اِلَيْهِ مِنْ طَاعَتِهٖ
کے لکھے ہین یعنے وسیلہ وہ ہی کہ مقرب کرے تمکو طرف حقتعالیٰ کے طاعت اوسکے سے الغرض کہ واسطے

قرب حق کے طاعت وسیلہ ہی بمصداق عبارت سعدی علیہ الرحمۃ کے کہ منت مرخدای عز وجل را کہ طاعتش
موجب قربت است اور واسطے تعلیم طاعت قرب الی اللہ کے معلم اور مقرب اقرب اسباب اور
وسیلون سے ذات پیر اقرب واکمل وافضل واکرم ہی قطعہ لمولفہ **فرد** قرب حق کے واسطے مرشد
وسیلہ کاملہ ؛ پیش ہی ظلمات رہبر خضر کا ہونا ضرور ؛ اور حافظ رحمہ اللہ فرماتے ہین **شعر**
قطع این مرحلہ بی ہمرہی خضر مکن ؛ ظلمات است بترس از خطر گمراہی ؛ اور اسی باب مین حضرت عبدالخالق
عجدوانی رحمہ اللہ کہ سرا خاندان حضرات نقشبندیہ رضی اللہ عنہم ہین فرماتے ہین اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْق
یعنے پہلے رفیق پیدا کرا در مراد رفیق سے اونکی عبارت مین پیر دستگیر ہی بعد پیر پکڑنے کے
راہ طریقت سلوک کی اختیار کر **سوال** یہ توصفت مرشد ظاہر زندہ اہل حیات کے ساتھ اشارہ
کلمہ وسیلہ کی ثبوت کو پہونچی ۔ اور دوسرا مرشد روحانی کہ فیض طالب کو روح اولیاء کرام یا
روح مقدس سید انام صلوات اللہ وسلام سے از روے اویسیت کے پہنچتا ہی سند اوسکی کہان سے ہی
جواب حدیث شریف کہ بیچ نسبت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے وارد ہی حدیث اِنِّی
نَفَسُ الرَّحْمٰنِ مِنْ جَانِبِ الْیَمَنِ اشارۂ غامضہ ہی یعنے مین پاتا ہون نفس رحمن کو طرف یمن سے
اور اشارہ نفس رحمان سے طرف اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے ہی اور حضرت شیخ فریدالدین
عطار رضی اللہ عنہ نے بیچ کتاب تذکرۃ الاولیاء کے لکھا ہی اور حوالہ نفحات مین مولانا جامی رحمہ اللہ
نے اون سے تحریر فرمایا ہی کہ خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ طریقہ اویسیت اعلی مرتبہ ہی کہ بعض اولیاء اللہ
کو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے حجر مبارک یعنے کنار مین پرورش فرماتے ہین
اور اویسیت اولیاء اللہ کے ارواح مطہرات سے اکثر مشہور اور حضرت خضر علیہ السلام سے بہی مشہور
چنانچہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ عنہم مین غلبہ نسبت اویسیہ کا اکمل اگرچہ شجرہ انکا بہر دو نسبت
شاخون اویسیہ نسبت روحانی اور نسبت متصلہ جسمانی سے منحصر اور مثمر ہی لیکن غلبہ نسبت
اویسیت کو کہ ساتھ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہی اغلب چنانچہ بعض بعض حضرات نقشبند
مجددیہ پر نسبت اویسیت سے غلبہ رہتا ہی لیکن حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے ایک نکتہ عجیبہ اور دقیقہ

غریبہ کو اس باب مین حل فرمایا ہی کہ مرتبۂ اویسیت فقط توجہ ارواح بزرگون رضی اللہ عنہم پر منحصر نہین بلکہ مرشد زندہ کی نسبت بہی ہمراہ نسبت اویسیت کے شامل ہوتی ہی مگر غلبہ نسبت اویسیت کو ہوتا ہی جیسے کہ تعلیم طریقت صحبتی خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ کے ساتھہ وجود باوجود حضرت سید امیر کلال رضی اللہ عنہ کے تہی اور ازروئی اویسیت کے حضرت عبد الخالق غجدوانی رضی اللہ عنہ کے روح مطہر سے اور علیٰ ہذا القیاس حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کو اور اون کے معتقدین الکملین کو رضی اللہ عنہم نسبت اویسیت اور متصلہ سے بحسب شجرہ اویسیہ اور متصلہ کے نصیب ہوئے تھے کہ کتابین اور دفتر اس باب مین اسکے مملو اور مشحون ہین اور جس کسیکو فضل اللہ چاہے اوسے نصیب رکہے اور کرے بعید اوسکے فضل سے نہین الغرض کہ مرتبۂ اویسیت نہایت علو درجہ کا مقام ہی کہ خود بخود بلا خیال و تصور کے ورود فیض انوار و تجلیات و الہام ارواح بزرگون سے کرامت ہوتا ہی کہ ایک توجہ اونکی محنت ذکر و فکر سالہا روزانہ پر فوقیت رکہتی ہی اور مرتبہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا بہ نسبت محبت کاملہ ہی لیکن بسبب غلبہ محبت کامل حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اون کو حقیقت محمدی مقام نفس اخفی کا بمضمون قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کا نصیب ہی اور مرتبۂ مقبولیت اور محبوبیت کا اونکے اسدرجہ کو پہنچا کہ مستجاب الدعوات ہوئے کہ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّہ کا سند اقوی ہی اور حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اون سے واسطے دعا کے فرمایا اسیواسطے اونکی عظمت و حرمت کا خیال کرنا چاہئے جاننا چاہئے کہ مشارق الانوار مین صحیح مسلم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی عُمَرُ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اِمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَءَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ انتہی مسلم میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا تمہارے پاس اویس بن عامر یمن والے گروہون کے ساتھہ مراد کی قوم سے اور منجملہ مراد کی قرن کے گروہ سے اوسکو سفید داغ بیماری کے تھے سو اوس بیماری سے وہ چنگا ہو گیا مگر درم کے برابر ایک داغ رہا ہی اوسکی ایک ماں ہی

کہ اوسکا وہ بڑا خدمتگذار اور نیکو کار ہی اور کسی چیز کی خدا کے بہروسے پر قسم کہاوے تو خدا اوسکو سچا کر دیوے سوای عمر اگر یہ تجہہ سے ہوسکے کہ وہ تیرے واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو انتہی ف اس حدیث سی حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی اویس قرنی رضی اللہ عنہ تابعین مین ہین صحابی نہین ہرچند حضرت کے وقت مین موجود تھے لیکن مان کی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرت کے حضور مین حاضر ہوتے اپنے سال وفات مین عمر فاروق حج کو گئے وہان یمن کے لوگون سے پوچھا کہ اویس قرنی ہی تمہارے ساتھہ مین ایک پیر مرد نے کہا کہ اویس قرنی تو کوئی نامی باعزت آدمی ہم لوگون مین نہین ہو لیکن میرا ایک بہائی ہو اوسکا نام بہی اویس ہی مگر وہ شخص تو نہایت ذلیل اور خستہ خراب ہو ہمارے اونٹ چرایا کرتا ہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو ہمکو اون سے ملا دیگا اوسنے کہا ہان چلو کہ عرفات کے پہلو کے جنگل مین اونٹ چراتا ہوگا چنانچہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور علی مرتضی رضی اللہ عنہما اوسکے ساتھہ روانہ ہوے دیکہا کہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ جنگل مین نماز مین مشغول ہین اور گرد اونٹ چرتے ہین عمر فاروق نے اون کو سلام کیا اونہون نے جواب دیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اونکا نام پوچھا اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا نام عبد اللہ ہو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو لوگ آسمان و زمین مین ہین سب عبد اللہ ہین اپنا وہ نام بتلاؤ جو تمہارے مان نے رکھا ہی اویس قرنی نے کہا کہ میرا نام پوچھنے سے تمکو کیا غرض ہی عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت نے ہمکو تمہارا پتا بتلایا ہی سو ہمنے تمکو پہچانا تب کہا کہ ہان اویس قرنی میرا نام ہی پہر عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی مغفرت کیواسطے کہا اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ کبھی مینے اپنی جان کی یا خاص کر کے کسی اور شخص کے واسطے دعا نہین کی لیکن علی العموم تمامی مؤمنین اور مؤمنات کے واسطے دعا کیا کرتا ہون اب خدا نے تمہارے روبرو مجھکو مشہور کر دیا اور پہچنوا دیا اب تم بتلاؤ کہ تم دونون آدمیون کا کیا نام ہی حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ امیر المؤمنین حضرت عمر ہین اور مین علی ابن ابی طالب ہون تب اویس قرنی رضی اللہ عنہ تعظیم کیواسطے سنبہل بیٹھے پہر یون کہا کہ ای امیر المؤمنین و ای علی ابن ابی طالب السلام علیکم و رحمۃ اللہ خدا اس امت کے طرف سے نیک بدلا تمکو دیوے۔

پہر عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کچہہ لباس اور خوراک دینے کا ارادہ کیا اور کہا مینے سنا ہی کہ دوزخ مین
بڑے بڑے غار ہین اون کو سواے دُبلے اور بہوکون کے کوئی بہاندنہ سکیگا سو مین نہین چاہتا کہ
پیٹ میرا آسودہ رہے بعد اسکے حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما رخصت ہوے ف
اِس حدیث سے اویس قرنی کی عمر فاروق اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم پر فضیلت نہین ثابت ہوسکتی ہی
کہ تابعی اصحاب سے افضل نہین ہوسکتا اور صرف دعا کروانے سے افضلیت ثابت نہین ہوتی
اسواسطے کہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سنے اپنے واسطے بعضے لوگون سے دعا
کروائی ہی بلکہ پانچون وقت اذان مین تمام امت سے اپنے مقام محمود کے حاصل ہونیکے واسطے
دعا کرنیکو فرمایا ہی اِتنی جاننا چاہیے کہ فقیر نے سنا ہی بلکہ ایک کتاب مین دیکھا کہ نام کتاب کا یاد نہین
کہ آخر کار ملاقات حضرت اویس قرنی اور علی مرتضی رضی اللہ عنہما کی مقام جبل صفین مین ہوئی تہی
البتہ فیض باطنی حضرت سید الاولیاء علی مرتضی رضہ سے اونہون نے حصول کیا ہو ازین معلوم
جامع نسبت طریقت اویسیت حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے اور از روئی صحبت کے کہ حضرت علی رض
بمصداق حدیث لَحْمُكَ لَحْمِيْ اور رُوْحُكَ رُوْحِيْ ہین حصول معلوم ہوتا ہی اور مقامات انیس الطالبین
مین کہ تصنیف حضرت علاء الدین عطار ارشد خلیفہ خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہما کے ہین لکہے کہ حضرت
خواجہ نقشبند روح اللہ روحہ فرماتے ہین کہ اوائل حال سلوک طریقت مین نسبت اویسیت حضرت
اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے آٹہہ مہینے مجہپر کامل غلبہ رکہا کہ بسبب غلبہ عشقیہ اون کے سگ کہنہ بوریا
نصیب تہا اور بعض حضرات نقشبندیہ مجددیہ کے اوپر بیچ مراقبہ احدیت کے نسبت اویسیت سے
غلبہ رہا تہا اور مقام اونکا حقیقت محمدیہ ساتہہ لطیفون نفس واخفی کے پایا اور فیض منور اونکا
مثل توجہ مرشد ظاہر کیے استفاضہ حاصل ہوا **قطعہ** لمولفہ۔ مرشد کامل مکمل ہین اویس
از رود رسم اویسیت عزیز ؛ نفس رحمانی من جانب یمن ؛ رمز خاص از اویس کر تمیز
سوال۔ لقب اولیاء اللہ کا کہ اشارہ اوس سے صحبت رکہنا اور رابطہ کرنا کو نوا مع الصادقین
حدیث شریف مین بہی اشارہ صادق وصادقین سے آیا ہی **جواب** آیا ہی اور اوسمین صحبت اونکی

حاضر ہو کر نہایت با ادب بیٹھا کہ کوئی خطرہ سوء ادبی کا دل مین نہ آوے ارشاد فرمایا ہی اور وہ حدیث یہ ہی کہ مولانا یعقوب چرخی رضی اللہ عنہ نے رسالہ انسیہ مین لکہی ہی حدیث اِذَا جَالَسْتُمْ اَهْلَ الصِّدْقِ فَاجْلِسُوا هُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّهُمْ جَوَاسِيْسُ الْقُلُوْبِ يَدْخُلُوْنَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى هِمَمِكُمْ خلاصہ اسکا یہ ہی کہ جبکہ بیٹہو تم خدمت مین اہل صدق کے کہ اولیاء اللہ ہین پس بیٹہو تم پاس اونکے ساتہ صدق نیت کے کہ برائی کے خطرے دلمین نہو اسواسطے کہ وہ ہرکارے دلون کے ہین کہ اشراف خاطر سے خطرے نیک و بد جان لیتے ہین داخل ہو جاتے ہین تمہارے دلون مین دیکہہ لیتے ہین طرف ہمتون تمہارے کے

سوال یہ تو تحقیق اصل اخذ کرنے پیر کے راہ بیعت پر ادب اور رسم اویسیت سے بخوبی مرتبہ ثبوت کو پہنچے لیکن اصل نسبت بیعت کی کہان سے ہی ارشاد فرماے۔

جواب حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نے رسالہ قول الجمیل مین آیتہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ سے لکہا فرمائی ہی اور تین اقسام سے بیعت اور تشریح سند بیعت کی باستدلال اقوی فرمائی پہلا طریقہ بیعت کا توبہ معاصی سے اور دوسرا طریقہ بیعت تبرک کا ہی یعنے بقصد برکات صالحین کے سلسلے مین داخل ہونا بمنزلہ اسناد حدیث ہی کہ البتہ اسمین برکت ہی۔ اور تیسرا طریقہ بیعت تاکد عزیمت ہی یعنے عزم مصمم کرنا واسطے خلوص امر الٰہی اور ترک مناہی کے ظاہر اور باطن سے اور علاقہ دل کو لگانا اللہ جل شانہ سے اور یہی طریقہ اصل اور اسیطرح تقوی کے رہتی تہا سنے کی بیعت زمانہ خلفا مین متروک ہوگئی تہی خلفاء راشدین کے زمانے مین تو بسبب کثرت اصحاب کے متروک تھے جو نورانی ہو چکے تھے آپکی صحبت کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سے اور مؤدب ہوئے تہے آپکے حضور مین تو اونکو کچہہ حاجت نہ تہی خلفا کے بیعت کے تصفیہ باطن کیواسطے اور خلفا کے سوا اور زمانے مین بسبب خوف پہوٹ پڑنے کے اور اس خوف سے کہ بیعت کرنیوالون کے ساتہہ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے تو فساد اوٹھے بیعت مذکورہ متروک تہی اوسوقت مین اہل تصوف خرقہ دینے کو قایم مقام بیعت کی کرلتے تھے پہر بعد مدت کے یہ رسم بیعت کی ملوک اور سلاطین مین معدوم ہوگئی تو حضرت صوفیہ نے فرصت کو غنیمت جانکر سنت بیعت پر چنگل مارا واللہ اعلم

ذکر اصل بیعت کی تحقیق

ف مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ نے فرمایا کہ حضرات صوفیہ علیہم الرحمۃ بعد اندراس رسم بیعت کے
جاری کرنے سے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوئے کہ جو سنت مردہ کو جلا دے تو اوسکو اجر ملیگا
اور اون لوگون کا بھی اجر جو اس سنت پر چلین انتہی الکلام الشریفہ قطعہ کیا ہی ماری ہر دو شیخون نے
ہی تیغ ؛ ایک تسمہ بھی نہین باقی رکہا ؛ بیعت تقوی کی کامل کی سند ؛ بند از بس ناطقہ منکر کیا ؛
اور بھی ایک شمشیر بران اونہون نے ایسی جھاڑی کہ بالکلیہ سر وہم وانکار کا کامل بریدہ ہوگیا اسواسطے
کہ منکران بیعت امر بیعت کو اوپر امر خلافت پر بھی تقرر دیتے ہین انہون نے تشریح و تحقیق اوسکی
بخوبی فرمائی اور وہ عبارت عالیہ یہ ہی کہ جو فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنا بر خلافت کے کیا وہ
خلفا رضی اللہ عنہم کے واسطے سنت ہوگیا اور جو فعل کہ بجہت تعلیم کتاب اور حکمت کے اور تزکیہ امت کے
کیا وہ علمار راسخین رضی اللہ عنہم کے واسطے سنت ہوگیا ف علمار راسخین رضی اللہ عنہم سے وہ مراد ہین
کہ جو علم ظاہر و باطن کے جامع ہین اور بھی تحریر فرمایا ہی کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کے نہ بسبیل عادت تو وہ فعل سنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کمتر نہین
ون اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورکا بطریق عبادت بکمال اہتمام تھا تو بیعت کے مسنون ہونے مین
اب شک و شبہ نرہا انتہی درین باب یہ ناچیز کہتا ہی کہ مولانا مرحوم نے جو فعل بیعت کو ساتھہ علمار
راسخین رضی اللہ عنہم کے مسلم اور مقرر صحیح تر فرمایا معلوم ہوتا ہی کہ فعل بیعت شیوہ اور رسم علمار
راسخین کا اظہر من الشمس ہی نہ پیرانہ قلندرانہ کہ اونکی بیعت فقط پیالہ پلانا مرید کو رواج ہی اور
نہ علمار ظواہر رحمہ اللہ سے کہ وہ فقط علم لسانی سے رات دن شغل رکھتے ہین اور فضل بیعت اور
خوبی بیعت یہ کامل اور نادر ہی کہ مرید بسبب فعل بیعت کے اعتقاد کامل مرشد سے رکھہ کر غازی
و مجاہد جہاد صغری اور کبری ہر دو کا ہوتا ہی کہ جہاد صغری مین کفار ظاہری سے مقابلہ اور جہاد کبری
مین نفس طاغی سے جنگ یہ ہر دو امر جامع علمار راسخین رضی اللہ عنہم کے وجود باجود مسعود سے
وابستہ ہین چنانچہ چند سال کا زمانہ گزرا کہ یہ امر عالیہ اخوان عبد الغفور صاحب سواتی مجددی مجددی قادری رحمہم اللہ کی ذات شریفہ سے ظہور مین آیا تھا کہ اشہر ہی اور حاصل مقصود یہ کہ بغیر امر بیعت کے

ذکر بیان اصل تصور شیخ کا

فعل جہاد صغریٰ وکبریٰ کا سبب اور اہتمام ہونا دشوار لہذا یہ امر بیعت اہم مہمات سے ہر دو امر ہدایت لسانی اور جنانی کو مفید ونافع تر ہی **سوال** تحقیق فعل بیعت مین تو اکمل فرمائی لیکن اصل تصور شیخ شغل رابطی کے کہان سے ہی **جواب** آیۃ **کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ** سے حضرت احمد سعید صاحب احمدی قدس سرہ نے ایک رسالہ مختصر مین لکھنا فرمائی ہی کہ کینونیت دو قسم سے ہی ایک صحبت ظاہری مرشد مین ہونا یا رہنا اور دوسری کینونیت باطنی کہ غیب مین صورت مرشد کو تصور رکھنا برین قیاس قول اکابرین رحمہم اللہ مثل حضرت عبد الخالق عجدوانی رحمہ اللہ کا ہی مضمون اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقَ باخذ کرنے پیر اور تصور پیر کے مشتمل ہی اور فقیر نے بعض اہل طریقت سے سنا ہی اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ یعنے نظر کرنا طرف منہ مبارک علی کرم اللہ وجہہ کے عبادت ہی اشارہ جانب فعل رابطے پیر کے ہی اور حضرت شیخ عبد الحق قدس سرہ نے رسالہ اعتراضیہ مین ایما برابطہ حضوری ایسی وصف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لکھنا فرمایا ہی کہ سنگریزے بیچ منہ کے ڈال کے آنکھہ اوپر جمال آنحضرتؐ کے جماکے بیٹھتے تھے اور رابطہ محبت کو نگاہ رکھتے تھے اور دم نہین مارتے تھے اور حال اکثر اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایسا ہی تھا کہ تھے اصحاب رضی اللہ عنہم آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے مجلس مین کان علیٰ رؤسہم الطیر اس عبارت کے اشارہ سے بہی حضوری مین مرشد کی صورت کا دیکہنا مثل عبادت کے معلوم ہوا اور از روئے کینونیت کے ظاہری اور باطنی اور حالت حضوری اور غیبی مین شغل رابطہ پایا جاتا ہی اور مضمون حدیث کہ النظر الی الکعبۃ عبادت والنظر الی وجہ علی عبادۃ دال ہی اوپر امر رابطہ کے العابد عند اللہ اور حضرت مولانا روم قدس سرہ ساتہہ اس تصور شیخ کے اشارہ فرماتے ہین۔ **شعر** آن یکے را روئے او خود سوئے دوست ٭ وان دگر را روے خود ہم روئے اوست ٭ اور شاہ مجدد رضی اللہ عنہ مکتوب الکیسوین مین جلد ثانی سے فرماتے ہین کہ رابطے کو کسواسطے نفی کرین کہ وہ مسجود الیہ ہی نہ مسجود لہ کیون مسجدون اور محرابون کو نفی نہین کرتے ہین ظہور اس قسم کا سعادت مندون کو میسر ہی تو جمیع احوال سے رابطے کو متوسط اپنا جانین اور جمیع اوقات مین متوجہ اوسکے رہوین نہ مانند

جماعت بیدولت کے کہ اپنے کو مستغنی جانتے ہین اور قبلہ توجہ کو شیخ اپنے سے منحرف کرتے ہین اور
معاملہ اپنے کو غارت کرتے ہین **قطعہ** شد مجدد سنہ تصور شیخ مین ٭ خوب ہی تحقیق کی باخوش دلیل ٭
جوکہ عارف معتقد راہ سلوک ٭ وہ کرے سلمنا اسکو اے خلیل ٭ آور یہی شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ
بڑے شیخ اکمل اور عالم اجل علما راسخین سے تھے اونہون نے بھی رسالہ قول جمیل مین تصور شیخ
کو تین قسم سے لکھا ہی کہ ایک غائب مین صورت مرشد کی روبرو اپنے حاضر رکھے اور دوم قلب مین حجرہ
بناکر اوسمین صورت مرشد کی خیال کرے اور تیسری خود صورت مرشد کی بنی بقول مولانا روم رحمہ اللہ
یہ طریقہ راست آتا ہی **بیت** آن یکے را روی او خود روے دوست ٭ وان دگر را روے خود
ہم روے اوست ٭ **سوال** بارک اللہ یہ تو تمنے شغل رابطہ کو بتحقیق کامل کے پہنچایا اصل
ذکر کی کہان سے ہی **جواب** آیۃ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ اور وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ سے ہی اور اَلَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ
فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ مین ہر دو نسبت ذکر و فکر کے موجود ہی مستنبط ہوتی ہی اور حدیث
ابو حنظلہ رضی اللہ عنہ سے بروایت مسلم واسطے کشف کونین کے صحبت مرشد دائمی اور ذکر کثیر مدام
قاضی ثناء اللہ مجددی مظہری رضی اللہ عنہم نے تفسیر مظہری مین بیان کیا ہی کہ فرمایا حبیب خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے لَوْ تَدُومُونَ مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى
فُرُشِكُمْ وَطُرُقِكُمْ سند ذکر ہی **سوال** فضیلت ذکر مین کون سے ذکر کی ہی **جواب** دو ذکر
ایک کلمہ تہلیل اور دوسری تلاوت قرآن مجید کہ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الذِّكْرِ
تِلَاوَتُ الْقُرْاٰنِ **سوال** ان ہر دو مین افضل کونسا ہی **جواب** ہر دو افضل ہین اور
ہر ایک کے فضائل بے انتہا لیکن شاہ مجدد رضی اللہ عنہ نے مکتوب بارہوین مین جلد ثالث مین
در جواب سائل کے کہ تین چیزون مین ایک ذکر نفی و اثبات اور دوسری تلاوت قرآن اور تیسری نماز
کون افضل ہی لکھا گیا ہی کہ خلاصہ اسکا یہ ہی کہ ذکر نفی و اثبات بجاے وضو کے شرط اول کہ صفائی
جسم کے ساتھ اوسکی لازم ہی جسم پاک ہوا لائق نماز کے ہوتا ہی اسمین اسیطرح اپنے موقع پر

ہر ایک افضل ہی اور دوسری یہہ دلیل بیان فرمائی کہ جسم سالک کا شروع سلوک مین ملوّث ساتہہ خطرات
وشہوات ماسوا کے ہوتا ہی اول اسکو مصفّی اور منقّی ساتہہ کلمۂ نفی و اثبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی کرے
جبکہ قلب و قالب مصفی اور مزکّی ہوے دوسرے اعمال حسنات مثل غذاے صالحہ کے ہین تناول
فرماوین کہ مفید و مفرح جسم کو ہووین اور یہ حکم واسطے سالکین طریقت کے فرمایا نہ غیر کے **سوال**
فضل ذاکرین کا ذکر کرنے سے کس مرتبے سے حصول **جواب** ایک تو فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ
کہ حقتعالی فرماتا ہی تم ذکر کرو میرا مین تمہارا ذکر کرون اور دوسری حدیث قدسی اَلذَّاكِرُوْنَ جُلَسَآءُنَا
یعنے ذکر کرنے والے میرے ہمنشین ہین اس سے زیادہ اور فضل ذاکرین کیا ہوگا کہ حقتعالی بھی
ذاکرین کا ذکر نیکی کے ساتہہ فرشتون مین کرے اور دوسرے مرتبہ ہمنشینی کا نصیب اور امام محمد غزالی
رحمۃ اللہ نے چندے فضائل ذاکرین کی کیمیا سعادت مین لکھی ہین اونمین سے چندے دنیا مین
اور چندے عقبی مین **سوال** فضیلت ذکر لسانی کو ہی یا جنانی کو **جواب** اسکی تحقیق مین بحث کئے ہین
الغرض کہ ہر دو افضل ہین کہ وہی اسم ذات تکبیر جہری مین کہا جاتا ہی اور وہی خفیہ مین ہر دو مقام مین
افضلیت اپنی رکھتا ہی لیکن اکثر لفظ ذکر ساتہہ کلمہ اسم ذات کے وارد ہی کہ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا
لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اور اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا
وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ ہی اور مولانا عبد العزیز قدس سرہ اپنی تفسیر فارسی مین فضیلت ذکر
معہ فضل ذاکرین اور مشتمل بلفظ اللہ اسم اعظم کے ایسے لائے ہین ترجمہ اوسکا اردو مین کرکے لکھتا ہون
کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تھے کہ آیا خبر دیتا ہون مین
تمکو بہترین عبادات تمہاری اور پاکترین احوال تمہارے سے نزدیک خدا تعالی کے اور بلند کرنیوالے
زیادہ درجات تمہاریکو اور جو کچہہ کہ بہتر ہو تمکو خرچ کرنے زر و سیم اور اوس سے کہ بیچ جہاد کے ساتھہ
دشمنون کے ملاقات کرو تم پس وہ گردنین تمہاری مارین اور تم اون کی گردنین مارو در آنحال مردمان
حاضرین صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہان البتہ اس عمل بزرگ سے نشان دو
اور خبردار کرو فرمایا ذکر اللہ ہی اور بیہقی بروایت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم لائے ہین کہ آنحضرت

علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ہر چیز کو صیقل ہی اور صیقل دلون کی اللہ کا ذکر ہی اور یہہ بہی بعد اسکے فرمایا کہ کوئی چیز بیچ نجات دینے عذاب آلہی سے اوسقدر کارگر نہین ہوتی ہی کہ ذکر اللہ ہوتا ہی اس حروف کو دو بار فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ آیا جہاد بہی راہ خدا مین برابری ذکر اللہ کی نہین کرتا ہی فرمایا نہین کرتا ہی اگرچہ مرد مجاہد شمشیر اپنے کو اوسقدر مارے کہ شمشیر ٹوٹ جاوے انتہی **سوال** اس جا سے فضیلت ذکر اللہ اور ذاکر کی کمال درجے کو پائی گئی کہ جہاد ظاہری پر کامل فضل ہوا سبب اسکا فرمائے **جواب** وہ جہاد ظاہری ساتہہ جسم ظاہری کافر ظاہر کے ساتہہ تہا اور یہ جہاد ساتہہ کافر باطنی نفس امارہ بالسوء نہایت سرکش کے لہذا نام اوس جہاد کا جہاد اصغر اور نام اس جہاد کا جہاد اکبر **سوال** سند جہاد اصغر اور اکبر کی فرمائے **جواب** رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ الغرض کہ اس حدیث شریف مین ایک تو ذکر اللہ کی فضیلت پائی گئی جبکہ ذکر اللہ افضل ہوا جہاد اصغر پر اور عمل سخاوت سیم و زر برابر کوہ اُحد اور باکثرین اعمال پر تو البتہ فضل عامل ذاکر ذکر کا اوپر مجاہد ظاہر اور دیگر عامل اعمال صالحات کے اظہر نظر آیا اور سوائے اسکے صفائی قلب بہی ساتہہ اسکے متصور و مقرر معلوم ہوئی لیکن ایک نکتہ اور ضمیر اسمین یہ مضمر ہی کہ بطریق رسم سلوک صوفیہ علیہم الرحمۃ کے صفائی قلب اور مقام ذکر قلبی ساتہہ اسم اعظم ذاتی اللہ جلشانہ کے مقرر ہی اشارہ کلمۂ ذکر اللہ سے نسبت ساتہہ اسم ذات اللہ کے اشارۃً رمز معلوم ہوتی ہی اور صراحتًا اسم اللہ شاہد اگرچہ بعض نے اقسام ذکر کے بچند اقسام قرآن شریف و نماز و دیگر ادعیات و صلوات مین بطور رسم صوفیہ کے بلفظ اللہ و مشغلۂ قلوب کے بہی ذکر اسم اللہ جل ذکرہ پایا جاتا ہی باقی العلم عند اللہ

سوال جس حدیث مین لفظ ذکر اللہ معہ کلمۂ ذاکرین قوم کے اور بسبب ذکر کرنیکے ذاکرین کو نزول ملائکہ اور رحمت اور سکینہ ہو وہ حدیث فرمائے **جواب** مَا مِنْ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ الحاص **سوال** جس حدیث مین لفظ حلقہ اور ذکر ہر دو پائے جائین اوسکو بیان فرمائے۔ **جواب** بیہقی نے انس رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ

عنہا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مررتم بریاض الجنۃ قالوا یا رسول
اللہ وما ریاض الجنۃ قال حلق الذکر انتہی چنانچہ حافظ رحمہ اللہ اسی معنی مین خلوت درویشان
کہ جہان حلقہ ہوتا ہے وہ خلوت خانقاہ درویشان ہے فرماتے ہین **شعر** روضۂ خلد برین خلوت درویشان است
مایۂ محتشمی خدمت درویشان است ٭ اور جامی رحمہ اللہ ہی اشارہ ساتھہ اسی جنت کے کرتے ہین **شعر**
کوئیتو یا قبلہ است یا کعبہ ہست یا خلد برین ٭ یا گلستان ارم یا جنت الماوی ست این ٭ **سوال**
بیان ذکر کا تو مشرح فرمایا اصل فکر کی کہان سے ہے **جواب** آیۃ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے **سوال** فکر پیدایش آسمان وزمین سے کیا مراد **جواب**
علماء ظواہر رحمہم اللہ کے نزدیک جمیع مخلوقات ومصنوعات کو خیال کر کے رجوع خالق اور صانع
حقیقی کے طرف ان سبکا کرتے ہین اور علماء راسخین سے مثل شیخ محی الدین عربی رحمہ اللہ
کے فکر یعنی مراقبہ اور سموات سے عالم ارواح مقام روح اور ارض سے مراد عالم قلب بیان
کئے ہین کہ عارفان منازل طریقت اور سالکان مدارج حقیقت مراقبہ ہر دو مقامات روح اور قلب
مین کرتے ہین اور ورود کیفیات اور نزول انوار وتجلیات اون کے سے از روی کشف صحیحہ کے
دیکھہ کے یقین کامل اوپر ہر دو نسبات افعالی وثبوتی کے کر کے کہتے ہین رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا
بَاطِلًا ای رب تو نے اپنی حکمت بالغہ سے سب کمالات اور اوصاف اسکے پیدا کئے نہ باطل
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور بچا ہمکو خطرات شکوکی سے **سوال** مقام روح کا کیا نام اور قلب کا
اصطلاح صوفیہ مین کیا نام **جواب** مقام قلب کا نام اصطلاح قدیمہ مین سیر الی اللہ اور مرتبہ
روح کا نام سیر فی اللہ اور اصطلاح جدیدہ مجدد رضی اللہ عنہ مین قلب کا مقام مراقبۂ معیت اور روح
مقام مراقبۂ اقربیت اور ان ہر دو کی کیفیت اور نسبت کا نام فنا اور بقا ہی **سوال** یہ جو حضرات
صوفیہ علیہم الرحمۃ مقامات فنا اور بقا کو کہ مراتب ولایت سے تعبیر فرماتے ہین کہ مرتبہ سیر الی اللہ
اور سیر فی اللہ اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ کہتے ہین اصل اسکی کیا ہی **جواب** حضرت شاہ ولی اللہ
صاحب قدس اللہ سرہ نے رسالہ قول جمیل مین اس آیت کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ

ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام سے مراقبۂ نسبت فنا و بقا کو سلوک خاندان عالیہ قادریہ مین نہایت بسط و تفصیل
کے ساتھہ لکھا ہی وہان ملاحظہ فرمانا **سوال** معنی سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ سے کیا ہین **جواب**
العلم عند اللہ لیکن بعض اہل دل سے سُننے مین آیا ہی کہ معنی سیر الی اللہ سیر جانب اسماء اللہ اور سیر فی اللہ
سے سیر بیچ انوار و تجلیات مین اسماء اللہ ہی **سوال** یہ تو آپنے سند نسبت مقامات فنا و بقا
کی بخوبی تحریر فرمائی لیکن اصل عزلت کی کہ نزدیک صوفیۂ کرام کے کہ رسم اربعین یعنے چلہ نشینی کا منقول ہے
اصل اسکی بہی کسی حدیث شریف سے مستنبط ہوتی ہی **جواب** صحیح بخاری مین بیچ بیان باب عزلت
کے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی عَنْ اَبُو سَعِیْدِ خُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْهُ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَرَجُلٌ فِیْ شَعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ
لِیَعْبُدَ رَبَّهٗ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ - یعنی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی
کہ ایک اعرابی آیا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کی ای رسول اللہ کے کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا
وہ آدمی بہتر ہی کہ جہاد کرے اپنے نفس اور مال سے اور وہ آدمی بہتر ہی کہ بیچ درے دَرون پہاڑ کے
یعنے غار کے عبادت کرے رب اپنے کی یعنے اس حدیث شریف مین خیریت اور بہتری پائی گئی
اوس آدمی کی کہ الگ اور تنہا ہوکر آدمیون سے ایک گوشے پہاڑ کے غار مین بیٹھ کر عبادت حقتعالی کی
کرے اور غار پہاڑ مین بیٹھ کر عبادت کرنا بہتر ہوا اور وہ آدمی بہی خیر آدمیون کا ہوا اسمین قیل وقال
زیادہ کرنا نزدیک اہل علم کے بیجا معلوم ہوتی ہی چنانچہ پیشوایان دین کہ علماء راسخین رحمہم اللہ سے
تہے اور ہزارہا اور لکہو کہا کافر اور فاسق و فاجر اون کے ہاتون پر توبہ کرکے داخل دائرے
اسلام اور ایمان اور تقوی کے ہوے **سوال** اونکا نام مبارک فرمائیے **جواب** ایک تو
حضرت غوث اعظم قطب معظم سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ نے برج یانی مین بیچ شہر بغداد شریف
کے بیس برس چلہ کیا اور عزلت نشینی کی اور ایسا ہی حضرت شیخ فرید گنج شکر چشتی قدس سرہ نے
بہی چھتیس ۳۶ برس جنگل اور کوئین اور حضرت ابو یعقوب یوسف ہمدانی حضرات قدیمی خواجگان نقشبند

رضی اللہ عنہ نے چالیس برس کوہ آذر مین عزلت نشینی اختیار فرمائی یہ صحیح ہی لیکن پہلے اونہون نے
علم ظاہری کی تحصیل کی بعد ازان علم باطن کی تحصیل بہ شغل اذکار و اشغال کثیر کرکے تصفیہ قلب و
نفس سے صفی اور مزکی ہوئے پہر جانب علم ظاہر بہدایت خلق ہادی اور مہدی ہوئے —
سوال یہہ سند تو آپنے فرمائی لیکن چلے کی سند فرمائیے **جواب** چلہ یعنی چالیس روز
مقرر کئے ہین اور وہ ساتہہ عزلت اور گوشئہ تنہائی کے وابستہ ہی اور وہ عزلت من قبیل
سنت انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے ساتہہ قید محراب مسجد یا شعب یعنی غار مین پہاڑ کے واقع ہوئی
ایک تو عزلت نشینی تین رات اور دن کی شغل ذکریا علیہ السلام کے مسجد مین فرمائی اور سند اوسکی
کہ محراب مین تین رات اور دن بیٹہنا حضرت زکریا علیہ السلام کا واسطے طلب فرزند کے کہ آیتہ قال
رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۔ فَخَرَجَ
عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۔ تین شرطین عزلت کی
اس آیت شریف سے معلوم ہوتے ہین کہ آدمیون سے جدا ہونا اور کلام دنیا کی نکرنا اور رات دن
ذکر مین حقتعالی کے رہنا کہ نماز و تلاوت قرآن شریف اور ورد اسم ذات و نفی و اثبات اور
درود شریف وغیرہ ادعیات پڑہنا ۔ اور بعض نے فرمایا کہ دوام وضو و صوم و ترک شہوات اور
مراقب بحضوری حضرت پاک ذات لکہنا کیا ہی اور ہمارے حضرت نبی سلطان الانبیا حضرت احمد
مجتبی محمد مصطفے باعث ہر دو سرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس رات اور دن اخیر رمضان شریف
مین معتکف بیچ مسجد کے ہوئے کہ احادیث اوسکے گواہ ہین بلکہ ہمارے واسطے بہی اس نعمت سے
مشرف کروایا کہ آیتہ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ کا نطق دال ہی اور پہاڑ اور جنگل
مین چالیس روز موسی علیہ السلام نے اور ہمارے حبیب خدا سلطان الانبیا علیہم الصلوات
والتسلیمات نے قبل نبوت ایک مہینا ہر سال مین غار حرا مین کہ مفصل بیان اوسکا آگے آتا ہی
عزلت نشینی فرمانے اور بلا قید ایام عزلت نشینی حدیث ابوسعید خدری سے پائی گئی **سوال**
حضرت زکریا علیہ السلام کے عزلت نشینی تین روز کی واسطے مقصد طلب فرزند کے تہی اور ہمارے

صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا معتکف کس مقصد اور حکمت کے لیے تھا جواب اعلم عند اللہ ورسول اللہ لیکن اس ناچیز کے عقل میں ثواب خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَھۡرٍ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ کے کہ پانچ راتوں طاق رمضان کے اخیر دہے میں صحیح احادیث میں اوس سے اشارہ ہی اور کمال اوس کی اور شریف ایک یہ کہ ثواب اسمین بہتر اور زیادہ ہزار مہینے جہاد کرنے اور جان ومال خرچ کرنے بنی اسرائیل سے اور دوسری اوسمین نزول ملئکہ اور جبرئیل علیہ السلام کا واسطے تمامی کام جاری ہونے مخلوق کے برس روز تک اور تیسری امن اور سلامتی جمیع آفات سے اسی شب برکت والی مین کہ شاہد اوسکی آیتہ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوۡحُ فِیۡھَا بِاِذۡنِ رَبِّھِمۡ مِّنۡ کُلِّ اَمۡرٍ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ہی اور سوا اسکے ایک تجلی تجلی مقدس اوسمین نازل ہوتی ہی جوکہ اوسوقت اوس رات مین جگتا ہو جو دعا مانگے مقبول ہو اور رویت تجلی سے مشرف ہوتا گویا دیدار کا رب ہی اکثر ہوس اولیاء امت مرحومہ کو بسبب اعتکاف کے ہر دولعمت ورحمت وبرکت ثواب اور دیدار تجلی نصیب اور دعا اوسوقت کی مقبول اور ثواب خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَھۡرٍ کا ٹھہرا یہ حکمت اسمین معلوم ہوتی ہی واللہ اعلم بالصواب اور پہاڑ اور جنگل مین چلہ نشینی کی عزلت موسیٰ علیہ السلام کی سنت ہی کہ کوہ طور پر ایکماہ چالیس روز تھے شاہد اسکی یہ آیتہ ہی وَاِذۡ وٰعَدۡنَا مُوۡسٰٓی اَرۡبَعِیۡنَ لَیۡلَۃً یعنے وعدہ دیا موسیٰ کو چالیس رات کا اسکی تفسیر حضرت روزبہان بقلی رضی اللہ عنہ نے تفسیر عرائس میں بابت اربعین کو حکمت واسطے پاک کرنے عادت اور طبیعت اور بشریت کے ساتھ تجلی خلوت اور ریاضت جمیع کے لکھا فرمایا تاکہ اہمیت بشریت کو پاکی اور صفائی پیدا ہوکر اوٹھانیواسطے انوار مشاہدے اور خطاب رب العزت کو ہیووے پس خلوت مین گوشہ نشینی اور بہر کو نکام زمانہ او صوم روزے سے بہرہ ہووے سنت واسطے اولیاء اللہ کے طالبوں معرفت اس اربعین سے جزاہ اللہ خیرًا کثیرًا خلوت اربعین کو فعل سنت فرمایا واسطے اولیاء اللہ طلاب معرفت سے وَاِذۡ وٰعَدۡنَا مُوۡسٰٓی اَرۡبَعِیۡنَ لَیۡلَۃً اَرَادَ اللّٰہُ اَنۡ یُّقَدِّسَ مُوۡسٰی مِنَ الۡعَادَۃِ وَالطَّبِیۡعَۃِ وَرَسۡمِ الۡبَشَرِیَّۃِ بِصَفَاءِ الۡخَلۡوَۃِ وَیَبۡلُغَ اِلٰی مِنۡھَالِہٖ اِسۡتِعۡدَادِ تَحَمُّلِ اَنۡوَارِ الۡمُشَاھَدَۃِ وَالۡخِطَابِ فَصَارَ

سُنَّۃُ الْاَوْلِیَاءِ مِنْ طُلَّابِ الْمَعْرِفَۃِ وَالْمُشَاھَدَۃِ تِلْکَ الْاَرْبَعِیْنَ اِس عبارت کو فقیر نے تفسیر عرائس سے لکھی ہی قطعہ ناطقہ کیا ہی کیا ہی بند خوب ؛ شیخ نے اونکا جو منکر اربعین ؛ شعر

نفس نتوان کشت الا با سہ چیز ؛ با تو گویم گوش دار ای خوش عزیز ؛ خنجر خاموشی و شمشیر جوع
نیزۂ تنہای و ترک ہجوع ؛

جاننا چاہیئے کہ نیزۂ تنہائی سے اشارہ ساتھ عزلت وخلوت کے کہ دوری اور نفرت آدمیون سے اور حضوری وقربت رب سے آور شمشیر جوع سے مراد صوم کہ بھوکا رہنا یہ آگ جلانیوالی اکمل ہی مادہ بشریت کو جب کدورت شہوت نفس وطبیعت بشری کی سوختہ ہوی طبیعت مانند آیئنے مجلّٰی اور مصفّا کے منور ہوئی تب اوٹھانیوالے شعشان آفتاب کے لایق ہوئے یہ خلوت اور یہ صوم کاملہ ہر دو آلۂ اکمل واسطے رفع کدورات اور خطرات طبیعت بشری کے ہوئے اور موجب قربت اور وسیلۂ جمیلہ مقصد قلبی کو آور ایسا ہی مدت اربعین کو یعنے چلہ نشینی کو آلہ اور مشغلہ فرمایا کہ شاہ محی الدین عربی رحمہ اللہ نے کہا غشاوات طبیعت کو یہ اربعین رفع اور دفع کرتی ہی اور یہ غشاوات طبیعت حجاب ہی قلب سالک کو معدن نور سے اور مدت اربعین مین خوبی یہ ہی کہ کامل خمیر ہوا آدم علیہ السلام کا چالیس دن مین یہ دلیل اقوی کمال پختگی مدت چالیس کے اور بسبب اسکے ظاہر ہوئی حکمت اوسکو توراۃ قلب موسیٰ سے اوپر زبان اوسکے یعنے کمال اربعین یہ ہی کہ بسبب صفائی وروشنائی فعل اربعین کے کہ اوس سے علم لدنّی حاصل ہوا موسیٰ علیہ السّلام کو کہ حکمت توراۃ کہ علم اسرار ہے تورات مین بے اوستاد وبے تعلیم شخص دوسرے کے خود بخود تورات کو پڑہ کر بیان کرتے تہے اس سے زیادہ فضل و مرتبہ اربعین کا دوسرا کیا بیان ہووے مِنْ تفسیر شیخ محی الدین عربی رحمہ اللہ وَاِذْ وَاعَدْنَا مُوْسٰی بَعْدَ فَرَاغِہٖ عَنْ مُقَاوَمَتِہٖ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاِھْلَاکِھِمْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً یَخْلُصُ لَنَا فِیْھَا لِتَرْفَعَ بِھَا الْغِشَاوَاتِ الطَّبِیْعَۃِ الَّتِیْ حَجَبَتْ قَلْبَہٗ عَنْ مَعْدَنِ النُّوْرِ فِی الْاَرْبَعِیْنَ خَلْقٌ فِیْھَا بَدَنَہٗ عَنْ تَکَوُّنِہٖ جَنِیْنًا وَاِحْتِجَابِہٖ بِالنَّشَاءِ عَنِ الْفِطْرَۃِ کَمَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ خَمَّرَ طِیْنَۃَ اٰدَمَ بِیَدِہٖ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا وَعَنْ وَجْہِ قَلْبِہٖ

وَتَظْهَرُ حِكْمَةُ التَّوْرَاةِ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ اھ اس آیت شریفہ مین کہ وَوَاعَدْنَا مُوسٰى
ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ مین حکمت مسواک کرنے مین تیس رات سے دس راتین چالیس تک
بڑہنا اور اس عشرہ مین توراۃ عطا ہونیکا اشارہ ہی اور مدت ثلثین مین مقام ثلثین سیر سلوکی الی اللہ
اور مدت عشر مین سیر جذبی بقاء اللہ بصد رموز محبوبانہ وغمزہا و اشارہ عروسان نازنینہ ایسا فرماے
کہ قلوب عاشقین محوبین اور صحوبین کے کرشمون اور ادا اون اون کے سے نہایت فریبندہ ہوکر تڑپتے
ہین اور وہ یہ ہین وَوَاعَدْنَا مُوسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً قِيْلَ اَمَرَهٗ بِصَوْمِ ثَلٰثِيْنَ فَلَمَّا اَتَمَّ اَنْكَرَ
خُلُوْفَ فَمِهٖ فَتَسَوَّكَ فَعَاتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ وَاَمَرَهٗ بِزِيَادَةِ عَشْرٍ وَقِيْلَ اَمَرَهٗ بِاَنْ
يَتَقَرَّبَ اِلَيْهِ بِمَا تَقَرَّبَ بِهٖ فِي الثَّلٰثِيْنَ وَاَنْزَلَ اِلَيْهِ التَّوْرَاةَ فِي الْعَشْرِ الْاَخِيْرِ
تَتِمَّةِ الْاَرْبَعِيْنَ فَالْاَوَّلُ اِشَارَةٌ اِلٰى اَنَّهٗ خَلَصَ عَنْ حِجَابِ الْاَفْعَالِ وَالصِّفَاتِ
وَالذَّاتِ فِي الثَّلٰثِيْنَ لٰكِنْ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ مَا خَاصَ عَنْ وُدِّهَا وَاِسْتِعْمَالُ السِّوَاكِ
اِشَارَةٌ اِلٰى ظُهُوْرِ تِلْكَ الْبَقِيَّةِ عِنْدَ قَوْلِهٖ رَبِّ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ وَالثَّانِيْ اِشَارَةٌ
اِلٰى اَنَّهٗ بَلَغَ الشُّهُوْدِ التَّامَّ فِي الثَّلَاثِيْنَ بِالسُّلُوْكِ اِلَى اللّٰهِ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ بَلْ فَنَاءٌ
بِالْكُلِّيَّةِ وَتَمَّ فِي الْعَشْرِ الْاٰخِرِ سُلُوْكُهٗ فِي اللّٰهِ حَتّٰى رُزِقَ الْبَقَاءَ بِاللّٰهِ بَعْدَ الْفَنَاءِ
بِالْاِفَاقَةِ وَعَلٰى هٰذَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهٗ رَبِّ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ كَانَ قَدْ صَدَرَ
عَنْهُ فِيْ تَتِمَّةِ الْاَرْبَعِيْنَ وَكَانَ رَبُّهُ التَّكْلِيْمُ فِيْ مَقَامِ التَّجَلِّي الصِّفَاتِ وَقَوْلُهٗ
رَبِّ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ بَدَرَ عَنْ اِفْرَاطِ شَوْقٍ مِّنْهُ اِلٰى شُهُوْدِ الذَّاتِ فِيْ مَقَامِ
الْفَنَاءِ اِذَ الصِّفَاتِ مَعَ وُجُوْدِ الْمُشَاهَدَةِ كَقَوْلِهٖ اِذَا تَغَبَّتْ بَدَا وَاِذَا بَدَا
غَيَّبَنِيْ وَقَوْلِهٖ رَاَيْتُ رَبِّيْ بِعَيْنِ رَبِّيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ اَيْ جَبَلِ وُجُوْدِكَ
فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ اَمْكَنَتْ رُؤْيَتُكَ اِيَّايَ وَذٰلِكَ مِنْ بَابِ التَّعْلِيْقِ بِالْمُحَالِ
جَعَلَهٗ دَكًّا اَيْ مُتَلَاشِيًا لَا وُجُوْدَ لَهٗ اَصْلًا عَنْ دَرَجَةِ الْوُجُوْدِ فَانِيًا فَلَمَّا
اَفَاقَ بِالْوُجُوْدِ الْمَوْهُوْبِ الْحَقَّانِيْ عِنْدَ الْبَقَاءِ بَعْدَ الْفَنَاءِ قَالَ سُبْحَانَكَ اَنْ تَكُوْنَ

مَرْئِيًّا لِعِزِّكَ مُدْنِيًا كَالَّا بِصَارِ الْحَدَثَانِ تُبْتُ اِلَيْكَ عَنْ ذَنْبِ الْبَقِيَّةِ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِحَسَبِ الرُّتْبَةِ لَا بِحَسَبِ الزَّمَانِ اَیْ اَنَا فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ مِنْ صُفُوْفِ الْاَرْوَاحِ الَّذِيْ هُوَ مَقَامُ الْوَحْدَةِ وَذٰلِكَ مَقَامُ الْاِصْطِفَاءِ الْمَحْضِ انتہیٰ جاننا چاہیے کہ ایک معنیٰ ظاہری یہ فرمائے کہ وعدہ کیا حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے تیس رات کا اور امر کیا تیس روزے رکہنا جب تمام کی مدت تیس کی ہوئی پس بو آئی اون کو اپنے منہ کی اوس بو کو برا جانکر مسواک کی پس عتاب کیا اون کو مسواک کرنے سے اور امر کیا اونکو ساتہہ زیادہ کرنے دس رات کے اور یہہ امر اوس رات بڑہانیکا کہ اربعین پورا ہوا اسمین عطا کرنا توراۃ حکمت تہی اس عبارت غامضہ سے خوبی اور کمال مرتبہ اربعین مدت کا پایا گیا کہ توراۃ کتاب کہ پروانۂ معلیٰ واسطے درجۂ نبوت اعلیٰ کے سند اکمل ہی اور درجۂ ہادی اور مہدی اور خلافت اور نیابت کا اس سے سند کو پہنچا ہی عنایت اور کرامت ہوئی یہ کامل سبب ذریعہ اربعین کا ہی بعد ازان تشریح بطور سلوک صوفیہ علیہم الرحمۃ کے اشارۂ اول تیس رات کی مدت سے کیا مراد اون مقامات سے کہ خلاصی پائی اون سے کہ حجاب ہیں تہے افعال اور صفات اور ذات سے اور افعال سے کہ ساتہہ مقام قلب کے متعلق ہین اور صفات سے ایا جانب سمع صفات ام الصفات سمع و بصر وغیرہا ہین اور وہ صفات علاقہ رکہتے ہین ساتہہ مقام سر کے طریقۂ قادریہ علیہ مین کہ بعد مرتبۂ قلب کے ہی اور ذات سے مقصود مقام روح اور اوسمین غلبۂ شیون ذاتی اسمار کو ہی اور یہ تین مقام اور کیفیت ایک اسمین یہ مضمر کہ تیس عدد کے تین دہائی ہوتے ہین اور ہر لطیفے مین ایک دہائی دس ہزار کی اشارہ ہی لیکن باقی رہتا تہا خاص مقام محبت کا اوپر عدد تیس کے اس تیس مدت مین پہنچا شہود ذاتی تنزیہی سلوک الی اللہ کو تام ہوا اور فنائے کاملہ حاصل ہوئی مگر اشارہ دوسری دس کی مدت مین کہ اخیر ہی مقام سیر بقا باللہ کو پہنچا ایما کتاب سے مقام ہدایت صحویت کاملہ وحدت سے معزز ہونا اشارہ کیا اور بعد تمام مقام اربعین کے مرتبۂ نزول من اللہ ہی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی کے مقام تجلی صفات مین ایما ہی اور چالیس

ف یہ عبارت شیخ محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ سے صحیح ہے

کی مدت بمرتبۂ نبوت و ہدایت ہی کمال چالیس کے عدد پر تمام ہوا اور ایک لطیفہ بطور سلوک کے کہ مقام
سیر الی اللہ مین ہین لطیفے طے ہوئے قلب و روح و سر کہ عبارت خَلَصَ عَنْ حِجَابِ الْاَفْعَالِ وَالصِّفَاتِ
وَالذَّاتِ فِي الثَّلٰثِيْنَ شاہد ہے اور عبارت وَالثَّانِيْ اِشَارَةٌ اِلٰى اَنَّهٗ بَلَغَ الشُّهُوْدَ التَّامَّ فِي
الثَّلَاثِيْنَ بِالسُّلُوْكِ اِلَى اللّٰهِ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ بَلْ فَنَاءٌ بِالْكُلِّيَّةِ وَتَمَّ فِي الْعَشْرِ الْاٰخِرِ
سُلُوْكُهٗ فِي اللّٰهِ حَتّٰى رُزِقَ الْبَقَاءَ بِاللّٰهِ بَعْدَ الْفَنَاءِ بِالْاِفَاقَةِ سے چوتھا عشرہ لطیفہ خفی متعلق
ہوتا ہی کہ تعبیر اوس سے مقام بقا باللہ ہی کہ گذر و نظر موسیٰ علیہ السلام کی لطیفے خفی تک پہنچی معلوم ہوتی ہے
یا اخفیٰ ہووے اگر کوئی یہان یون کہے کہ تو نے چار مدت عشرات کر کہ چالیس ہوئے کس نسبت سے
توفیق دی ہی جواب اسکا یہ ہی کہ حضرت شاہ محی الدین عربی رحمہ اللہ نے عدد ثلثین سے مقام الی اللہ
تاویل کیا کہ تین عشرات سے ہوتے ہین اور عشرۂ اخیرہ سے مقام بقا باللہ تعبیر فرمایا اور عدد ثلثین
تین صفات ایک افعال اور دوسری صفات مراد بنیع صفات اور ذات سے مراد لطیفہ سر شیونات
ذات بدین لحاظ فقیر نے بالفاظ ایمائے عشرۂ اخیرہ سے چوتھا لطیفہ خفی بیان کیا یا لطیفۂ اخفیٰ اسکے
کنارے تک پہنچا اور حضرت علیہ السّلام مقام معراج مین قربت اور گفتگو بابت نماز کے باہم
ہوئی ور سیر مقامات مثل معراج وصلی کے ہی بدین لحاظ قربت ہونا معلوم ہوتا ہی اور لطیفۂ سر نسبت
تنزیہی احدیت اور لطیفۂ خفی مین فردیت ہر دو نسبت تنزیہی سے معمور ہین لیکن احدیت سر کی
نیچے صفات ثبوتی تشبیہی سبع صفات بمقام روحی متصل اسواسطے اسم کلیم اور صفت کلام کو بلفظ رَبِّ
اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ بطور نزولی کے کلیم اللہ علیہ السلام کو ہی اور لفظ اَرِنِيْ بمعنی دیدار ذات مقام
سیر فی الصفات ثبوتیہ وتمنا بمرتبۂ اعلیٰ سیر ہی اور خفی مین بباعث احدیت و یکتائی زیر اور بسبب شان
جامع اخفیٰ بالا نسبت فردیت کبریائی الغرض کہ جبل سے یعنے پہاڑ سے بتعبیر طرف وجود موسیٰ علیہ السلام
سے متلاشی ہونا مقام فنا مین درجہ وجود فانیہ سے فَلَمَّا اَفَاقَ سے تاویل وجود موہوب حقانی عند البقا
عطا ہونا بعد فنا کے فرمایا اور وہ وجود موہوب حقانی متعلق بمقام بقا ہی اور لفظ سُبْحَانَكَ تُبْتُ
مقام بقا صحو تمیز مین کہ مرئیت حدثان کو مقام فنا مین تمیز قدیم اور حدث سے اور عین اور غیر سے نہ تہا تا ئب ہوے

وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْن سے صفوف اول انبیا اور مراد وہ مقام اول وحدت صحوی ہی اور وہ مقام حقیقت الحقائق حقیقت محمدی ہی صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم **قطعہ** کیا مقام اربعین اعلیٰ ہی یار ؛ جس سے ہی تعبیر وحدت مرتبہ ؛ شیخ اکبر کے یہ اکبر ناز ہین ؛ اسکو سمجھے جو ہو عاشق غمزدہ ؛ **سوال** یہ تحقیقات اور حل دقیقات آپنے خوب حل فرمائی لیکن آپنے تو تمہید اور تقریر بیچ باب اربعین اور مدت اور عدد چالیس کے اظہار اور بیان کی تہی اور بعد اسکے اخیر عبارت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ سے کہ براہ سلوک ارشاد ہوئے وہ مطلب اول آپکا اسمین فوت ہوتا معلوم ہوتا ہی۔

جواب وہ مطلب ومقصد ہمارا فوت نہین ہوتا کامل زندہ ہی اور ہمیشہ بفضلہ تعالیٰ وبسلوک ووسیلہ پیران کبار علیہم الرحمۃ کے ترقی پکڑیگا مگر یہ مضمون سلوکی کہ بیان ہوا یہ بطور جملہ معترضہ کے تہا کہ اسمین شیخ نے ایک عجیب طرز سے تاویلا معنی بیان کئے اور اہل سلوک کو اسکے دیکہنے اور سُننے سے کہ دقایق نادر مین ایک لذت ولربائی حاصل ہو لہذا لکہنے مین آیا ورنہ حاجت نہ تہی اب پہر آتا ہون مقصد اصلی پر کہ مدت چلہ نشینی کے کہ چالیس روز اور چالیس عدد پر تقرر پائی ہی نہایت احسن اور اکمل ہی کہ اوّل چالیس روز مین خمیر مٹی آدم علیہ السلام نے کمال پختگی کا مرتبہ حاصل تب روح نے داخل ہوکر مٹی سے کمالیت کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اشارہ ہی کامل کمال دکھلایا شاہد اسکی یہ حدیث شریف خَمَّرَ طِیْنَۃَ اٰدَمَ بیدہ اربعین صباحًا ہی۔

— دوم عدد چہل کے خوبی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ چالیسوین صحابیون سے ہوئے دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کامل ترقی اور درجہ کمال کا حاصل کیا سوم عدد چالیس ابدال تمامی روئے زمین مین کہ بسبب انکی وجود باجود کے قیام زمین اور برسنا پانیکا اور دفع ہونا بلا کا اور فتح لشکرون مسلمانون کی کافرون پر ہی چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا یَحْفَظُ اللّٰہُ بِہِمُ الْاَرْضَ کُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰہُ مَکَانَہٗ اٰخَرَ وَھُمْ فِی الْاَرْضِ کُلِّھَا یعنے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہینگے چالیس رجل یعنے چالیس آدمی کہ حفاظت رکہتا ہی اللہ تعالیٰ زمین کی انکے سے

اگر اونمین سے ایک مرتا ہی دوسرا اوسکی جاسے پر مقرر ہوتا ہی اور دوسری حدیث شریف وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَبْدَالُ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا وَاَرْبَعُوْنَ اِمْرَأَۃً كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰہُ مَكَانَہٗ رَجُلٌ وَكُلَّمَا مَاتَتْ اِمْرَأَۃٌ اَبْدَلَ اللّٰہُ مَكَانَہَا اِمْرَأَۃً اَخْرَجَ الدَّیْلَمِیُّ فِیْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ یعنے فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ابدال چالیس آدمی اور چالیس عورتین ہین جو کہ مردون سے مرتا ہی مرد اوسکے بدلے مین مقرر ہوتا ہی اور جو عورت مرتی ہے اوسکے بدلے مین عورت قرار دیجاتی ہی اور چوتھا عدد چالیس کا کہ جب آدمی چالیس برس کے عمر کو پہنچتا ہی عقل اوسکی صائب اور کامل ہوتی ہی کہ اعتبار اوسکے قول و فعل کا ہوتا ہی اور پانچوان عدد چالیس کا کہ نبوت نبی کو چالیسوین سال مین یا گذرنے بعد چالیس برس کے اکتالیسوین سال مین کہ ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کو کرامت ہوئی عطا ہوتی ہی **قطعہ** کیا ہوئی تحقیق ہی چالیس کی ؛ واسطے چلہ نشینی کے عزیز ؛ معتقد چلے کا ہو چالیس مین ؛ یہ اشارہ نادرہ ہی کر تمیز ؛ **سوال** یہ تو آپنے تحقیق کا مدعدد مدت چالیس کے واسطے جائز ہونے چلہ نشینی کے بکمال دقائق ادق کے ساتھ لائے اگر فعل مبارک خلوت نشینی کا ہمارے مقتدا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم سے پہاڑ کے غار مین ہو تو البتہ ہمکو وستاویز فعل مسنونیت کی کامل حاصل آوے **جواب** رسالہ قرۃ العیون شرح سرور المحزون مین لکھا ہی کہ غار حرا مین ہر سال حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم خلوت ایک مہینے تک کہ تیس روز ہوستے ہین عبادت حقتعالی مین مشغولی قبل نبوت کے رہتے تھے جبکہ عمر شریف آپکی چالیس برس سے گذر کر اکتالیسوین سال شروع ہوئے جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوکر وحی اقرا کی لائے تب سے کہ وحی نازل ہوئی عزلت نشینی موقوف فرمائے اور مقام ولایت معلی رو بالی اللہ سے گذر کر متوجہ جانب مقام اعلی نبوت کے ہادی خلق اللہ ہوئے اسی رسم و راہ طریقے سے پہلے پیران طریقت مثل حضرت غوث اعظم اور شیخ فریدالدین گنج شکر معظم اور حضرت ابو یعقوب یوسف ہمدانی قطب معظم رضی اللہ عنہم نے پہلے چلہ کشی کوہ صحرا مین کی اور مقام چلے مین کمالات مقام ولایت کی حاصل کرکے بعد از ان تمامت زندگی ہادی و مہدی خلق اللہ ہوئے یہ نکتہ غریبہ اسمین مضمر تھا واضح ہوا **سوال** پہلے آپنے توصیف خلوت کی ساتھ چالیس ہمات دن کے

بیان کی ہی اب بیان فضل حضرت مقبول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ رسالہ نور محمدی مین ایسا لکھا ہی کہ اصل خلوت کی
عبادت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے کہ بیچ غار حرا کے خلوت نشینی فرمائی ہی ثابت ہوتی ہی
اور مشایخ طریقت بعض رضی اللہ عنہم نے خلوت کو یکماہ یا چالیس روز مقرر کئے ہین چنانچہ ابن عباس رضی
افتخار العالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کئے ہین اَنَّہٗ مَنْ قَالَ اَخْلَصَ اللہَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا
ظَھَرَتْ یَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ مِنْ قَلْبِہٖ عَلیٰ لِسَانِہٖ و بعضے اندازۂ خلوت کو ایک مہینا کیا ہی اور یہ اندازہ
ایک ماہ کا روایت جابر رضی اللہ عنہ سے سند رکہے ہین عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا وَجَابِرٍ رَضِیَ
اللہُ عَنْہُ جَاوَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحَرَا شَھْرًا یعنے خلوت نشین ہوے صلی اللہ علیہ
وسلم بیچ غار حرا کے ایک مہینا اور دوسرا جواب یہ کہ ایعزیز پر تمیز اگر بغور تمیز حضر سے تمیز کو اتیاز
فرماوین تحقیق اسکی نہایت دل کو مذاق بخشیگی کہ فی الحقیقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تیس ہی راتونکا
حکم ہوا تہا کہ آیۃ وَوَاعَدْنَا مُوْسیٰ ثَلٰثِیْنَ لَیْلَۃً کامل شاہد اسکی ہی اور دس روز کہ زیادہ ہوئے
بسبب عتاب کہ بغیر اجازت کے مسواک کی ورنہ فی الحقیقت مدت خلوت اور روزہ رکہنا اوسمین تیس
ہی رات ودن تہا اور اس تیس روز کی مدت مین ایک نہایت دقیقہ نازکتر اور رمز باریکتر ہی
کہ بجز عقل صائب وذہن اسلم کے کہ موشکاف ہو آنا دشوار اور وہ رمز عجیبہ یہ ہی کہ جو ہمارے
حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک مہینا خلوت غار حرا مین کہ تیس روز خلوت نشین تہے اور
خلوت مین عبادت کرتے تہے وہی تیس روزے خلوت کے ہر سال مین ہمپر فرض اور ہمارے نبی
علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہوئے اور ببرکت دہے اخیرہ کے ایک نعمت افضل واعلیٰ واکرم اوسمین
کہ لیلۃ القدر ہت اور صفت اوسکی خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ ہی عنایت ہوئی امت مرحومہ کے ہوئے کہ غبطہ
اولین اوس سے ہوتا ہی یہ نہایت نکتہ باریک تہا ؛ لوح الملاطر پر جو ہی آیا عیان ؛ اہل دل دیکھہ
اسکو بس بشاش ہو ؛ بارک اللہ سے ہو وہ رطب اللسان سوال یہان یہ آتا ہی کہ بسبب برکت
تیس روز عزلت نشینی کے شروع آل آخر کار بماہ رمضان المبارک ساتہہ تیس روزون کے قرار پایا
اور قرآن شریف کا اوسمین زیادہ پڑہنا کیا باعث ہی جواب باصواب ایک تو یہ ہی کہ اوسی

تیس روز کے عزلت کی برکت سے قرآن شریف کا نزول غار حرا مین ہوا البتہ بسبب باہم ہونے قیمی روزون اور قرآن شریف ہر دو کے ایک محل مین نہایت احسن ہوا اور دوسری وجہ یہ کہ نزول قرآن شریف کا مہینے رمضان مین ہوا کہ شاہد اسکی آیتہ شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ أُنزِلَ فِيهِ الۡقُرۡاٰنُ ہی اور اور بسبب ہر دو کے ملحق ہونیکے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس مہینے رمضان مین دور قرآن شریف کا حضرت جبرئیل علیہ السلام سے کیا کرتے تھے اور نماز تراویح مین قرآن شریف کا ورد فرمایا اور خوبی اس تیس روز کے عدد کی یہ ہی کہ اسمین ایک نزول قرآن شریف برحمت وشفا مومنین کہ وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ہی اور دوسرے اس رمضان کے طاق راتون مین شب قدر اور اوس شب قدر مین نزول حضرت جبرئیل اور ملائکہ علیہم السلام کا کہ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ ہی المقصود کہ اس عدد تیس روز کی فضیلت نہایت بے بدل اور بے نظیر ہی کہ سوا اخیر ایک تو اسمین نزول قرآن شریف رحمت اور شفا اور دوم نماز تراویح اور سوم روزے کہ کمال بشارہ اوسنے نجات کا ملہ کا الصَّوۡمُ جُنَّةٌ لِّلنَّارِ کہ روزہ ڈہال ہی دوزخ سے اور خدا یتعالی الجزا اوس روزے کی خود ہو وے کہ انا اجزی اشارہ اوس سے ہی اور مغفرت اوسمین گناہ عاصیون کی اور کھلنا اوسمین دروازے جنت کے اور بند ہونا دروازے دوزخ کے اور قید ہونا شیاطین کا اوسمین اور فتح ہونا لڑائی بدر کی کہ بنیاد اسلام کی اوسمین بھی اور دس رات دن کا اعتکاف بطرز عزلت مسجد شہر مین نہ پہاڑ ہو جنگل مین **سوال** آخر دس روز وشب اعتکاف رمضان مین فرض ہی یا سنت **جواب** فرض کفایہ کہ اگر کوئی محلے مین سے ایک ہی معتکف ہو سبکی گردنین خلاص ہو جاتے ہین **سوال** یہان ایک سوال یہ آتا ہی کہ اعداد چالیس اوپر عدد دون تیس کے از روے شمار کے زیادہ تر ہین ان تیس عدد کی فضیلت چالیس عدد پر کس کمالات سے غالب ہی **جواب** پہلے عبارت مین بخوبی فضیلت تیس عدد کی بیان ہوچکی اور بہی دو چار بیان ہوتے ہین جاننا چاہئے کہ ایک فضیلت عدد تیس کی اکمل یہ ہی کہ ہر مہینے کے دن از روے شمار کے تیس ہی روز ہوتے ہین اور تمامی دار ومدار کاموں دنیا کا اونہین تیس روز مین قرار پایا ہی اور دوسری دلیل اکمل فضیلت

اس تیس عدد کی یہ ہے کہ عدد تیس سال تک خلافت اربعہ اصحاب کبار رضی اللہ عنہم سے بمضمون حدیث صحیح
قرار پایا کہ اس عدد تیس مین آوازۂ نقارہ دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا بکمال زور و
شور پرہیبت اسلام کے تمامی روے زمین پر پہنچا کہ شنوائی گوش ہوش منکرین کی اوسکے آواز پر
ہیبت رعد مثال سے گم ہوئی اور شمشیر برق مثال نور تجلی پر جلال محمدی علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات سے
اسی تیس عدد کے سال کے مدت مین گردنین بڑے بڑے متمردین کے ماری گئین کہ تسمہ بھی باقی نرہا
اور نور آفتاب ہدایت مآب پر جلال باکمال آپکے نے تمامی عالم کو کامل ومنور فرمایا کہ وَالشَّمْسِ وَالضُّحٰی
ادہی سے اشارہ ہے زیادہ اس سے اس عدد تیس کی کیا فضیلت ہو **سوال** جب مدت ثلثین کی
اوپر مدت اربعین کے فضیلت پائی گئی تو صوفیۂ کرام رضی اللہ عنہم نے تقرر عزلت نشینی چالیس روز
کی کیون فرمایا **جواب** موسیٰ علیہ السلام کو بہی بکلمۂ ثلثین لیلۃ اول تیس رات حکم عزلت کا
ہوا تہا اون کو بسبب مسواک کرنے کے دس روز بڑہے ورنہ فی الحقیقت مدت عدد تیس روز کی
در اصل قرار پائی تہی اور ہمارے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم بامر باطنی الہام ووحی برابر رہے
وہ دس روز مثل سنت انبیا علیہم السلام کے مثل روزے عاشورے کے بہی عمل مین لاتے ہین کہ ثواب
وبرکات تیس عدد اور چالیس عدد ہر دو کی کامل نصیب ہون **سوال** یہ امر چلہ صوفیۂ کرام اول راہ
سلوک مین کس سبب اور فائدے کے لئے کرواتے ہین **جواب** واسطے صفائی قلب وقالب
اور نزول ہونے تجلی صفات اور ذات کے کہ بغیر صفائی خطرات لوث ماسواکے نزول تجلیات
آلہیہ کے محال بقول بزرگے ۔ اول بروب خانہ دگر مہمان طلب ٭ کہ اس مضمون کو حضرت روزبہان
بقلی رحمہ اللہ نے تفسیر عرائس مین چلہ خلوت کو واسطے صفائی طبیعت بشریت کے اور واسطے اوٹہانے
تجلی انوار مشاہدے اور خطاب موسیٰ علیہ السلام کے کہی ہے اور چلہ خلوت کو سنت واسطے اولیا امت کے
جو طلاب معرفت ومشاہدے اربعین سے ہین لکہا فرمائے اصل عبارت اخیر فقرہ کی یہہ ہے فَصَارَ
سُنَّۃً لِلْاَوْلِیَاءِ مِنْ طُلَّابِ الْمَعْرِفَۃِ وَالْمُشَاهَدَۃِ ثَلَاثَ الْاَرْبَعِیْنَ خلاصہ اسکا یہ ہے
کہ یہ چلہ سنت انبیا علیہم السلام ہوا اور واسطے امت مرحومہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جوکہ اونکی امت مین

طلاب اہل معرفت اور اہل مشاہدہ ہین اور مراد اہل معرفت اور اہل مشاہدہ گروہ صوفیۂ کرام سے ہین اونہون نے
چلے کو بہ کلمۂ اربعین لیلۃً کے برسم وراہ موسیٰ علیہ السلام کے سن قبیل سنت ثابت فرمایا انکے استدلال و
استنباط سے بعمل روزہ وعزلت چالیس روز بدفع مادۂ حرص وہوا بآتش جوع خطرۂ بدعت کا کہنا مرتفع ہوا
اور ایسا ہی شاہ محی الدین عربی رحمہ اللہ نے بھی مدت اربعین کو واسطے رفع غشاوات طبیعت کہ حجاب این
قلب کو معدن نور سے لکھا گیا کہ عمل اربعین یعنے چلے کے کرنے سے غشاوات طبیعت کے جو قلب پر
وارد ہین اور مانع ہین نور حق کو ورود قلب سے واسطے دور ہونے اون غشاوات وحجابات قلبی کے
نافع واسطے سالکین طریقت کے لکھا فرمایا اور وہ عبارت یہ ہی واذ واعدنا موسیٰ اربعین لیلۃ
یخلص لنا فیہا لترفع بہا غشاوات الطبیعۃ التی حجبت قلبہ من معدن النور فی الاربعین
التی تکونہ جنیا واحتجابہ عن نشأۃ الفطرۃ کما ورد فی الحدیث خمر طینۃ آدم بیدہ اربعین
صباحًا انتہیٰ **سوال** مقصد موسیٰ علیہ السلام کا چلے سے کیا تھا اور ہمارے حبیب خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا عزلت غار حرا سے کیا تھا **جواب** العلم عند اللہ کہ انزال تورات اور فرقان سے ہوا از روے
الہام غیبی رو بالی اللہ مین کہ حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل نبوت خلوت غار حرا مین اختیار
فرمائے رو بخلق ہادی ہوئے جمیع الناس کے اور مدت وحالت خلوت مین نفرت خلق سے اور
حالت جلوت مین انسیت ساتہہ مخلوق کے بامر داعیا الی اللہ باذنہ ہوئے لیکن کیفیت جلوت کی
جامع ہر دو مرتبون خلوت اور جلوت کو ہی کہ شاہد اس دعوے کا قولہ تعالیٰ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ
وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ہی کہ کلمہ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ رو بخلق وہدایت بکیفیت نبوت وجلوت
ہی اور وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ رو بالی اللہ بذاق ولایت اور خلوت وعزلت ہی چنانچہ مصداق اسکی
تفسیر عزیزیہ سے بیچ معنی آیت فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ کے کامل پائی جاتی ہی
اور وہ یہہ ہین پہر جبکہ تو فارغ ہووے ہر مرتبے اور ہر منصب کے حق کے ادا کرنے سے وہ
مرتبے اور منصب جو تجکو دئے ہین ہینے جیسی نبوت اور رسالت اور ہدایت اور معرفت اور خلافت
کبریٰ اور قضا اور افتا اور احتساب اور تعبد اور ولایت اور سواے انکے جو ہین پہر بیچ کہینچ

اور محنت کر اللہ تعالیٰ کی یاد مین وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ اور اپنے پروردگار کے طرف رغبت کر
اور دل لگا پروردگار اپنے سے جسنے تجھکو کس کس طرح سے پرورش کیا اور کس درجہ کو پہنچایا
کہ کسیکو بنی آدم سے میسر نہین ہوا اور سواے اوسکے کسیکو اپنے نظر مین جگہہ مت دے
الغرض العزیز پر تمیز فارغ ہونا امر ہدایت اور قضا اور افتا اور تعبد اور احتساب اوامر
شرعی جلوتی نبوتی واضح ہوئے اور طرف رب کے رغبت سے دل لگانا اوسکی ذکر و فکر باطنی
اور نظر مین دوسرےکو سوا اوس محبوب جلشانہ وعظمتہ کے جا سے نہ دینا یہ مقام خلوتی ولایتی ثبوت
کو پہنچا اور شاہ محی الدین عربی رحمہ اللہ پہلے فارغ ہونا مرتبۂ جلوت سے فَإِذَا فَرَغْتَ عَنْ
السَّيْرِ بِاللّٰهِ وَفِي اللّٰهِ وَعَنِ اللّٰهِ فَانْصَبْ فِي طَرِيقِ الاِسْتِقَامَةِ وَالسَّيْرِ إِلَى اللّٰهِ
وَاجْتَهِدْ فِي دَعْوَةِ الْخَلْقِ یعنے ٹھیر تو مقام استقامت اور سیر الی اللہ اور کوشش کر
بیچ دعوت خلق کے مراد اس سے اخیر دعوت خلق ہی کہ مقام جلوت ہی کہ اول بوقت شب مقام
خلوت و بروز مقام جلوت فارغب الیه خاصة فی الدعوة الیه ای لا ترغب الا الی ذاته
دون ثواب او غرض اخر لتکون دعوتك وهدایتك به الیه و الا لما کنت قائما
به مستقیما الیه به بل زایغا عنه قائما بالنفس و الله تعالی اعلم انتہی اور تفسیر عرائس
مین فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ فاذا فرغت مما دون الله فابذل نفسك لله ثم
ارغب مما لله الیه فانه درجة لا تلیق بغیرك انتہی **سوال** یہ بیان خلوت نشینی کا تمنے نہایت
ساتھہ بسط و تفصیل کے لکہنا کیا اگر کسی کتاب مین بلفظ باب عزلت او شعاب بمعنی دردن اور غارون پہاڑ کے
از سند حدیث شریف آیا ہو تو البتہ اصل عزلت کی کامل سند ہو **جواب** بیچ رسالے فتح المنان فی تائید
مذہب نعمان کے حضرت شیخ عبد الحق دہلوی قدس سرہ نے واسطے سند عزلت کے باب عزلت مین
لائے ہین اور وہ حدیث شریف مروی ہیان رضی اللہ عنہم کے یہ ہی حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا
شعیب قال الزهری قال اخبرنی عطاء بن یزید ان ابا سعید حدثه قیل یا رسول الله
وقال محمد بن یوسف حدثنا الاوزاعی قال حدثنا الزهری عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی

سَعِیدِ خُدرِیؓ جَاءَ اَعرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ رَجُلٌ جَاهِدٌ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ وَرَجُلٌ فِیْ شَعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ یَعْبُدُوْنَ رَبَّہٗ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّہٖ یعنے ایک اعرابی نے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ بہتر آدمیون سے کون ہی آپنے فرمایا وہ آدمی بہتر ہی کہ جہاد کرے اپنے نفس اور مال سے حقتعالی کے راہ مین اور وہ آدمی بہتر ہی آدمیون سے کہ بیچ غار پہاڑ کے غارون سے عبادت کرے رب اپنے کی آیعزیز پر تمیز اس سے پہاڑ کے غار مین جاکر عبادت کرنا ثابت ہوا اور وہ غار پہاڑ کا خلوت واسطے عابد زاہد کے ٹہیرا اور وہ عابد زاہد شعب خیر الناس ہوا اس حدیث شریف سے فضل و خیریت عابد زاہد خلوتی غار کی نکلی اس سے زیادہ کیا عرض کرے - اور دوسری دلیل یہہ ہی حدیث سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذَّاکِرَاتِ سے بہی گوشہ تنہائی و عزلت ثابت ہوتی ہی کہ ذکر کثیر بغیر عزلت کے نہین ہو سکتا ہی

سوال اصل توجہ کی کہان سے ہی **جواب** حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ نے بیچ پارہ عم کے سورہ اقرء مین لپٹانے سینے سے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو لپٹایا تھا چار قسم سے بیان فرمائے ایک قسم توجہ انعکاسی کہ کوئی شخص عطر لگا کے مجلس مین آوے اور اوسکی خوشبو سے مجلس معطر ہو جاوے اور دوسرے قسم کی توجہ القائی کہ کوئی شخص سکورہ اور فتیلہ اور تیل تیار کرکے لاوے اور دوسرا اوسمین شعلۂ ناری ڈالے اور وہ چراغ روشن ہووے اور تیسرے قسم کی توجہ تاثیر اصلا کہ پانی خزانے مین کوتے اور دریا سے لاکر جمع کرین بعد ازان راہ خزانے سے حوض تک خس و خاشاک یعنے کوڑے کرکٹ سے پاک و صاف کرین پہر ساتہہ روز کے بیچ اوسکا پانی چہوڑنا کرین کہ فوارہ زور و شور سے روان ہووے اور بیچ اسکے اصلاح نفس اور لطیفون کے ہووے اور چوتہی قسم کی توجہ اتحادی ہی کہ شیخ روح باکمال اپنے کو ساتہہ روح طالب کے ملانا کرے کہ کمال روح شیخ کی روح طالب مین اثر کرے اور وہ توجہ صورت و سیرت مین شکل اپنے کرے یہ توجہ نہایت اقوی ہی اور یہ توجہ حضرت باقی باللہ قدس سرہ سے ظہور مین آئے کہ نان بائی کو شکل اپنے بنایا انتہی **سوال** اصل اور سند

توجہ کی کہان سے ہی **جواب** اصل توجہ کتاب سے تو سورۂ اقرا سے مولانا مرحوم نے ساتہہ لپٹانے سینے کے جبرئیل علیہ السلام سے استنباط کی اور مثال اوس توجہ کی کہ ایک شخص عطر لگا کر مجلس مین آوے اور اہل مجلس کو خوشبو اوسکی معطر کرے یہ توجہ انعکاسی لازمی ہی کہ باب انفعال لازمی سے اسکا مادہ ہی اور یہ توجہ انعکاسی حکم اور خاصیت مانند آفتاب اور شمع کے رکہتی ہے کہ آفتاب و شمع اپنی نور و شعاع مین مستغرق اور خود بخود ذرات اوسکے حضوری مین منور اور چمکتے ہین جبکہ آفتاب غروب ہوتا ہی چمک ذرات مین کدورت پیدا ہوتی ہی علیٰ ہذا القیاس جبکہ کوئی اہل دل نورانی کسی مجلس مین تشریف فرما ہوتے ہین نور انور قلبی اونکے سے خود بخود قلوب اہل مجلس پر پرتو نورانی پڑتا ہی فی الفور قلب اہل مجلس کے منور ہو جاتے ہین بعد جدا ہونے اونکے سے صورت اصلی پر آجاتی ہین یا جیسے اثر رہتا ہی کیا اچہا کسی اہل دل نے بمضمون اس کیفیت کے \ **شعار** صحبت با عاملان صحبت عطاردان ۞ گر نہ ہد عطر خود لیکہ رسد بوی آن ۞ صحبت باجاہلان صحبت آہنگران ۞ گر نزند آتشے لیکہ رسد انگران ۞ اور سند اسکی حدیث حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے کہ صحیح مسلم مین ہی بمضمون عبارت نَکُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُذَکِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّۃِ کَاَنَّا رَاْءَ عَیْنٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادِ نَسِیْنَا کَثِیْرًا حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب ہوتے ہین ہم حاضر بیچ خدمت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ بیان فرماتے ہین حال دوزخ اور مقامات جنت سے وہ دیکہتے ہین ہر دو آنکہون سے ہمکو پس جب جدا ہوتے ہین ہم خدمت عالیہ سے اور رجوع کرتے ہین کسب معاش کے چیزونین اور ملتے ہین ہم جورو بچون مین بہول جاتے ہین ہم بہت باتین اونمین سے کہ نہین دیکہتے ہین ہمکو اکثر اونمین سے یہ توجہ انعکاسی ہوئی اور توجہ القائی متعدی ہی باب افعال سے اور مضمون اوسکا مثل سکوری مٹی اور تیل اور بتی کے ہر تینون چیز تیار کرکے لایا کہ ریاضت شاقہ عبادت ذکر و شغل سے مصفیٰ ہو کر آیا بر وقت حال کے صاحب کمال نے اوسمین بجائے شعلۂ ناری کے لمعۂ نوری اوسکے قلب مین ڈال دیا وہ منور ہو گیا ع پیر کامل بود

طالب منتہی ہو یعنے پیر منور تھا ساتھہ نور انوار باطنی سے کے مرید مصفا ہوکر آیا تھا فی الفور ایک جھلک نوری
اوسکے سے منور ہوگیا اور وہ توجہ القائی کہ بمعنی ایک شے کو دوسری چیز مین ڈالنا چند اقسام سے
ہی اوسمین سے ایک تو یہ کہ مرشد لفظ اللہ کا زبان سے کہکر پہونک مسترشد کے قلب کی جانب
مارتا ہی فی الفور ببرکت انوار اسم مبارک اور دم نوری متبرک سے کے قلب مرید کا فی الفور جاری بنام
اللہ اور منور ہوجاتا ہی اور سند اسکی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پائی جاتی ہی قَالَ
اَبُوْ هُرَيْرَةَ حَضَرْتُ مَجْلِسًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْسُطُ
مِنْكُمْ رِدَاءَهُ حَتّٰى اُفِيْضَ مَقَالَتِيْ فَيَضُمَّنَا اِلَيْهِ فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ فَاَفَاضَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ فَضَمَمْتُ اِلٰى صَدْرِيْ فَمَا نَسِيْتُ
بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْئًا انتہی ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ مین حاضر تہا مجلس مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا آپنے جو کوئی اپنی چادر تم سے بچہاوے ین اوسمین اپنا قول
ڈالون پہر وہ اوس چادر کو اپنے سینے سے ملاوے پس بچھائی مینے چادر کہ میرے نزدیک تھی
پس ڈالے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے قول اپنا پس ملائی مینے اوس چادر کو طرف سینے اپنے کے
پہر نہ بہولا مین بعد اسکے کوئی شے انتہی کہتے ہین کہ پانچہزار احادیث اونکو یاد ہوئی تہین یہ توجہ
القائی بقول محل منہ سے کلمۂ اللہ جلشانہ بموجب القا اقوال مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم سے کے
مستنبط ہوتی ہی اور دوسری طرح توجہ القا کی سینے سے سینے کو ملاکر بدو قول اور ہمت
سینوی سے کے نعمت باطنی ولایت کی کہ نور ہی مرشد اپنے سینے سے سینے مسترشد کو ملاکر القا اور بہرنا کر
اوسکی سند حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پائی جاتی ہی کہ فرماتے ہین مجھکو لپٹایا رسول صلی اللہ علیہ
وسلم نے طرف سینے اپنے سے کے اور کہا اے بار خدایا دے اس عبداللہ ابن عباس کو علم حکمت اور وہ
حدیث شریف یہ ہی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ضَمَّنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى
صَدْرِهٖ وَقَالَ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ اور یہ توجہ القائی سینوی جذبیہ ہی کہ ابن عباس رض کو سینے مبارک
سے ملاکر فرمائے اور جبرئیل علیہ السلام نے حضرت حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو غار حرا مین بلفظ اقرأ فرمائے

اور تیسری قسم توجہ القائی جذبیہ کی یہ ہی کہ حضرت سرور پہلوانان دین سلطان المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نے توجہ اوپر وجود شوکت نمود علی المرتضیٰ سرکردہ جوانان والا نمود رضی اللہ عنہ کے بہ نسبت جلالی جذبی بوقت جنگ خیبر کے فرمائے حضرت علی اسد اللہ الغالب نے بنعرہ اللہ اکبر حیدری کے باب خیبر کو اوکھاڑا اور سند اور شاہد نظر جذبیہ جلالی آپکے کی حدیث شریف صاحب عرائس لائے ہین وہ یہ ہی کہ وَ اللّٰہِ مَا قَلَعْتُ بَابَ خَیْبَرٍ بِقُوَّتٍ جَسَدَانِیَّۃٍ وَلٰکِنْ قَلَعْتُہٗ بِقُوَّتٍ مَلَکُوْتِیَّۃٍ یعنے قسم ہی اللہ تعالیٰ کی کہ نہ اوکھاڑا مینے دروازے خیبر کو ساتہہ قوت جسمانی ظاہری کے بلکہ اوکھاڑا مینے اوس دروازیکو ساتہہ قوت باطنی نورانی کے اس حدیث شریف سے ایک بات تو نادر یہ معلوم ہوئی کہ ظاہر مین باب خیبر کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوکھاڑا اور باطن مین بتوجہ نظری باطنی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازۂ خیبر اوکھاڑا گیا کہ شاہد اسکی حدیث ماقلعت باب خیبر الخ ہی الغرض کہ توجہ باطنی نظری ساتہہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے معلوم ہوئی اور نسبت باطنی سے برسم مقام فنا فی الشیخ کے بطور نسبت فنا فی اللہ ومارمیت اذرمیت العلم عند اللہ اور فقیر نے ایک رسالہ حبیب الدمین بیچ ہندوستان کے پچیس برس کا عرصہ ہوا ہوگا یہ مضمون دیکہا تہا کہ بعد فتح ہونے قلعۂ خیبر کے حضرت سلطان دین علیہ الصلوۃ والسلام نے بعد فتح قلعۂ خیبر کے حضرت اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو فرمایا کہ دروازے خیبر کو اوٹہاؤ اونہون نے زور کیا نہ اوٹھا بعد ازان سات اصحابون نے ملکر زور کیا تب ہی نہ اوٹھا بعد اوسکے ساتہہ آدمیون نے زور کیا تب ہی نہ اوٹھا آخر کار حضرت پہلوان دوجہان زور بخش ارواح انس وجان صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت شجاع نامدار حیدر کرار رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ اب تم فقط اکیلے بسم اللہ کہکر ایک ہاتہہ کواڑ کو لگاؤ اور مین تمہارے کمر پر انگشت شریف رکہتا ہون کواڑ بفضلہ تعالیٰ اوٹھیگا جو کہ حضرت حیدر کرار نے کواڑ کو ہات لگایا اور آپنے انگشت مبارک اون کے پشت مبارک پر رکہے کواڑ اوٹھ گیا اور تصدیق حدیث شریف ماقلعت باب خیبر الخ کے اس نقل سے بخوبی سند کو پہنچی ہی اور توجہ جذبی نظری اصل پائی جاتی ہے

مگر یہ مضمون اندنون کہ تواریخ حبیب الہ چھپی ہی اوسمین نہین ہی الغرض کہ اصل توجہ القائی نظری سے کہ اولیا اللہ نظر سے لوگونکو لوٹ پوٹ کرتے ہین اور جانورون کو گرادیتے ہین اور شئی کو جانب اپنے کہینچ لیتے ہین اس سے ثابت ہوتی ہی۔ اور دوسری بات نہایت عجیبہ و غریبہ کہ جس سے بعضے ناواقف لوگ انکار رکہتے ہین نسبت فنا فی الشیخ کے بیچ نسبت انفعالی کے اوکہاڑنے دروازے خیبر سے ثابت ہوئی کہ ظاہر دروازہ خیبر قلعے کا حضرت شیر خدا رضی اللہ عنہ نے اوکہاڑا اور از روئے باطنی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوکہاڑا کہ قسم کہا کر فرماتے ہین کہ سینے ساتہہ قوت روحانیہ کے اوکہاڑا یہان ہاتہہ صوفیہ علیہم الرحمۃ کا بہ نسبت قوت فنا فی الشیخ اور یہ فعل فنا فی اللہی کے کہ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى نہایت زور و شور جذبہ سے دراز ہوا زیادہ اس سے کیا عرض کرے اور سوا اسکے اور بہی طرح جذبہ نظر سے ملاکر توجہ القا کرتے ہین اور بعض پیالہ پلاکر اور بعض وہول و ہیبہ کرکے ایفا کرتے ہین یہ نسبت القائی اہل مجاذیب سے ہی اور بعض اوقات مجلس سماع اور حالت جذبی مین اہل سلوک سے بہی ظاہر ہوتی ہی کہ نظر سے گرادیتے ہین اور جوکہ توجہ تیسری تاثیر اصلی کہ جسمین حوض اور فوّارہ اور لطیفون کی اور نفس کی اصلاح فرمائی ہی کہ وہ توجہ مولانا نے بطریق و رسم نقشبندیہ مجددیہ فرمائی معلوم ہوتی ہی کہ مرشد خیال فیض کا دریا مبدء فیاض سے کرکے اپنے سینے تک اپنے مین کہینچ کر سینہ مسترشدین کہ مانند حوض کے ہی اور قلب مرید مانند فوّارے کے نہر نوری اپنی قلب سے زور سے چہوڑے کہ مانند فوّارے جوشان کے نور قلب مرید سے اوپر کو جوشان ہووے اور اصل اسکی آیتہ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ سے نکلتی ہی کہ شاہ محی الدین عربی رحمہ اللہ نے مُنْفِقُوْنَ سے معنی شیخ کامل فیضرسان اور مال سے مراد فیض باطنی اور تین انفاق ایک نفقہ تجلی افعالی قلب مین اور دوسرا نفقہ مقام مشاہدے روحی مین اور تیسرا نفقہ مقام شہود ذاتی سرّی مین اس سے اصل شیخی اور

اور فیض رسانی اور فیض رستانی کے تین مراتب و لطائف سے اصل سند کو اشارۃً بیان از روے سلوک کے فرماے اور اونہون نے اس آیت مین تین مقامات ہی بیان کئے اور دوسرے جاے مین سات ہی اور معنیٰ اسکے باطنی بعض نے یون بطور باطنی فرماے کہ وانہ اصل اسم اللہ کہ مظہر اوسکا مقام وحدت اور اوس اسم ذات مقدس سے سات بالیان سات اسمار صفاتی اور پھر اسمار صفاتی مین سوا انے تجلیات اسماکے مثل رزاق و معطی و مانع و خالق و محي و ممیت وغیرہا ہین۔ یا وانہ مراقبہ احدیت اور سات لطایف پیچے اوسکے ہین جو شیخ کہ انکی فیض رسانی مریدون کو کریگا اوس شیخ کو حقتعالیٰ فیض مضاعف فرماویگا اس سے مرتبہ افادہ اور استفادہ کا کامل ثابت ہوا اور وہ عبارت یہ ہے مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ذَكَرَ سُبْحَانَهٗ ثَلَاثَ اِنْفَاقَاتٍ وَ فَاصَلَ بَيْنَهُمَا فِي الْجَزَاءِ اَوَّلُهُمَا اِنْفَاقٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَهُوَ اِنْفَاقٌ فِيْ مَالِهِ الْمُلْكِ عَنْ تَجَلِّي الْاَفْعَالِ يُعْطِيْهِ صَاحِبُهٗ لِيُثِيْبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَثَابَ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفَيْنِ مَا اَعْطٰى ثُمَّ زَادَ فِي الْاَضْعَافِ اِلٰى مَا لَا يَتَنَاهٰى بِحَسَبِ الْمَشِيَّةِ لِاَنَّ يَدَهٗ تَعَالٰى اَبْسَطُ وَ اَطْوَلُ مِنْ يَدِهٖ بِمَا لَا يَتَنَاهٰى وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ بِاَعْطِيَنَا عَطَائِهٖ عَلِيْمٌ بِنِيَّاتِ الْمُعْطِيْنَ وَ اِعْتِقَادَاتِهِمْ اَنَّهٗ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لِيُثِيْبَهُمْ عَلٰى اَجْنَبِ ذٰلِكَ وَ ثَانِيًا الْاِنْفَاقُ عَنْ مَقَامِ مُشَاهَدَاتِ الصِّفَاتِ عَلٰى مَا سَيَأْتِيْ وَ هُوَ الْاِنْفَاقُ بِطَلَبِ رِضَاءِ اللّٰهِ كَمَا اَنَّ الْاَوَّلِيْ هُوَ الْاِنْفَاقُ لِطَلَبِ عَطَاءِ اللّٰهِ وَ ثَالِثُهَا الْاِنْفَاقُ بِاللّٰهِ وَ هُوَ عَنْ مَقَامِ شُهُوْدِ الذَّاتِ انتھیٰ **سوال** سند کیفیت عروج و نزول کی کیا ہے **جواب** اصل عروج کی آیۃ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى اور نزول کے فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى اور حضرت مولانا روم رحمہ اللہ آیۃ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ کے معنیٰ ایسے لکھے ہین کہ فرشتے اور جبرئیل علیہم السلام حالت عروج مین ایک دن مین پچاس ہزار برس کا راستہ طے کرتے ہین اور مرد عارف ایکدم مین تو اسمان

طے کرتا ہی اور سیر عارف کا ہر وقت تخت بادشاہ تک یعنی حضوری بادشاہ حقیقی تک ہوتا ہی اور عروج اون کے قول سے ثابت ہوتا ہی اور وہ اشعار یہ ہین **اشعار** مردِ عارف چون براق پرمی پرد ٭ در دمے از نہ فلک می بگذرد ٭ سیر زاہد ہر مہے یکروزہ راہ ٭ سیر عارف ہر زمان تا تخت شاہ ٭

سوال اصل کیفیت قبض و بسط کی کہان سے ہی **جواب** اَللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْسُطُ سے ہی اور شاہ محی الدین عربی رحمہ اللہ نے قبض و بسط کے تین قسمین لکہی ہین یَقْبِضُ الْاَرْوَاحَ الْمُوَحِّدِیْنَ بِقَبْضَةِ الْجَبَرُوْتِيَّةِ فِی الْاَنْوَارِ الْاَزَلِيَّةِ وَیَبْسُطُ اَسْرَارَ الْعَارِفِیْنَ مِنْ قَبْضَةِ الْکِبْرِیَاءِ وَیَنْشُرُهَا فِیْ مُشَاهَدَةِ سَنَاءِ الْاَبَدِیَّةِ وَیُقَالُ اَلْقَبْضُ سِرٌّ وَالْبَسْطُ کَشْفٌ وَیُقَالُ الْقَبْضُ لِلْمُرِیْدِیْنَ وَالْبَسْطُ لِلْمُرَادِیْنَ یعنے موحدین کو مقام قبض جبروتی صفاتی انوار ازلی مین اور عارفین کو مقام لاہوتی انوار ابدی مین یعنے مقام قبض جبروتی صفاتی اور مقام بسط لاہوتی ذاتی اور بعض نے کہا قبض مقام سر یعنے چہپنے احوال و اسرار کا اور بسط مقام کہلنے اسرار و انوار و احوال کا اور قبض مقام مریدین صفاتی اور بسط مقام مرادون یعنے مرشدون کاملین و مکملین کا ذاتی **سوال** اصل الہام کی کہان سے ہی **جواب** فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ہی اور رسالہ   مین معنی آیة فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا مین الہام خیر کو الہام رحمانی کہتے ہین اور القا شر کو شیطانی کہ حدیث مین وارد ہی کہتے ہین اور معنی الہام کے لغت مین تفہیم و تعلیم کے ہین کہ پروردگار نے کتا بین نازل کین اور راہِ حق اور گمرہی کی ہر دو اوسمین تعلیم و تفہیم فرمائی فقیر نے کہا ہی کہ یہ طرز علمائے ظواہر اور مشائخ وحدت شہودی رحمہم اللہ کی یہ ہی اور دوسری طرز وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی سے ہی اور تشریح الہام کی مقالہ ثانیہ فتوح الغیب تصنیف حضرت غوث الاعظم قدس سرہٗ مین فَاِنْ لَمْ یُجِبِ الْقَلْبُ النَّفْسَ اِلٰی مَطْلُوْبِهَا حَتّٰی یَاْتِیَهُ الْاِذْنُ فِیْ حَقِّ الْاَوْلِیَاءِ وَوَحْیٌ صَرِیْحٌ فِیْ حَقِّ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْاَنْبِیَاءِ وَیُعْمَلُ ذٰلِکَ عَطَاءً وَمَنْعًا خلاصہ معنی اسکے یہ ہین کہ جب متردد ہوتا ہی قلب سالک و عارف کا کسی امر مین تو آخر کار اوسکو الہام ہوتا ہی اور الہام معنی اذن کے دینے اور منع کرنے کے اور وہ الہام امر خفی ہی کہ بیچ باطن کے ہوتا ہی ساتھہ نور یقینی کے

کہ بیچ قلب صحیح ولی کے ہی یہ ترجمہ شیخ عبد الحق رحمہ اللہ کا ہی الغرض کہ الہام اولیا کو اور وحی انبیا کو
ہی اور اوسمین خبر اسرار غیبی اور عطا اور منع کا ہوتا ہی بعضے صاحبان اہل دل نے اس امر کو
بخوبی تجربہ کیا ہی اور کیفیت القا اور الہام مین یہ تمیز پایا ہی کہ القا اکثر قلب پر اور گاہے اور لطائف
پر بھی غیب سے بلا خیال و باخیال انوار ڈالے جاتے ہین قلب کے کان اوسکو سن لیتے ہین
اور معلوم کر لیتے ہین اور الہام ایک آواز ہوتا ہی باہر وجود سالک سے کہ اوسے کان ظاہری
جسمی اور باطنی قلبی ہر دو سنتے ہین اور بعد الہام کے نسبت کشف اپنا جلوہ دکھلاتی ہی کہ مثلاً
اول الہام یعنے آواز ہوتا ہی کہ فلانا شخص آتا ہی تہوڑی دیر بعد تجلی وارد ہوتی ہی وہ شخص تجلی مین
آتا ہوا نظر آتا ہی یا اشارہ طرف کسی مکان کے اول نام اوس مکان و شہر کا بعد ازان وہ
مکان و شہر نظر پڑتا ہی بہ ترتیب سمیع و بصیر کے کہ اول سمیع ہی اور بعد ازان کلمۂ بصیر ہی یہ
ترتیب الہام و کشف کی مجرّبات سے ہی اور یہ بھی بزرگون علیہم الرحمہ نے فرمایا ہی کہ سیدھے
طرف سے انوار و تجلی اور آواز ارواح اولیاء اللہ اور ملائکہ کا ہوتا ہی اور روبرو سے
آواز و انوار رحمانی اور جانب اولٹے اور پس پشت سے آواز و تجلی و انوار شیطانی ہوتے ہین اور
جو کہ شیطانی ہوتے ہین ضرب گولی لاحول سے معدوم اور نیست ہو جاتے ہین اور جو کہ رحمانی اور
ملکانی ہوتے ہین نور اونکا اور زیادہ بڑھتا ہی اور یہ فقیر کے تجربہ مین آیا ہی اور بیچ معاملہ الہام
کے بیچ باب تین سو تریپن ۳۵۳ کے فتوحات مکیہ مین حضرت شاہ محی الدین عربی رحمہ اللہ ساتھ حضرت
محمد غزالی رحمہ اللہ کے موافق کہ وحی مین نبی علیہم السلام فرشتے کو برویت بصری دیکھتے ہین و
غیر رسول کے برویت بصری نہین دیکھتا ہی اور وہ عبارت یہ ہی کہ جان تو کہ ہمکو جانب اللہ تعالیٰ
سے الہام ہی نہ وحی اس سبب سے کہ طریق وحی کا وقت وفات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ
وسلم سے منقطع ہوا ہی اور وحی قبل حضرت کے تھی وَ لَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِكَ اور کوئی خبر الٰہی بیچ اسباب کے نہین آئی کہ بعد حضرت کے وحی ہوگی اور عیسیٰ علیہ السلام
کو بھی مانند اس امت کے کشف و الہام ہوگا اور اس الہام مین کوئی شبہ جانب غیر سے نہین ہوتا ہی

بلکہ وہ اخبار آلٰہی ہی بواسطۂ فرشتے کے اور بلا واسطہ ہی ہوتا ہی اور فرق بیچ نبی اور غیر نبی کے یہ ہی کہ نبی
اور رسول بوقت وحی کے فرشتے کو مشاہدہ کرتے ہین اور برویت بصری دیکھتے ہین اور غیر رسول اوسکے
آثار معلوم کرتے ہین انتہیٰ اور بیچ باب تین سو چونسٹ ٣٦٤ کے برعکس اسکے لکھتے ہین کہ بیچ اصحاب ہمارے
سکے بعضے مانند ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اوس طرف کے گئے ہین کہ فرق درمیان
نبی اور ولی کے نزول فرشتے کا ہی کہ ولی کو فقط الہام ہوتا ہی اور اوپر نبی کے فرشتہ نازل
ہوتا ہی اور الہام بھی ہوتا ہی اسواسطے کہ وہ جامع نبوت اور ولایت کو ہی مگر یہ فرق نزدیک ہمارے
غلط ہی اور مردود ہی اوپر اسکے کہ قائل مذکور کو یہ ذوق حاصل نہوا ہوگا بلکہ فرق بیچ منزّل بہ کے ہی
نہ نزول ملک کے اسواسطے کہ جو باتین انبیا اور رسول پر نازل ہوتے ہین وہ اور ہین اور
اولیا پر جو نازل ہوتے ہین وہ دوسرے ہین پس فرشتہ گاہے اوپر تابع نبی کے بھی نازل
ہوتا ہی اور بعض احکام پیغمبر کہ ولی کو براہ علم کے نہ معلوم ہوئے تھے معلوم کرتے ہین اور بعض
احادیث نبوی کے صحت وسقم سے خبر دیتا ہی پس حدیث کہ بسبب ضعف سند کے نزدیک ایک
کے متروک ہوئی ہی بیچ اسکے صحیح ہوتی ہی ویا برعکس اور بھی خبر دیتا ہی کہ وہ ولی اہل سعادت
اور اہل نور سے ہی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہی لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا الآیۃ
اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ انتہیٰ اور شاہ مجدد رضی
اللہ عنہ نے بھی ایک مکتوب شریف مین بسیار تدا از تحقیق الہام کے فرمائی ہی الغرض کہ الہام
اولیاء اللہ سند شاہ محی الدین عربی رحمہم اللہ کے بہ تحقیق عجیبہ وغریبہ فرمائے اور الہام کو بلا شبہ
نہ جانب غیر بلکہ اخبار الٰہی سے بواسطہ فرشتہ اور بلا واسطے فرشتے کے لکھا گیا اور ایسا ہی
الہام کو اذواق ربی تحریر فرمایا **قطعہ** باب مین الہام کے تحقیق خوب ٭ یا دلائل اقویہ کامل ہوئے ٭
اہل دل کے چشم اسکو دیکھ کر ٭ ہو منور چشم احول مین دوئی ٭ **سوال** بیان الہام کا بخوبی تحقیق
تبیان کے بیان فرمایا اب اصل کشف کی بیان فرمائے **جواب** حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ
علیہ نے رسالۂ کیمیا سعادت مین آیۃ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور حدیث شریف زُوِیَتْ لِیَ الْاَرْضُ وَمَشَارِقُهَا وَمَغَارِبُهَا سے استنباط کشف کا فرمایا پہلی یہہ تمہید بیان کی کہ خلاصہ اوسکا لکہتا ہون کہ اگر کوئی شخص ایک گوشے مین آنکہین بند کرکے بیٹھے اور حواس خمسہ کو معطل کرے اور دل سے ہر وقت اللہ اللہ کا ذکر کرے کہ ہر دم صدا اللہ کی دل سے نکلے تو دریچہ دل اوسکا طرف عالم ملکوت کے کہلیگا جو لوگ کہ خواب مین یا بعد مرنے کے دیکہین گے یہ حالت زندگی بیداری مین دیکھے گا کہ نہ کانون نے سُنی اور نہ آنکہون نے دیکہین ارواح انبیا علیہم السلام سے ملاقات کرکے اون سے فائدے اوٹہائیگا اور ملائکون کی زیارت سے مشرف ہوگا اور اس دعوی کشفی پر استدلال آیت وَكَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الخ اور حدیث شریف کہ زُوِیَتْ لِیَ الْاَرْضُ وَمَشَارِقُهَا وَمَغَارِبُهَا کو لائے کہ ابراہیم علیہ السلام کو کشف اشیاء آسمانون اور زمین کا ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو کشف فرمایا حقتعالے نے کہ زمین دکھلائی اور اوس زمین کی انتہا اور ابتدا کہ مشرق سے مغرب تک ہی کشف فرمائی اور روئی ملکوت آسمانون اور زمین سے کہ ابراہیم علیہ السلام کو اور زمین کے دیکھنے سے اصل کشف ملک و ملکوت کا ثابت کیا اور دوسری دلیل کشف کی یہہ حدیث شریف حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مسلم مین ہی نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْيَ عَيْنٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ نَسِيْنَا كَثِيْرًا بیان اوسکا یون ہی کہ ایکروز حنظلہ کی ملاقات ہوئی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما سے اونہون نے کہا کہ حنظلہ منافق ہو گیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیون کہا جب بیچ حضوری رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے حاضر ہوتے ہین ہم اور حضرت بیان فرماتے ہین جنت اور دوزخ کا کہلی آنکہون سے دیکھتے ہین وہ ہر دو نون ہمکو جب کہ آپکی خدمت سے جدا ہوتے ہین ہم اور فکر معاش اور صحبت جورو بچون مین پڑتے ہین بھول جاتے ہین ہم بہت چیزین پہلے نہین دیکھتی ہین اکثر چیزین یہ بیان

اونکا سنکر حضرت صدیق اکبر نے بھی فرمایا کہ یہ حال تو میرا بھی ہی درآنحال ہر دو صاحب ملکر حاضر خدمت
حضور پر نور مین ہوئے اوسوقت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی مین منافق ہوگیا آپنے فرمایا کیون
حنظلہ نے عرض کی کہ جب آپکی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوتے ہین آپ جنت اور دوزخ کا بیان
فرماتے ہین وہ ہمکو کھلی آنکھون سے دکھتی ہین اور جب مکان مین جاتے ہین اکثر چیزین بھول جاتے ہین
یہ حال منافق کا کہ روبرو اور پیچھے اور اوسوقت درجواب اون کے فرمایا لَوْ تَدُوْمُوْنَ کَمَا تَکُوْنُوْنَ
عِنْدِیْ وَفِی الذِّکْرِ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلٰئِکَۃُ عَلٰی فُرُشِکُمْ وَطُرُقِکُمْ یعنے اگر تم ہمیشہ میری خدمت
مین رہو جیسے کہ تھوڑی دیر رہتے ہو اور ذکر بھی کثیر کرو کہ دلیل وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَعَلَّکُمْ
تُفْلِحُوْنَ ہی فرشتے کہ نوری اور نہایت اعلیٰ غیب کے چیزون مین ہین وہ تم سے اگر فرشون
پر تمہارے ملاقات کرین بلکہ راہون مین ملاقات کرین اس حدیث شریف سے کہ صحیح مسلم مین ہی ثمرہ
کشف بدو آلہ ایک دائمی صحبت مرشد کامل مکمل متبع سنت کی اور دوسری ذکر کرنے کثیر سے کشف
غیوبات عالم کا ثابت ہوا اور یہ حدیث مؤید کامل ہوئی قول امام محمد غزالی رحمۃ اللہ کو کہ کیمیا سعادت
مین بیان کیا اور یہ مضمون بالا مذکور حضرت قاضی ثناء اللہ مجددی مظہری رضی اللہ عنہم نے تفسیر
مظہری مین بیچ تفسیر آیۃ وَیُعَلِّمُکُمْ مَا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ مین بیان کیا اور حدیث حنظلہ رضی
اللہ عنہ کو واسطے علم لدنی کشفی کے سند لائے **سوال** سند کشف کی بھی بادلائل اقوی پہنچائی لیکن
ساتون لطائف کی اصل بیان فرمائے **جواب** ایک تو یہ ہی کہ آیۃ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَہُمْ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ سے مراد مقام احدیت قلبی فوق اور تحت اوسکے سات
مراتب لطائف بتاویل شاہ محی الدین عربی رحمہ اللہ مستنبط ہوتے ہین اور مضمون حدیث اِنَّ لِلّٰہِ
سَبْعِیْنَ اَلْفَ حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ وَظُلْمَۃٍ کے کہ ستر حجاب نور وظلمت کے درمیان بندے اور معبود
حقیقی کے ہین اور بزرگون علیہم الرحمۃ نے ایسا فرمایا کہ ساتھ لطیفے ہین اور ہر لطیفے مین دس ہزار
پردے ہین سات دہائیون ستر ہوئے جبکہ سالک ساتون لطائف کو طے فرماتا ہی ستر ہزار پردے
تمام ہوتے ہین العلم عند اللہ **سوال** مقامات کی سند کہان سے ہی **جواب** مقام محمود سے کہ آیۃ

سوال اصل لطائف کی کہ قلب و روح سر و خفی و اخفی عالم امر میں کسی کتاب سے پائی جاتی ہے **جواب** بدو لطیفہ سر و اخفی کے تفسیر عرائس سے ثبوت کو پہنچتی ہے کہ بظاہر معنی لغوی سر کے معنی چھپے ہوئے اور اخفی کے معنی بہت چھپے ہوئے کے ہیں اور حضرت روزبہان بقلی رحمہ اللہ نے تفسیر عرائس میں سر اور اخفی ہر دو کو دو مقام دو لطیفوں سے تاویل کئے ہیں بلکہ لطیفۂ اخفی تک خصوصیات ہر ایک مرتبے اور لطیفے کے بیان فرمائے کہ سورۂ طٰہٰ میں آیۃ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى یعنے وہ حق تعالیٰ جانتا ہے سر اور اخفی کی کیفیت کو من عرائس فالطبیعۃ لا تطلع علی سر النفس والنفس لا تطلع علی سر القلب والقلب لا یطلع علی بعض سر العقل والعقل لا یطلع علی بعض السر الروح والروح لا یطلع علی سر السر والسر السر لا یطلع علی سر سر السر لانہ مقام ما اخفی من السر ولا یطلع علی جمیعہا الا اللہ سبحانہ ومن الخلق والخلیقۃ الا اللہ الحاصل کہ شیخ قدس سرہ روزبہان بقلی رحمہ اللہ نے معنی تاویلی باطنی سر اور اخفی ہر دو سے ساتھ تفصیل و تحقیق سات لطائف کے تعبیر کی ہر دو تفصیل و تحقیق آٹھ لطائف کی فرمائے اور خاصیت ہر ایک کی اور صفت ہر ایک کی ہر ایک سے جدا ہی لکھنا فرمائے صحت کاملہ اصل لطائف کی بالفاظ سر و اخفی کے مرتبہ سند کو پہنچی سلوک صوفیہ علیہم الرحمۃ کا باصطلاح معنی باطنی اور صحیح ہوا زیادہ اس سے کیا عرض کرے قطعہ کاملہ

پہنچی سند امر سلوک ؛ سر و اخفی سے لطیفوں کے عزیز ؛ اور مقاموں کی سند محمود سے ؛ پہنچی کامل منکر اسکا بے تمیز ؛

سوال سوا اسکے اور کسی شیخ معتبر رضی اللہ عنہ نے بھی بلفظ ذکر کے بیان مراتب لطائف کا کیا ہو بیان فرمائے **جواب** وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ کی تفسیر میں حضرت شاہ محی اللہ عربی رحمہ اللہ نے چھ مراتب لطائف کے مع کیفیات و صفات اون کے کے بیان فرمائے اور وہ عبارت یہ ہے وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ إِلَى ذِكْرِهِ فِي الْمَرَاتِبِ فَإِنَّهُ تَعَالَى هَدَى أَوَّلًا إِلَى الذِّكْرِ بِاللِّسَانِ وَهُوَ ذِكْرُ النَّفْسِ ثُمَّ إِلَى الذِّكْرِ بِالْقَلْبِ وَهُوَ ذِكْرُ الْأَفْعَالِ لِلتَّصَدُّرِ نِعْمَاءِ اللهِ وَآلَاءِهِ مِنْهُ ثُمَّ ذِكْرُ السِّرِّ وَهُوَ مُعَايَنَةُ الْأَفْعَالِ وَمُكَاشَفَةُ عُلُومِ تَجَلِّيَاتِ الصِّفَاتِ ثُمَّ ذِكْرُ الرُّوحِ وَهُوَ مُشَاهَدَةُ أَنْوَارِ تَجَلِّيَاتِ الصِّفَاتِ

مَعَ مُلَاحَظَةِ نُوْرِ الذَّاتِ ثُمَّ ذِکْرُ الْخَفِيِّ وَهُوَ مُشَاهَدَةُ جَمَالِ الذَّاتِ مَعَ بَقَاءِ الْاِثْنَيْنِيَّةِ ثُمَّ ذِکْرُ الذَّاتِ وَهُوَ شُهُوْدُ الذَّاتِي بِارْتِفَاعِ الْبَقِيَّةِ انتہی خلاصہ معنی اسکے یہ ہین کہ حق تعالیٰ جل ذکرہ نے ارشاد فرمایا ہم امت مرحومہ کے مومنون کو کہ ذکر کرو تم جیسی ہدایت کی تمکو حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے کہ ذکر کرنا پانچ مراتب سلوکیہ کے ہی کہ اول ذکر زبانی وہ ذکر نفس ہی اور دوسرا ذکر قلبی وہ ذکر سات صفات افعالی کے اور تیسرا ذکر سِری کہ اوسمین معائنہ صفات افعال آلہی اور مکاشفۂ علوم تجلیات صفات ثبوتیہ ہر دو مشتمل ہین اور چوتہی ذکر روحی کہ وہ مشاہدہ انوار تجلیات صفات کا مع ملاحظہ

نور ذات کے اور پانچوان ذکر خفی کا کہ وہ مشاہدہ ہی جمال ذات کا مع بقاء اثنینیت کے اور چہٹا ذکر ذات کا اور وہ شہود ذاتی ہی ساتہہ دور ہوسنے باقی صفات کے یہ ذکر ذاتی لطیفہ اخفیٰ ہی الغرض کہ اس عبارت مین چہہ لطیفے بیان ہوسئے اور ذکر اوسمین ساتہہ صفاتون اون کے کے مع ذکر اسم کے معلوم ہوتا ہی کہ دوسری آیت وَاذْکُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ مین لفظ ذکر کے ساتہہ اسم ذات اللہ ہی **سوال** یہ آیت شریف ذکر اللہ ایام تین حج مین وارد ہوسئے کہ تکبیر اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پڑہتے ہین اور شیخ رحمۃ اللہ نے تین دنون سے تین مراتب سلوکی لطیفۂ روح و قلب و نفس بیان فرماسئے اور وہ عبارت عالیہ یہہ ہی وَاذْکُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ اَيْ مَرَاتِبِ الْمَعْدُوْدَةِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْحَجِّ وَهُوَ مَرْتَبَةُ الرُّوْحِ وَالْقَلْبِ وَالنَّفْسِ لِاَنَّ الْوَاصِلَ اِذَا رَجَعَ رَجَعَ اِلٰى هٰذِهِ الْمَرَاتِبِ الثَّلَاثِ اَنْ يَّکُوْنَ بِاللّٰهِ فَلِذٰلِكَ ذِکْرُهٗ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ اَيْ فَمَنْ تَعَجَّلَ اِلٰى الْخُطُوْطِهِ فِيْ مَرْتَبَةِ الرُّوْحِ وَالْقَلْبِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ اِلٰى الثَّالِثِ الَّذِيْ هُوَ مَرْتَبَةُ النَّفْسِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ المقصود کہ شیخ مرحوم نے تین لطیفے مراتب سلوکی تین دنون ایام تشریق سے بدلنا کئے اور اون لطائف پر ذکر اللہ کہنا تعلیم فرمایا اور بعد فراغ حج کے فرمایا کہ چاہو دو لطیفون پر باستقامت ذکر کرو یا آخری نفس پر تم کو اختیار ہی کہ مجرم نہوگے کہ تینون پر ہی مدام ذکر کرو لیکن ایک سوال یہ ہی کہ حج سے مراد لطیفۂ روح کے اوپر کونسا مقام سمجہا جاوی

اور معنی اصطلاحی تاویلی کہ تین دنون سے تین مراتب سلوک کی مناسبت دمی اسکے نسبت کیا ہی اور ذکر لفظ
اللہ سے ساتھہ ذکر تکبیر کے کیا مناسبت **جواب** ایسا جاننا چاہئے کہ ایک معنی لغوی کہ متعارف قوم
ہین کہ چرخ بفارسی زبان آسمان کو کہتے ہین اور دوسرے معنی تاویلی اصطلاحی کہ اثر فعل کا ہر دو مین
یا صفت کا پایا جاوے چنانچہ چرخہ کہ عورتین اوس سے سوت کاتتے ہین ہر دو مین مناسبت ساتھہ فعل گردش
کے ہی کہ چرخ ہی اولٹا پھرتا ہی اور گردش چرخے کی بھی اولٹی ہی کہ ساتھہ نام و فعل کے ہر دو مناسبت ہوئی
اور تین دنون سے ساتھہ تین مراتب سلوک کے ساتھہ تعداد تین عدد کے کہ دن ہی تین اور لطیفے بھی تین ہین
مناسبت ہوتی ہی اور ذکر اللہ سے نسبت کہ اون تین روزون مین ذکر بلفظ تکبیر کے ساتھہ کرتے ہین اور
ان مراتب تین پر بھی ذکر اسم اللہ پڑھتے ہین اور حج سے مراد بطریق سلوک قادریہ علیہ اسکے مرتبہ لطیفہ
خفی پر نسبت فردیت ہی کہ کمال یکتائی کا مقام ہی اور سلب ہونا کیفیات جمیع زیرین مراتب سے ہی اوس سے
مفیض اور موصل ہوکر آنا بمنزلہ حج ہی اور جینا اور مقام رہنے کو استقامت کا اشارہ فرمایا بسبب مصفا ہونے
نسبت فوقی سے کہ آئینہ ہوگیا مراتب ہین اگر کسی مرتبے مین رہے عکس مقام فوق کا غالب رہیگا یہ معنی فقیر کے
خیال مین آئے العلم عند اللہ اور یہاں اونہون نے اول مقام روح اور بعد ازان قلب اور پیچہے اوس کے
نفس یہ چال اوسلٹے پانون پھری کی معلوم ہوتی ہی **سوال** اصل معنی تاویلی اور اصطلاحی کی سند کتاب سے ہی
جواب آیۃ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ لِیْ سَاجِدِیْنَ سے سند تاویل کے
کہ گیارہ ستارون سے تاویل ارواح بھائیون کی اور چاند اور سورج سے ارواح والدین یوسف علیہم السلام
پائی گئی اور بلفظ وَ یُعَلِّمُکَ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ سے سند ہی اور حدیث شریف سے کہ ایکروز حضرت
حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ رات کو خواب مین پینے دودہ یعنی
شیر پیا باقی بچا وہ تمکو دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ شیر سے کیا تاویل ہی آپنے فرمایا فطرت
اسلام اور اصل اصطلاحی معنی کے آیۃ وَ اِذَا لَقُوْا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰی
شَیَاطِیْنِھِمْ سے مستنبط ہوتی ہی کہ لغت مین معنی شطن کے تمرد و سرکشی اور شیطان متمرد اور کافر بظاہر جسم
خاکی اور شیطان ناری حقتعالی نے غیر جنس ناری سے ساتھہ جنس خاکی آدم کے شیاطین نسبت بہ فعل نافرمانی

اور کیہ متمرّی کہ اَبیٰ وَاستَکبَرَ وَکَانَ مِنَ الکَافِرِینَ ہی فرمائے اور صحت و سند اصطلاحی و تاویلی معنی کے
نص قطعی سے بہ ثبوت کاملہ پہنچی قطعہ واسطے حق کے یہہ ہی تحقیق کی ؛ از کتاب سنت خیر البشر ؛ اور کتابوں معتبر سے
بہی سند ؛ باد قائق کے بعد صحت نظر ؛ واسطے اون کے جو ہین اہل سلوک ؛ اور شائق رہ سلوک کی نیک فر ؛ خون دل
کہا کر لکہا ہی اسکو مین ؛ قدر اسکی نزد صوفی را ہبر ؛ چاہیے اہل دلونکو یہہ کرم ؛ آفرین بولین دعا دین نیک تر ؛ یہ رسالے ہو دین
مقبول خدا ؛ خاتمہ ہو بوالحسن کا خیر پر ؛ حق تعالے مجھکو اور یارونکو بہی ؛ حسب مین رکہی حضرت خیر البشر ؛ باد صد صلوات بر خیر الانام ؛
ہم صحابہ آل و اطہر خوش سیر ؛

تمت

الحمد للہ منت و احسانہ کہ حضرت ابو الحسن شاہ صاحب دام اللہ فیضانہ و برکاتہ رسالہ مفید الذاکرین
معہ رسالہ اثبات سلوک در اردو و فارسی بطرز نثر و نظم تصنیف نمودہ است نہایت احسن و لاجواب و
و برای سالکان طریقت بسیار نفع رسان و فیضیاب حق تعالی در فیض برکت دہاد آمین۔

تاریخ

کیا خوش رقم ہوا یہ رسالہ مفید تر ؛ ہر فقرہ اسکا نادر و پُر از دقیقہ ہی
جب فکر کی عدد کی تو ہاتف دی ندا ؛ تاریخ اسکی بسکہ عجیبہ غریبہ ہی
۱۳۰۷ھ

اعلان

اس مطبع بشیر دکن واقع چوڑی بازار مین نہایت عمدگی سے
کتب و رسالے عربی و فارسی خوشخط چھپتے اور وعدہ
پر دئے جاتے ہین چنانچہ یہہ رسالہ مطبوعہ ہماری تحریر
کا شاہد ہی اسلئے ہمارے حضرات شائقین سے
امید کیجاتی ہی کہ ہمارے مطبع کی پوری
قدر دانی فرماکر مشکور کرینگے فقط

راقم
محمود شریف
مالک مطبع

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا عَلٰی صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيْمِ بِاَرْكَانِ الْاِسْلَامِ وَالْاِيْمَانِ

بِحَقِّ حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مُثَبِّتِ اَحْكَامِ الْاِحْسَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بعد حمد حضرت ذات جلشانہ مثبت امور حق الیقین ونعت رسول برحق مصدق احکام سابقین و حقین لا یہ صلی اللہ وسلم علیہ وعلی آلہ واصحابہ مروج کمالات دین متین کے واضح ہو کہ یہ فقیر حقیر ابو الحسن شاہ ضیاء الدین احمدی غفر اللہ لہ ولوالدیہ عرض خدمت مین گہر سنجان معانی عبارات ظہر و بطن کے یہ کرتا ہی کہ جو کہ اس فقیر ناچیز نے بعد تحریر کرنے رسالون سلوکیہ کے جو چند سے مواہیر اور عبارات پر رموزات بطور تقریضات کے بعض مشایخین معتبرین راسخین ادام اللہ فیوضاتہم و برکاتہم شہر حیدر آباد سے اوپر رسالون مسطورہ کے جو ثبت اور تحریر کروائے ہین سبب اوسکا واسطے تسلی معتقدون خوش عقیدت اور دفع ظن و وسوسون موسوسین ناواقفون طریقۂ طریقت راہ حقیقت کے زیب قرطاس صداقت اساس کے کرنیمین آیا اول بنا مقامات صداقت رسالہ سلوک مفید الذاکرین نافع المتفکرین کے یہ ہی کہ جبکہ ناچیز نے سلوک طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ رحمۃ اللہ علی اہالیہا کا کہ عبارت اوس سے سات لطائف اور مقام نفی اور اثبات اور پچیس مقامات ہین بیچ خدمت فیضدرجت شیخ زمان قطب دوران حضرت حاجی گل محمد رومی قدس اللہ سرہ العزیز کے سطے کیا عزیزان طریقت نے نہایت مصر ہو کر رسالہ مسطورہ کو تالیف کروایا جو کہ رسالہ مذکورہ اختتام کو پہنچا کمترین اوسکو بیچ ملاحظے اور سماعت شریف حضرت ایشان رضی اللہ عنہ کے لایا آپ نے اوسکو نظر پر کرامت سے ملاحظہ فرما کر اور سنکر نہایت خوش اور بشاش ہو کر زبان الہام ترجمان سے کلمۂ تحسین زبان زد کر کے الفاظ دعائیہ اَللّٰهُمَّ زِدْ فَزِدْ وَلَا تَنْقُصْ کے بصد مرحمت فرمائے اور ایک بزرگ بڑے ولی مسمی سید بادشاہ صاحب ساکن کنٹر ملک ولایت سے

کہ بڑے دوست اخلص آپکے تھے اون کو بھی سنوا یا وہ بھی نہایت خوش ہوے اور تصدیق و تحسین
رسالے کی فرمائے اور یہ مضمون سابق مین بھی مفصلاً شروع رسالے کے لکھنا کیا ہون مکرر واسطے
تفہیم دوستون کے تحریر مین آیا ایک اول درجۂ قبولیت اور صداقت رسالۂ مذکورہ کی یہ کامل
معلوم ہوئی ہی کہ حضرت مرشد قدس سرہ نے اوسکی صداقت اور تحسین کی اور دوسرے ایک بزرگ
والا نسب ولی کامل موصوف نے فرمائے اور دوسری قبولیت اور صداقت اسکی یہ ہی کہ جبکہ
یہ ناچیز شہر حیدرآباد فرخندہ بنیاد مین وارد ہوا اور بسیارے مردمان ساکنین شہر مذکورہ کو
فائدہ سلوک طریقہ علیہ نقشبندیہ سے پہنچا یا بسبب کیفیت پُرلذت اوسکے استدعا واسطے
اردو کرنے رسالۂ مسطورہ کے کی فقیر نے بسبب کمال اصرار اون کے اور نفع کامل
دارین اپنے کے خیال کرکے امر استخاریکو ادا کیا بفضلہ تعالیٰ و عنایت اوسی حالت استخار مین
ایک تجلی مجلّٰی نازل ہوئی اور اوسمین زوج اطہر و انور حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی
قدس اللہ سرہ العزیز کے روبرو اپنے رونق افزا دیکھی درانحال آپ نے کتاب
مبدء و معاد تصنیف خاص اپنی میرے ہاتھ مین کرامت فرمائی اور یہہ زبان الہام تبیان سے
ارشاد فرمایا کہ اسمین سے لکھ فی الفور اس ناچیز نے اوسکو ہاتھہ مین لیکر مطالعہ کرنا شروع
کیا بعد تہوڑے دیر کے دیکھتا ہون کہ بعض بعض جا سے عبارت چیدہ چیدہ کرکے دوسرے
ایک کاغذ پر لکھ رہا ہون تھوڑی دیر کے بعد افاقی نے منہہ دکھلایا اس واقعی بشارت
انگیز سے اشارۂ اجازت تالیف رسالہ اور رمز صحت و صداقت و قبولیت عبارت رسالۂ
مذکورہ کی بخوبی پائی گئی کہ صاحب طریقہ رضی اللہ عنہ نے خود کتاب اپنی واسطے تالیف
کے کرامت فرمائے اور تیسری وجہ صحت اور قبولیت رسالۂ مذکورہ کی یہ ہی کہ جس روز
کہ رسالۂ مذکورہ مرتبۂ اختتام کو پہنچا اوس شب کو بعد نماز عشا کے حالت مراقبے مین بالائے
عبارت شروع رسالۂ مفید الذاکرین اردو کے چندے سطرین بطرز عبارت براعۃ الاستہلال
لوازمۂ سلوکی کے عالم غیب سے معہ یکمُہر منور کے مشاہدے مین آئین اور ایک آواز غیب

فوق سے یہ آئی کہ یہ عبارت اور مہر حضرت سید امیر کلال رضی اللہ عنہ کے ہے اور یہ رسالہ مقبول ہوا جو کہ نظر اوسپر کامل جائی مہر حضرت سید امیر کلال مقتدای اہل کمال و وصال رضی اللہ عنہ کے بخوبی مشاہدے مین آئی کہ جو کونی مہر منور تھی اور حروف اوسکے واضح نمایان تھے ا مہر منورہ متبرکہ شروع جانب راست درمیان بسم اللہ شریف اور عبارت متبرکہ غیبیہ سے جلوہ گر تھی اور وہ عبارت عالیہ عطائیہ غیبیہ مُقفّٰہ و مسجّع براعتہ الاستہلالیہ یہ ہی یہ ہیچدان امیدوار فضل و کرامت بعینہ برای برکات مثل تحریر باطن کے لکھنا کرتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سید امیر کلال

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الْمُشْتَاقِيْنَ بِمُعَىٰ جَمَالِهٖ وَجَلَالِهٖ وَزَيَّنَ اَرْوَاحَ الْمُحِبِّيْنَ بِشَوْقِ مُشَاهَدَاتِ لِقَائِهٖ وَوِصَالِهٖ وَشَرَّفَ حَبِيْبَهٗ وَرَسُوْلَهٗ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِلْعَةِ دَرَجَاتِ قُرْبِهٖ وَمَقَامَاتِ كَمَالِهٖ الْمقصود کہ جبکہ عبارت عالیہ غیبیہ عطائیہ مقتدائی طریقہ خواجگان کہ حضرت سید امیر کلال ہین رضی اللہ عنہم کے بطرز براعتہ الاستہلال لوازمہ سلوکی کے معہ مُہر کے مرقوم و ثبت و کرامت ہوئے بدین لحاظ بعالم ظاہر کے بہی چندے عبارات بطور تقریضات معہ مہرون چندے مشایخ معتبرین راسخین زادہم اللہ جامع علم محکمات و حکمتہ کے ہین اوپر رسالون سلوکیہ اردو و فارسی و نثر و نظم اور اثبات سلوک اپنے نسکے ترقیم اور ثبت کروائین تاکہ تسلی کاملہ اہل طریقت اور دفع وسوسے ناواقفین حقیقت کے ہوئی اور اس ہیچدان کو اور جو کہ سالکین و ناظرین اسکے ہون ثواب اکمل دارین مین اور مقامات معلی قربات اپنے کے کونین مین کرامت فرماوے بحق و حرمت حبیبہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم القصہ کہ اول عبارت و مہر برسم تقریظ کے حضرت والا گہر شیخ و فرید عصر حضرت محمد عمر رحمتہ اللہ علیہ کے کہ اولاد امجاد حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے تھے مکۂ معظمہ مین مزین و مرقوم ہوئی اور بعد ازان حضرت مشیخت پناہ مسکین شاہ صاحب اور حضرت محمد عبد الحق اشہر و مولانا و لوالنایہ شمس العلماء

دالانسب ودیگر مشائخ اہل صدق وصفا اور چند سے رسالون کے بنظر تعمق و مرحمت فرمایکے تقریظات
فرمائین حقتعالیٰ اون کو اجر عظیم اور مراتب کریم معہ اس ناچیز ریزہ چین خوان الوان نعمتون اہل
نعیم سے عطا فرماوے اور اب شروع عبارات تقریظات مذکورات کی یہ ہی فقط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بعد حمد وصلوۃ کے عرض کرتا ہی کمینۂ درویشان احقر البشر محمد عمر نقشبندی کان اللہ لہ عوضًا عن کل شئ کہ معارف دستگاہ برادر طریقۂ ابو الحسن شاہ صاحب خلیفۂ اعزی ارشدی حاجی شاہ گل محمد رومی خلیفۂ سراج الاولیا حضرت شاہ ابو المکارم احمد سعید نقشبندی احمدی نسبًا وطریقتًا خلیفہ ثانی حضرت شاہ غلام علی صاحب قدس اللہ اسرارہم نے کتاب اپنی مفید الذاکرین جو سلوک طریقۂ انیقۂ مجددیہ مین لکھی ہی مکۂ معظمہ مین مجھکو سنائی بہت دل خوش ہوا ایسے بسط و تفصیل سے مقامات سلوک مجددیہ کسینے بیان نہین کی مضامین اوسکے نہایت چست اور معانی درست ہین اور مکشوفات جو اپنے ذکر کئے یہ دین بمعنی عطا اللہ کی ہی ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ بَارَكَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ فِيْمَا اَعْطَاهُ وَجَعَلَهٗ هَادِيًا مَهْدِيًّا اٰمِيْنَ

احمد سعید
ابن
محمد عمر
۱۲۸۸

تقریظ

قصیده در مدح حضرت پیر و مرشد محمد عمر قدس سرہ

بسم الله الرحمن الرحیم

چچا پیر میرے محمد عمر — ہین شیخ زمان اور قطب عصر
ہین احمد سعید اسعد سعد کے — سعید الخلف پر سعادت اثر
رہین مسند آرائے صدر ہدا — ہمیشہ بصد فضل و اعزاز و فر
اونہون نے سنا اس رسالے کو جب — بغور تعمق کی اوس پر نظر
عبارت بھی باہر سے خوش رقم — بجا ہی کہین اوسکو تقریظ اگر
نہایت مفید اور نافع بکمال — لیے سالکین ذاکرین نیکفر
عبارت درست اور مضامین چست — معارف ہین فنافی چو لعل و گہر
عبارت کا مقصد ہوا اب تمام — خدا اون کی تحریر کو دے اثر

مقام حبیبی مین شمس الضحی — مکان خلیلی مین مثل قمر
منور بنور سعادت ہین وہ — شفیقون کو سعد اونکی کرتی نظر
رکھے اونکا سایہ خدا مستدام — میرے سر پہ اور جملہ عالم اوپر
ہوئی سنکے شاد آئی تحسین خوب — دعا دی یہ مقبول ہو پر اثر
کہ بھائی طریقے نے جو بوالحسن — لکھا یہ رسالہ ہی بس خوبتر
نہ ایسا رسالہ ہوا آج تک — طریقے مجدد مین تفصیل ور
خدا کی ہے دین یہ ہے سبب — نہ انکار کر اسکا اے بیخبر
نوشته بماند سیه بر سپید — نویسنده را نیست فردا خبر

نامۂ مبارک برای برکت نوشته میشود

بسم الله الرحمن الرحیم

از فقیر محمد عمر نقشبندی برادر طریقه معارف پناهی شاه ابوالحسن صاحب جعله الله هادیا مهدیا سلام مسنون ودعوت خیریت دارین مشحون مطالعه فرمایند لله الله سبحانه والمنت فقیر بعافیت است وصحت استقامت ایشان مسئول مکتوب محبت اسلوب معه هدیه رومال که بصحابت حاجی محمد بهادر خان صاحب فرستاده بودند رسید جزاکم الله تعالی خیرا کثیرا رومال صوفیانی بود مسرتها افزود حق سبحانه حسن خاتمه نصیب ما و شما کند آمین از ابوالخیر عبد الله بن عمر سلام مسنون برسد فقط

وبدانند که چونکه فقیر برائے حج شریفه در سنه ۱۲۵۸ هجری بمکه معظمه راهی شده بودم در مکه معظمه حضرت محمد عمر بن شیخ عصر قدس سره تشریف میداشتند دران بلده مبارکه ایشان را کتاب مفید الذاکرین نافع السالکین المتفکرین بسماعت مبارک و نظر انور رسانیده بودم بعد ازان بمدینه منوره حاضر شدم

از بسیارے تشریفات و زیارت از سلطان الانبیاء والاولیا مشرف و معزز گردیدم که بیان
مفصل آن در رسالهٔ حج بخوبی مرقوم است و نیز در انجا حضرت شیخ الشیوخ عبدالغنی صاحب صاحبزادهٔ
محمد مظهر صاحب قدس الله سرہما ہر دو صاحبان زنده و موجود بودند رسالهٔ مذکوره را ہر دو صاحبان
ملاحظه نموده لفظ مرحبا و تحسین فرمودند و چونکه فقیر باز بحیدرآباد آمدم سه بار رومال بخدمت صاحبزادی
صاحب محمد مظهر قدس سره رسانیده بودم جناب موصوف سه نامه متبرکه در جواب آن کرامت فرمودند
برائے برکت و فخر دارین خود و عزیزان تحریر مینمایم که به برکات دعاہائے ایشان مقاصد قلبی
دارین حاصل شود آمین و آن اینست -

بسم الله الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوة از فقیر محمد مظهر کان الله له برادر عزیز من شاه ابوالحسن صاحب سلام خیرانجام
و دعاء استقامت و حصول مقاصد دارین و حسن ختام قبول نمایند مکتوب مرغوب معهٔ ہدیهٔ مقبوله
رسید فرحتها رسانید جزاکم الله تعالی خیرا و ابلغ علیکم نعمه فی الدنیا والاخرة
فقیر از دعای خیریت شما شب و روز بحضور پر نور حضرت سرور عالم صلی الله علیه وسلم غافل نیست
حق تعالی قبول فرماید و ترقیات بسیار عطا کند انه قریب مجیب شما را ہم لازم است که
اوقات خود را بیاد حق تعالی معمور دارید و از فقیرزاده احمد بهار الدین السلام علیکم و علی
من لدیکم و رحمة الله و برکاته ۱۵ محرم سنه ۱۲۹۶

محمد
مظهر ۱۲۹۲

بسم الله الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوة از فقیر محمد مظهر کان الله له اخوی اعزی شاه ابوالحسن صاحب سلام خیرانجام و دعای
استقامت شریعت و طریقت و حسن خاتمه مطالعه فرمایند مکتوب شریف معهٔ ہدیه مقبوله رسید خوشوقت
ساخت جزاکم الله خیرا دعاہا کرده شد و میشود حق تعالی بواسطهٔ حبیب خود صلی الله علیه وسلم قبول کند
و برائی فقیر و فقیرزاده و متعلقان دعاء خیر فرموده باشند و سلام و رحمة الله و برکاته فقط و سوم

مکتوب شریف اخیره دعائیه و بطور وصیت نامه نگاشته اند۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰة از فقیر محمد مظهر کان الله له بجناب فضائل مآب کمالات اکتساب حقایق آگاه محبت و اخلاص
دستگاه حضرت ابو الحسن شاه صاحب سلام خیر انجام و دعاء استقامت وحصول مقاصد دارینی
وحسن ختام مطالعه نمایند مکتوب مرغوب معهٔ هدیهٔ مقبوله رسیده فرحتها رسانید جزاکم الله خیرا و اسبغ
علیکم نعمه فی الدنیا والاخری و زادکم توفیقاً و برکةً فی العمر والعمل والارشاد والعلوم بحرمت
سید المرسلین صلی الله علیه وسلم فقیر شب و روز بدعاے خیر دارین شما و توجه مخصوص بحضور حضرت
سرور عالم صلے الله علیه وسلم مشغول و مصروف است حق تعالیٰ قبول کند و بخیر باز در مدینهٔ منوره
بملاقات مسرور خوش سازد که عمر عزیز باقی را در اذکار و اشغال حق سبحانه و تربیت طالبان
حق و نشر علوم دینیه صرف نمایند و از ان هم امور دانند که فردا همون بکار خواهد آمد به همه برادران
و فرزندان سلام دعاء رسانند و برای فقیر و فقیر زاده احمد بهاء الدین که سه ساله است و نهایت
ضعیف است دعاها مخصوص فرموده باشند السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته ۱۲۹۵ھ

محمد مظهر الاحمدی ۱۲۹۲

بدانند که محمد مظهر صاحب قدس سرهٔ عالم اجل و شیخ اکمل قدس سرهٔ بودند و نهایت
صاحب کشف و صاحب تالیفات که رساله مناقب احمدیه و مقامات سعیدیه تالیف نموده و هزارها
مرید ایشان در مدینه شریفه شده الحق که شیخ اجل و اکمل از بیماری وبا بدار البقاء رحلت فرمودند
اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ بعد مکتوبات و اسناد صاحبزادون مجددی قدس الله اسرارهم کے
ایک عرضی که بحضور پر نور حضرت پیر و مرشد حاجی گل محمد صاحب قدس سرهٔ بطرز نظم باصطلاح سلوکی قدیمه
اور جدیده هر دو کی مدینے مبارک کو لکھنے مین آئی اور حضرت قدس الله سرهٔ العزیز نے درجواب
اوسکے ایک نامهٔ مبارک تحریر فرمایا هی هر دو لکھنے مین آتی هین اول عرضی نظم بعد ازان جواب
نامهٔ مبارک اور وه عرضی منظومه یه هے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمدِ ذاتِ احد بے حدِ خالقِ امر و کان
هم بآن عشرهٔ مبشّر زیب عشره عالمند
ظلِ آن آمد احد اثنین ثلثه اربعه
سیر سائم عرض با صد التجا و ره فنا
قطبِ ارشاد و مدارِ قلب و روحت فیضیاب
مردمِ ابصارِ دانش بینش از تو روشن است
واقفی از رازهای لی مع الله مستدام
سالک و جاذب بآفاقی و انفس هر نفس
از مئ جامِ معیت مست کردی خلق را
صدرِ تو از شرحِ صدر اسلام کان فیض و نور
از حجابِ وصلِ عریانی قبائے نو بهار
در حقایق تسعه با صد زیور کبر و جمال
سیرِ تو از سیرِ نظری ای شه والا نظر
اینچنین رمزے که گفتم پیشِ عارف با نظر
ای جنابِ مرشدِ ما غاهِ ما سلطانِ ما
آنچه در مدحت دلیری کردم از صدها یکی است
آفتابِ احدیت را ماهِ برجِ وحدتے
منزلِ ناسوت و ملکوت است سیرت یک قدم
واجب و ممکن دگر هم ممتنع واجب وجود
غلبهٔ حالِ وجود و هم شهود و اتصال
ای شها امیدوارم از مئ حبتی مدام

نعتِ آن مظهرِ اتم کان شانِ جامع شانِ آن
هم بآنها کالسفینه کالنجومی وصف شان
هم ثلثة مائة هم اربعین و سبعه زان
در جنابت ای بقا بالله که قطبی عارفان
زله چین از خوانِ عرفانت همه شیخ زمان
ذاتِ تو انسانِ کامل کاملان را جانِ جان
رازداری قاب قوسین ما ست و او ادنیٰ مکان
در مقامِ محو و صحو کیف داری هر زمان
و از جبینت جلوهٔ قرب و محبت را نشان
ظاهر و باطن ز ظاهر باطنت جلوه کنان
بر قدِ رعنات تن زیب آمده از سنے نشان
وسعتِ انوار داری با بداهت هر زمان
سیرِ قدمی پیشِ نظرت نقشِ قدمی بیگمان
هست کافی در جنابت ای شهِ والا نشان
فخرِ ما اعزازِ ما جانانِ ما جانِ جهان
چونکه در بحرِ فیوضت اینچنین صد جوهران
مشتری واحدیت آمدی بهر جهان
رتبه ات جبروت و از لاهوت و هاهوتت عیان
از وجودِ واحد آمد جمله در ذاتت عیان
از عروج و هم نزولِ قلزمست قطره عیان
مست باشم با هزاران ذوق در هر دو جهان

نسبتِ فیضانِ باطن ہمچو ابرِ نوبہار | بر ریاضِ ہیئتم دائم بود نضرت رسان
ہمسران گلہا کہ از روح نسیمت تازہ اند | خوش صبائی نور و نزہت ہم وزد بر روح شان
اینچنین معروض مد این کمترین بو الحسن | کن دعائے حبّ و خلّت مد حقم ہم مخلصان

تمام شد

نامۂ مبارک کہ در جواب عرضی کرامت گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً للہ سبحانہ و مصلیاً علیٰ رسولہ الکریم صحیفۂ شریفۂ برادر عزیز ابوالحسن شاہ رسید فرحت و راحت بخشید از سرگرمیٔ طلبۂ حق و ہنگامۂ مسترشدین نوشتہ بودند فرحت بر فرحت افزود حضرتِ حق سبحانہٗ ابواب فیوض را ہموارہ مفتوح داراد و باعلیٰ مرتبہ کمال و تکمیل رساند و آثار و را باطمینان آراد و طریقۂ انیقۂ حضرات خواجگان را از برکتِ اوشان تر و تازہ گرداناد و قلوب طالبانِ خود را بسوئے شما متوجہ گردانیدہ مثل مور و ملخ گرد آرند آمین آمین اللہم اجعلہ للمتقین اماما این فقیر از شما بسیار راضی است و بکار خود سرگرم باشند و این کار ارشاد و ہدایت کار پیغمبران و خلفای اوشان است امرِ عظیم دانستہ دران بسیار احتیاط مرعی دارند مبادا حبّ جاہ و ریاست از جا ببرد و امرِ الٰہی را نفسانی و شیطانی گرداند نعوذ باللہ منہا ہم در کار باشند و ہم بترسند اعمل و استغفر شنیدہ باشند و نیز باید کہ در مراعات مسترشدین بغایت سعی مرعی دارند مہما امکن کارے نکنند کہ موجب نفرتِ ایشان و دیگر مردم گردد و چونکہ این مردم با فقرا للہ و فی اللہ صحبت میدارند مارا باید کہ خبرگیری ظاہر و باطن ایشان نمائیم تا کہ ابواب افادہ و استفادہ مفتوح گردد بالجملہ درین امر احتیاط نمایند و تکمیل دیگران ضمنی و آمادگی کارِ آخرت خود قصد سے شمرند این فقیر ضعیف کہ عمرش بآخر رسیدہ و بر لبِ گور ایستادہ است بدعا حُسنِ خاتمہ و خیرِ دارین یاد آوری نمودہ باشند و بر جمیع دوستان و احباب و مسترشدانِ خود سلام رسانند و بر ہمین نوال دائما احوالِ خود و مسترشدان خود نگارش میفرمودہ باشند کہ موجب سرورِ خاطر است و السلام اولاً و آخراً از طرف مولوی عبد الغنی صاحب و غیر صاحبان و السلام فقط

دعا حاجی گل محمد رومی عفی عنه مرسله از مدینه منوره بتاریخ هجدهم محرم الحرام سنه ۱۲۹۴ هجری فقط

بدانند که آخر وصیت نامه عالیه بود که بعد دو ماه و شش روز بتاریخ بست و چهارم ماه ربیع الاول سنه ۱۲۹۴ از دار فانی بدار جاوید انی رحلت فرمودند اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن فقط

و نیز بدانند که کتاب مفید الذاکرین نظم که یکهزار شعر به سلوک هفت لطائف و بست و پنج مقام است بزبان فارسی و دیگر بزبان اردو به ساعت مبارک حضرت مسکین شاه صاحب کامل مکمل شیخ وقت طریقهٔ مجددیه اند رسانیدم ایشان خلیفهٔ حضرت شاه سعد الله صاحب که ایشان خلیفهٔ حضرت شاه غلام علی صاحب قدس الله اسرارهما بودند این مسکین شاه صاحب را بسیاری خلیفه هستند و هزارها مریدان در شهر و بیرون بلده اند الغرض که نهایت خوش و محظوظ شده مرحبا و تحسین فرمودند و چونکه برائے تقریظ رسالهٔ اثبات سلوک متوجه شدند امر غیبی ایشان را بقبولیت کتاب مذکور الهام فرمود و نیز فقیر را از اشارهٔ ایشان اطلاع و آگاهی نمودند و آن عبارت اینست قَدْ دَفَعَ الْمُصَنِّفُ وَسَاوِسَ الْمُوَسْوِسِیْنَ وَاَثْبَتَ السُّلُوْكَ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ كَمَا هُوَ مَبْنَاهُ وَقَدْ اَحْسَنَ وَاَتْقَنَ

قطعه در مدح مسکین شاه

مسکین شاه
۱۲۵۶

احمدی کان له

حضرتِ مسکین شاهِ شیخ وقت — کامله مسند نموده همبرین
بارک الله فیض و بادا مدام — بر قلوبِ عارفینِ سالکین

و این عبارت عالیه بفرمائش پیر و مرشد حضرت مسکین شاه دام الله فیوضهم خلیفهٔ ارشد ایشان ابو احمد صاحب خواجه محمد سلطان الدین جامع علوم ظاهر و باطن مرقوم فرموده اند و آن عبارت عالیه اینست۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَوْدَعَ جَوَاهِرَ مَكْنُوْنَاتِهٖ فِیْ صُدُوْرِ الْعَارِفِیْنَ وَجَعَلَ الْمَشَارِقَ وَالْمَغَارِبَ كُنُوْزًا عِشْقِهٖ فِیْ قُلُوْبِ الْوَاصِلِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ سَیِّدِ الْاَصْفِیَاءِ وَالْاَنْبِیَاءِ اَصْلِ الْاُصُوْلِ وَوَاسِطَةِ الْوُصُوْلِ وَالْقَبُوْلِ لِلْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهِ الْاَطْهَارِ الْاَبْرَارِ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْیَارِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اما

بعد

فَإِنِّي رَأَيْتُ هٰذَا الْكِتَابَ الْمُنِيفَ مُفِيدَ الذَّاكِرِينَ وَنَافِعَ الْمُتَفَكِّرِينَ الَّذِي صَنَّفَهُ
الْوَحِيدُ فِي عَصْرِهِ وَالْفَرِيدُ فِي دَهْرِهِ الْمُلْهَمُ فِي نَظْمِهِ وَنَثْرِهِ السَّالِكُ فِي مَسَالِكِ
التَّحْقِيقِ بِأَرْجُلِ الرِّيَاضَةِ وَالْمِحَنِ وَالْمُتَّقِي مِنْ بَوَائِقِ الْبِدَعِ وَمَهَالِكِ الْفِتَنِ الطَّائِرُ
فِي أَوْجِ قُرْبِ مَنْ هُوَ الشَّاهِدُ فِي السِّرِّ وَالْعَلَنِ بِجَنَاحَيِ الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ مَوْلَانَا
وَبِالْفَضِيلَةِ أَوْلٰنَا الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ النَّقْشَبَنْدِيُّ الْمُجَدِّدِيُّ الْمَظْهَرِيُّ الْجُلْهُمِيُّ
أَمَدَّ اللهُ ظِلَالَ فُيُوضِهِ مَعَ الْمَآثِرِ وَالْمَحَاسِنِ وَحَفِظَهُ اللهُ مِنَ الْمَكَارِهِ وَ
الْمِحَنِ مَا أَبْيَنَ وَمَا أَفْصَلَ وَمَا أَوْجَزَ وَمَا أَجْمَلَ الْحَقُّ أَنَّ هٰذَا الْمُخْتَصَرَ الْجَامِعَ
فِي السُّلُوكِ وَالدَّافِعَ لِشُكُوكٍ مِنْ أَجَلِّ خَوَارِقِهِ الْكَثِيرَةِ بَلْ أَقُولُ إِنَّ هٰذَا مِنْ
أَعْظَمِ كَرَامَاتِ اللهِ لَهُ عِنْدَ أَهْلِ الْبَصِيرَةِ وَفِيهِ تَفْصِيلٌ عَجِيبٌ بِدَقَائِقَ غَرِيبَةٍ مِنَ
الْوِلَايَةِ الثَّلٰثَةِ وَأَسْرَارِ الظُّهُورِ وَالْبُطُونِ وَتَفْصِيلِ الْمَشَارِبِ وَالتَّجَلِّيَاتِ
وَالْأَنْوَارِ وَالدَّوَائِرِ مَعَ الْاِعْتِبَارَاتِ بِمَرَاتِبِ الْجَذْبِ وَالسُّلُوكِ وَالشُّيُونِ
وَفِيهِ شَرْحٌ وَافٍ مِنَ الْكَمَالَاتِ الثَّلٰثَةِ وَالْحَقَائِقِ السَّبْعَةِ وَبَيَانِ السَّيْرِ الْأَنْفُسِيِّ
وَالْآفَاقِيِّ وَالْقَدَمِيِّ وَالنَّظَرِيِّ لِلْمُرَادِينَ وَالْمُرِيدِينَ وَغَوَامِضَ أُخْرٰى مِنَ الْمَبَادِي
وَالنِّهَايَاتِ وَالْغَايَاتِ مِمَّا يَتَعَلَّقُ بِأُسْلُوبِي الْأَحْوَالِ التَّلْوِينِ وَالتَّمْكِينِ هٰذَا
هُوَ الرَّحِيقُ الْمَأْمُولُ جَعَلَهُ مَخْتُومًا بِخِتَامِ مِسْكِ الْقَبُولِ وَمَشْرَبًا عَذْبًا
لِأَرْبَابِ الْحُصُولِ وَالْوُصُولِ وَفِي ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرَضِينَ الَّذِي يَرْجُونَ رَحْمَتَهُ الْمُطِيعُونَ وَالْعَاصُونَ
وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ صَلٰوةً دَائِمَةً مَقْبُولَةً
آمِينَ فقط كتبه الفقير الحقير ابو احمد محمد سلطان الدين احمد كان الله له فقط

قطعہ

یہ ابو احمد جو ہیں سلطان دیں ٭ خواجہ و قاضی ہیں با منصب جلیل ٭ عالم و عارف ہیں اور ماہر سلوک ٭ مست مئے صحبتی سے اور خلت خلیل

تقریظ حضرت محمد حسین صاحب خلیفهٔ حضرت احمد سعید صاحب قدس سرہ و شیخ حرم شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الْكِرَامِ وَاَصْحَابِهِ الْعِظَامِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا بعد ازان این فقیر حقیر خادم درویشان خاکسار ایشان محمد حسین بن حسن بن سعیدی العلوی عرض می کند که هرچه حضرت شاه صاحب شاه ابوالحسن صاحب عالیمقام وعالی همم بعلوم ظاهری و باطنی بیان فرموده اند حق است و لا جواب این همه بیداریست نه خواب تحریری است مثل تنسیم طهور برای تشنگان طریقت و کوثری است برای پابندگان حقیقت حق تعالی ذات فیض آیات ایشان را که غواص بحر زخار اند و دُرر آبدار ازان بحر ناپیدا کنار می کشند و می بخشند مدام چون بدخشان لعل بخشان و همیشه چون آفتاب ذره هارا رخشان و تابان کننده باشند آمین یارب العالمین - منم رسیده درین خشک سار نخلستان که هیچ ثمرهٔ تازه نیاورم همه سال ❊ مورخه ۱۴ رمضان ۱۳۰۷ الامر فوق الادب (محمد حسین ۱۳۰۵)

تقریظ حضرت مولوی عبدالحق صاحب شمس العلماء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ شَغَلَ وَلِيَّهٗ عَنْ غَيْرِهٖ بِمَحَبَّتِهٖ وَمَنَّ عَلَى الْعَاصِيْ بِقَبُوْلِ تَوْبَتِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِيْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ بَشِيْرًا بِجَنَّتِهٖ وَنَذِيْرًا بِنِقْمَتِهٖ اَمَّا بَعْدُ فَبُشْرٰى لَكُمْ اَيُّهَا الْخِلَّانُ اَنَّ الشَّيْخَ الرُّوْحَانِيَّ الَّذِيْ مَنَحَهُ اللّٰهُ مِنْ عَطَائِهٖ وَاصْطِفَائِهٖ مِنْ اَوْلِيَائِهٖ وَاَدْخَلَهٗ فِي الْمُخْلَصِيْنَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فَلَهُمُ الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ وَسَقَاهُ بِجِرْيَالِ الْحَالِ وَرَقَاهُ اِلٰى مَدَارِجِ الْوِصَالِ اَلشَّيْخُ الْكَامِلُ الْمُكَمِّلُ فِيْ هٰذَا الزَّمَنِ حَضْرَةُ الشَّاهِ اَبُو الْحَسَنِ قُدْوَةُ الشُّيُوْخِ الْمُجَدِّدِيَّةِ مِقْدَامُ الْكُمَلَاءِ الْمُحَمَّدِيَّةِ كَتَبَ كِتَابًا جَامِعًا مُفِيْدًا

لِاَرْبَابِ الْمُعَامَلَةِ الْعَارِفِيْنَ الْوَاصِلِيْنَ الَّذِيْنَ يَتَلَقَّاهُمْ رَبُّهُمْ بِالتَّكْرِيْمِ وَيُنْعِمُهُمْ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ وَرُمُوْزَ الَّذِيْنَ عَلَى الْاَرَائِكِ يَنْظُرُوْنَ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ وَمُشْتَمِلًا عَلَى السَّرَائِرِ الَّتِيْ مَا عُثِرَ عَلَيْهَا الْكُمَلَاءُ الَّذِيْنَ اَعْطَاهُمُ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ وَقَرَّبَهُمْ مَحْضَرَتَهُ وَحَجَبَهُمْ عَنِ الْاَغْيَارِ بِعِبَارَاتٍ اَنِيْقَةٍ رَائِقَةٍ وَاِشَارَاتٍ شَائِقَةٍ لَا يُمَاثِلُهُ كِتَابٌ فِي اللَّطَائِفِ الْمُجَدِّدِيَّةِ وَالْمَقَامَاتِ الْاَحْمَدِيَّةِ فَلِلّٰهِ دَرُّهُ لِتَحْقِيْقِ هٰذِهِ الْمَعَارِفِ وَتَبْيِيْنِ هٰذِهِ الْعَوَارِفِ لَمَّا نَظَرْتُ فِيْهِ عَرَفْتُ اَنَّهُ بَحْرٌ ذَخَّارٌ مُتَلَاطِمٌ بِاَمْوَاجِ اللَّطَائِفِ الْخَفِيَّةِ وَالْاِشَارَاتِ الْمَرْضِيَّةِ صَانَهُ اللّٰهُ عَنْ شُرُوْرِ الْاَشْقِيَاءِ وَحَفِظَهُ عَنْ جُهَالَاتِ الْاَغْوِيَاءِ وَجَعَلَهُ خَالِصًا لِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ اَشْرَفِ وَلَدِ عَدْنَانَ عَلَيْهِ اٰلَافُ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ مِنَ الْمَلِكِ الْمَنَّانِ وَاَنَا السَّاعِيُّ اللَّاهِيُّ الْفَقِيْرُ الْاٰثِمُ الرَّاجِيُّ اِلٰى رَحْمَةِ رَبِّهِ الْغَنِيِّ السَّيِّدُ مُحَمَّدٌ الشَّهِيْرُ بِعَبْدِ الْحَقِّ جَمَلُ اللَّيْلِ الْكَانْغُوْرِيُّ الْمَدَنِيُّ خَتَمَ اللّٰهُ لَهٗ بِالْحُسْنٰى وَجَعَلَ اٰخِرَتَهٗ خَيْرًا مِنَ الْاُوْلٰى اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مِنْ اَهْلِ مَدِيْنَةِ رَسُوْلِكَ عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالسَّلَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاعْصِمْهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْخَجَالَةِ وَالنَّدَامَةِ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ فقط

ونیز تقریظ حضرت مولوی عبد الحق صاحب دام فیضہ بعد عبارت عربیہ بعبارت فارسیہ چندے اشعار و فقرات مثل لؤلوء آبدار بصفحۂ اثبات کار نگار نمودہ رباعی این کتاب بوالحسن شہ مایۂ فرزانگی ❊ اہلِ ظاہر را اگر باشد از ان بیگانگی ❊ طرز تحریرش چہ داند مولوی خشک مغز ❊ جلوۂ طاوس کی آید ز مرغ خانگی ❊ وجوہ اجوبہ اسولہ کہ از خامۂ فیض شمامۂ حضرت شاہ ابوالحسن ضیاء الدین عزت مشایخ کل محدمین و سالکین معتقدین زیب قرطاس گردیدہ باہل ما رفع نافع باد بحرمت النبی و آلہ الامجاد و صلی اللہ و سلم علی سیدنا و مولنا و حبیبنا و شفیعنا محمد و آلہ و اصحابہ خیر العباد الی یوم التناد۔ کتبہ السید محمد الشہیر بعبد الحق العلوی الجعفری الحسینی غفر اللہ لہ ولوالدیہ آمین

رسول رسول نما
غلام ۱۲۹۲
سید عبد الحق ابن شاہ

ما حمل الليل فيه من [illegible] منه

قصیده در مدح حضرت مولوی سید عبد الحق صاحب مدظله

بسم الله الرحمن الرحیم

حضرت سید محمد شیخ وقت و عبد حق
حق شناس و حق نیوش و راقم حق بهر حق

شئے بدل در علم ظهر و بے مثل در سر بطن
شئے بے بها در عقد عقد و مطلع را مستحق

کامل در امر وعظ و اکمل در شغل ذکر
واقف از سر فکر و از دقائق بس ادق

عاشق محبوب حق و هم حبیبان خدا
واله و شیدا چو بلبل مثل گل سینه است شق

از کوائف می یُحِبُّهُمْ یُحِبُّوْنَه مدام
مست از بس من حیق و از ظهور بیر هق

مقتدائی عالمان و رهنماے عارفان
هم خطابش شمس علما نور شمس کالفلق

مجمع البحرین و هم جامع بنور برزخی
چون علم ما ینفع الناس است در بحر عمق

الغرض این بو الحسن در پیش آن و الا نظر
از ره و رسم سلوکی چند گذرانده ورق

زود تر با صد کرامت از ره لطف و کرم
یک عبارت خوش نوشته با صنائع بس ادق

هر یکے از فقره اش مانند بحر بیکران
هم مضامینش ز لوح غیبیه آمد سبق

حاصل مقصد دلم اینست کان شیخ زمن
بر سلوکی رسالم کرد تقریظ وثق

حق تعالی در ثوابش اجر ایشان را دهد
جنت الفردوس اعلی با لقائی خود احق

همچنین این بو الحسن را اجر بخشد کامله
هم قبولیت رساله جرم بخشد ما سبق

خلاصه معانی عبارت تقریظ حضرت عبد الحق صاحب شمس العلما زاد الله علمه و فضله اینست که بعد حمد و صلوة معلوم نمایند که بشارت اهل سلوک را میدهم که ابو الحسن شاه از مخلصین است و شیخ کامل مکمل است و آن یک کتاب تصنیف نموده است جامعه بطریق سلوک و با شارات شایقه و عبارات رایقه که نه مثال این کتاب در طریقهٔ مجددیه از تفصیل لطایف و مقامات کسے نوشته و چونکه بر آن کتاب نظر انداختم معلوم نمودم یک دریاء زخار است که موج میزند با موجهای خفیه و اشارات مرضیه در امن بدارد

آنرا از شرہاے مردمان غبیان ودر حفاظت دارد حق تعالیٰ اورا از جہلاء اغویان وگرداند اورا نیت
وقبول خالصاً لوجہ الکریم بحرمت حضرت سید الانس وجان ولد عدنان صلے اللہ علیہ وسلم واین فقیر
عبدالحق را خاتمہ بالحسنیٰ نمودہ بمدینہ دفن کند آمین تمت کلامہ بعد ازین بدانند کہ چون این فقیر الحسن
را ایشان دعاہاے بالخیر وارین فرمودہ حق تعالیٰ ایشان را جزاءً خیراً کثیراً در دارین کامل دہاد
وبمدینۂ مبارک دفن وبجنت الفردوس معہ فقیر جاے ومقام کرامت فرماید آمین وچیزے نسبت
کمال ایشان عبدالحق زاد اللہ علمہ وفیضہٗ درآخر تقریظ فارسی نوشتہ شدہ است ازانجا
مطالعہ نمایند۔ کتاب مفید الذاکرین کہ از شمامۂ حضرت شاہ ضیاء الدین عزت سالکین
معتقدین زیب قرطاس گردیدہ یاہل نافع نافع باد بحرمت النبی وآلہ الامجاد صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ اجمعین کتبہ السید محمد الشہیر بعبدالحق علوی الجعفری الحسینی غفر اللہ لہ ولوالدیہ آمین
ونیز ایشان عالم اجل وکامل بے بدل اند ونیز ایشان مرید حضرت والد خود کہ عالم اجل بودند
وکامل بے بدل کہ از مرزا جان جانان ومراد اللہ صاحب استفادہ حاصل مینمودند ونام اوشان
در جہان سید غلام رسول رسول نما بود کہ شصت ہزار مرید میداشتند ودیگرے از عبدالغفور
استفادہ کردند الغرض کہ ایشان ہم سی وپنجہزار مرید داشتند ودر آخر حیدرآباد داخل شدند
بسیار مردمان داخل بیعت گردند حتی کہ نواب اقبال الدولہ بہادر ودیگر امراء داخل بیعت شدند
وبروز جمعہ وعظ می گفتند بسیارے مردمان شہر استفادہ ظاہری وباطنی مینمودند اللہ تعالیٰ
ایشان را باجر عظیم رساند فقط

الحمد للہ در بنولا کہ جناب شاہ ابوالحسن صاحب نقشبندی المجددی نے رسالہ مسمیٰ مفید الذاکرین
جو سلوک طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ مین زیب تحریر فرمایا ہی مین نے دیکھا فی الحقیقت مثل نور شمس
بے امس بے نظیر اور مانند دریاے بے کنار عمیق فیضحتش خاص وعام ہی بدرہاے شاہوار
ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین جزاہ اللہ خیرا۔

شاہ محمد معروف قادری

رسالۂ ایات السلوک تصنیف شاہ صاحب معارف آگاہ حقایق دستگاہ ذی الکمالات الظاہرۃ و الباطنیہ قیم طریقۂ احمدیہ مجتبی سنت نبویہ نخبۂ صلحاے متورعین زبدۂ اولیاء متقین جناب شاہ ابوالحسن صاحب ادام اللہ فیوضاتہ و برکاتہ رسالۂ است بر فواید براے سالکین راہ عرفان و طالبین جذب و ایقان اللہ تعالی بمؤلف او جزاء خیر دہد

محمد سعید ۱۲۵۵

بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوۃِ اِعْلَمُوْا اَیُّهَا الْاِخْوَانُ

اَنَّ هٰذِهِ الرِّسَالَةَ الَّتِيْ صَنَّفَهَا سَيِّدُنَا وَمَوْلٰنَا وَاَخُوْنَا فِي اللّٰهِ

فَخْرُ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَحُجَّةُ فُضَلَاءِ الْمُتَاخِّرِيْنَ الشَّيْخُ

اَبُو الْحَسَنِ النَّقْشَبَنْدِيُّ الْاَحْمَدِيُّ صَحِيْحٌ وَمُوَافِقٌ

لِكِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَفَعَنَا اللّٰهُ بِهٖ وَبِرِسَالَتِهٖ وَسَائِرَ

الْمُسْتَفِيْدِيْنَ وَالْمُسْتَرْشِدِيْنَ

اٰمِيْنَ بِجَاهِ طٰهٰ الْاَمِيْنِ

کتبہ احقر عباد اللہ

الغنی غلام نقشبند

المدنی المظہری

عفا عنہ

المظہری المدنی ۱۲۹۰
غلام نقشبند

این مرید حضرت میاں مظہر صاحب اند

این کتاب سعید خان
نسخہ سعد آباد
سنہ ۱۲۰۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد بیحد حضرت رب المعبود اور درود اور سلام اوپر جناب مقام محمود اور آل و اصحاب اطہر اغور وجود کے واضح ہوجیو کہ جبرے احوال اپنے بزرگون رحمہم اللہ کا کہ نعمت سرمدی و لایت لازوال سے مالامال تھی اوپر صفحہ قرطاس محبت نگارکے [illegible] مین لاتا ہی کہ عبد القادر خان مرحوم نامی دادا ہمارے تھے اون کے پاس ایک فقیر گلاب شاہ آیا اور یون کہا کہ تمہاری اولاد نہین ہوتی ہی مین اب ایک پھول تمکو گلاب کا دیتا ہون تم آجکی رات بعد نماز کے ہم صحبت بی بی سے ہونا تمہارے بیٹا ہوگا اور اوسکا نام محمد درویش رکھنا کہ دعا سے فقیر کے پیدا ہوگا اور زین الدینخان کو چمیلی کا پھول دیتا ہون اونکی بھی اولاد نہین ہوتی ہی اونکی بیٹی ہوگی تم اوس بی بی کو [illegible] مین [illegible] عجیبہ اور غریبہ بات ہی القصہ الغرض کہ وہ زین الدینخان گنے گئے اور اون کو پھول چمیلی کا دیا اور اون سے کہا کہ عبد [illegible] در لویسے [illegible] گلاب کا دیکر آیا ہون اور اونکو بیٹا پیدا ہوگا تم اوسکو اپنی بیٹی دینا غرض کہ اوس رات دادا اور نانا ہم صحبت اپنے بی بی کے ہوئے اور دونون کی اولاد اوس رات رہی اور نوین مہینے لڑکا اور لڑکی پیدا ہوئی اور لڑکی کا نام مدینہ کہ فقیر نے کہا تھا رکھا المقصود کہ والد ماجد عبد الواحد خان صاحب مرحوم نہایت صاحب اوقات تھے کہ دو گھڑی دن کو قیلولہ کرتے اور دو گھڑی رات کو سونا فرماتے کہ سوائے کار ضروری کے مدام ہیچ ذکر شغل نماز اور درود اور [illegible] ناظرہ اور ایک منزل قرآن شریف تہجد مین اور ورد اسم ذات ونفی اثبات کے اوقات اپنے معمور رکھتے تھے باوجود کے یکون نواب امیر خان مرحوم کے سے نہایت معزز اور مفتخر تھے لیکن پہر پہر کم وبیش دربار کو جاتے تھے اور ماسوا اوقات مدام ورد وظائف مین مشغول رہتے اور شجاعت مین بے بدل تھے کہ بادن لڑائیان ہمراہ نواب امیر خان مرحوم کے لڑے تھے اور جود پور اندر قلعے کے معہ چچا محمد سعید خان رسالدار جاکر [illegible] اندر راج گوکہ گر و راجہ کے تھے مارا کہ کتنے ہزار فوج مین بڑا قتل پہ اون کے اوٹھا یا الغرض کہ جھوٹی قسم

نہ کہاتے اور جو کہ وعدہ کرتے اوسکو پورا کرتے اور بغیر اون کے کوئی مصلحت کار بزا دین
حل سوا سے اون کے نہین ہوتا اور اگر دو گہڑی سے زیادہ آنکھ لگجاتی تو غلام کو پہرے پر کر
اوسکا پہرہ ہوتا یا نوکر کا روٹی دوسرے دن نہین دیتی اور روتے رہتے کہ دو گہڑی سے زیادہ
کیون سورہا - اور گیارہوین پیران کی ہر مہینے کرتے اور ختم گیارہوین پلاؤ پکاتے یا شیرنی پر
دلایا کرتے اسواسطے کہ اون کو نسبت پیران پیر سے تہی اور بعد تہجد کے ایک منزل قرآن
شریف کی حفظ تہی پڑہتے اور پڑہ کر اوسکو مناجات ساتہہ غوث اعظم کے منسوب ہی فاتحہ
دیتے ایک بیت اوسکی لکہتا ہون **بیت** من بندہ شرمسارم تو رحم کن رحیما ؛ در فسق بیشمارم تو
رحم کن رحیما ؛ الخ اور پیر اون کے ملا ان احمد اخون صاحب تھے کہ غوث کا مرتبہ رکہتے تہے
کہ اوضاع اون کے لوگون نے جدا جدا دیکہے تھے اور وہ برادر یکے قریب القرابت
مین تھے اون سے نعمت ذکر فکر حاصل کی تہی اور ایک فقیر سے کہ عبد اللہ شاہ نامی قادریہ تھے
اون سے چہہ مہینے صحبت رہے تھے کہ بحالت مجذوبیت مجذوب ہو گئے تھے پہر بحالت اصلی پر
آ گئے الغرض جبکہ حالت صحویت مین آئے بے اتباع سنت کے اور اوقات منضبط کے
دوسرا کام نہ تھا - الغرض کہ فقیر نے اون کے کرامات دیکہی کہ وہ افشا نہین کرتے تہے
بیت سعدی علیہ الرحمہ کی اون کے معاملہ مین دال ہی **بیت** در عمل کوش ہرچہ خواہی پوش
تاج بر سر نہی علم بردوش ؛ الحمد للہ بہ برکت محنت اون کے ذکر شغل باطنی کے پیچ اثر ناچیز
کے پایا گیا کہ بحالت طفلی یہ حال تہا کہ اپنا سبق یاد کرتا تھا اور چند لڑکون کا یاد کرتا تہا اور
اوستاد یہ کہتا کہ یہ ابوالحسن کس مادے کا آدمی ہی کہ اپنا سبق اور چند لڑکون کا یاد کرتا ہی
کہ بے پڑہے ہوے پڑہا جاتا ہی حضرت قاضی عبید اللہ فرماتے کہ والد ماجد سے کہ جمعدار
اس بیٹے کو اپنے مجہے دینا کہ مین پڑہاؤنگا کہ یہ بڑا عالم نکلے گا القصہ ایک روز دوپہر کو
مینے بوستان کا مطالعہ کیا اور عمر میری سولہ برس کی ہوگی خواب مین زیارت غوث اعظم کی
اور سعدی علیہما الرحمۃ کی ہوئی اوسوقت سے سیر ملک اور ملکوت کی اور خواب مین اوڑنا اور وقائع

آیندہ دیکھنا صریح صاف اوسوقت یا بعد چند روز کے بیچ واقعی کے نظر آنا منکشف ہوتا اور
جبکہ بیچ خدمت حضرت حاجی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے حاضر ہوا پہلے ہی توجہ مین فرش
سے عرش تک کہل گیا اور سینہ حاجی پر ایک چاند دیکھا کہ ساٹہا ر در از مین کسی شیخون کے
خدمت نظر نہین آتا ہی اور جو کہ ذکر و فکر کیا تو اوسکا ثمرہ یہ سلوک کا حاصل ہوا اور یہ
بطور شکر کے کہ فَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ہی۔ اور دوسرے چچا زادے محمد علیشاہ
رحمۃ اللہ بہائی تھے اور عمر اون کی سولہ برس تین سو مرید تھے جہان مرید یاد کرتا تھا
اوس جا حاضر ہوتے تھے اور کرامتین اون کے ہین لیکن ایک کرامت یہ ہی کہ جو چیز
اون سے مانگتے جیب سے نکال کر دیتے اور مرنیکے ایکدن پہلے کہدیا کہ کل مرینگے
اور اپنی جاے مرنیکی بتلادی انا للہ و انا الیہ راجعون اور تیسرے چچا غلام نبی خان
عرف شیر علیشاہ بسیار صاحب کرامت گذرے ہین اور وہ ریتا شاہ میو قایم گنج کے
مرید ہتے اون سے بہت راضی سنی ہوی ایک کرامت اون کی یہ ہی کہ راجہ بہرت پور
چلا جاتا تھا اور اوسمین اونہون نے کہا کہ ای کافر ادہر دیکھ اوسنے نہین دیکھا فی الفور
گہوڑے سے گرا اور پانسو روپیہ اور ایک سلیمانی تلوار اور ایک گھوڑا
نظر کیا اور وہ گھوڑا مجھکو دیا کہ سبز رنگ کا تھا الغرض کہ
ایک ملا احمد اخون اور ایک والد ماجد مرحوم
اور ایک محمد علیشاہ اور ایک شیر علیشاہ یہ چار
حضرات بفضلہ تعالی صاحب کرامت گذرے ہین

قطعہ یہ بیان مینے جو ہی اونکا کیا ؛
اسلئے کہ نام رہوے در کتاب ؛
ناظر اونکا میرا اور اونکے لئے
داعی بہر قرب ہوا مر ثواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضل حق سے یہ رسالے ہین ہوئے
ختم باصد نکتہاے دلپذیر

عہد مین اوس شاہ عالیجاہ کے
مثل حاتم اور رستم بے نظیر

شوکت واقبال اور فتح وظفر
مثل خندا ان ہین اوسکے جاگیر

ظل اللہ ہی ہین اوسکے ظل مین سب
باہزاران امن ہر خورد و کبیر

شکر یہ باعث اون اندر کتاب
وصف و نام اوسکے ہون لکہتا ای دبیر

جیسے سعدی نے لکہے ہین وصف و نام
شہ اتابک کے بتاج و ہم سریر

ویسے ہی محبوب علی شاہ کے
وصف لکہتا چند ہون ای مرد پیر

خوش خصالی اوسکی اور اخلاق حسن
رحم فرما ہر غنی و ہر فقیر

اہل حاجت کے ہون دامن در سے پر
دست اوسکے مثل یک ابر مطیر

تھے بزرگ انکے سخی و ہم شجاع
نسل صدیقی سے کامل اور امیر

صالحین و عالمون سے تھے بدل
معتقد کامل ہم از ہر شیخ و پیر

حق تعالی اوسکو دے توفیق نیک
جون بزرگان ہو وہ اپنے پیر و میر

فضل اوسپر افضل الدولہ سا ہو
نصرت اوسکو ناصر الدولہ ظہیر

جاہ اوسکو جون سکندر جاہ ہو
مثل آصف ہو ولی و ہم وزیر

جلوۂ نوری مین قمر دین ہو
زیب زہرا مشتری بدر منیر

عمر اور اولاد اوسکی ملک و مال
دائما قایم دعا ہے یہ فقیر

یا الہی بوالحسن کی کر قبول
یہ دعائین حق مین بس پیران پیر

ماشاء الله لاقوة الا بالله

درین ایام میمنت فرجام رساله مختصر در سلوک بزبان اردو از تصنیفات جناب ابوالحسن شاه صاحب

رساله سلوکیه عجیبه و غریبه

مفید الذاکرین و نافع المتفکرین بطریقه علیه نقشبندیه مجددیه رحمة الله علی اهلها اجمعین

در مطبع بشیر دکن واقع حیدرآباد طبع شد

یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد حضرت جلّ شانہ کاشف اسرار اور درود نامحدود اوپر منبع علوم لدنّی سید مختار و آلہ الابرار
واضح بہ اخیار کے ہو جیو مخفی و محتجب نرہے کہ یہہ فقیر حقیر خاکپاے مرشدان والا دستگاہ ابو الحسن شاہ
غفر اللہ لہ ولوالدیہ عرصہ بتیس سال سے ریزہ چین خوانِ نعمت سلوک صوفیہ علیہم الرحمۃ سے متلذذ
اور محظوظ اور خصوصاً کیفیت سلوک خاندان عالیہ نقشبندیہ مجددیہ رحمۃ اللہ علی اہالیہا سے ازبس
مسرور و متکیف اور حال یہہ ہی کہ عرصہ یک و نیم سال مین سلوک طریقہ نقشبندیہ مجددیہ رحمۃ اللہ علیہ کا
کہ عبارت اوس سے مراتب سات لطائف اور مقام نفی و اثبات و بائیس مراقبات ہین معہ تین
مراقبات علیحدہ سلوک کے بیچ خدمت خادمان جناب والا انتساب قطب زمان شیخ دوران
حضرت حاجی گل محمد رومی قدس اللہ سرہ کے بلدہ ٹونک مین طے کئے اور بسیارے طالبان راہ خدا کو
طے کروائے اور ایک رسالہ مختصر سلوک مسطورہ مین بقدر چہار جز کے تالیف کیا اور وہ رسالہ
بیچ ملاحظہ حضرت ایشان قدس سرہ کے درلایا آپ نے استماع و ملاحظہ فرماکر بزبان الہام ترجمان
بلفظ تحسین اللّٰہم زد فزد و بارک ارشاد فرمایا اور جبکہ گذر فقیر کا ١٢٨٣ھ مین شہر حیدرآباد ہوا بسیارے
طالبان راہ طریقت پیش فقیر کے حاضر ہوئے اور سلوک طریقہ علیہ نقشبندیہ مجددیہ رحمۃ اللہ علی اہالیہا

کا بقدر استعداد اور نصیب اپنے کے حظ کیا اور کیفیات اور مذاق اسکے سے محظوظ ہو کر واسطے اردو کرنے رسالۂ بالا مذکورہ کے مُصِر ہوئے فقیر نے بپاس خاطر اون کے ایک رسالہ زبان اردو مین بقدر ضخامت بارہ اجزا کے کم و بیش تالیف کیا اور مکۂ معظمہ مین جا کر حضرت صاحبزادہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ سے کہ بڑے شیخ اور اولاد حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے تھے مُہر اونکی بطریق صحت و سند کے کروائے اور وہ رسالہ فی الحال نزدیک اس ناچیز کے موجود ہی اور سال گذشتہ ۱۳۰۵ھ مین ایک رسالہ بزبان فارسی مختصر سلوک مین معہ لوازمات سلوکیہ و سند سلوک مین بطور عبارت نثر کے لکہنا کیا اور رسالہ ہی اوسکے دوسرا رسالہ نظم بتعداد ہزار اشعار کے بمضمون سلوک مسطورہ کے ترقیم فرمایا اور تدبیر اون کے چہپوانے کی کی درینحال یاران مودت اشتمال نے یون اظہار کیا کہ وہ رسالہ زبان اردو مین کہ آپنے تالیف کیا ہی تجویز چہپنے اوسکی کی فی الحال نہین ہوسکتی ہی ایک رسالہ اردو زبان مین مختصر بیان فرما دیجئے کہ واسطے ہم مستفیدون کے خاطر بخش و مفید ہو اور اول اون رسالون فارسیہ کے اسکو درج فرمائے کہ نافع خواص و عوام ہو اور دوسرا ایک رسالہ مقامات گل محمدیہ فی بیان طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ کہ مجموعہ اوسکا بقدر بیس پچیس جز کے ہی اور وہ بطور شجرہ ادعیہ او متصلہ نسبت نقشبندیہ مجددیہ کے ملفوظات بزرگون رحمہم اللہ کے مشتمل حال ولادت اور مکاشفات اور کرامات و وفات سے معہ معتقدون اور خوش اعتقادات کے مرتب ہوا ہی اور وہ الحال چہپ رہا ہی ہی آخر مین اوسکے یہ بہی بفضلہ تعالی مشتمل اوسکے ہوگا الغرض کہ ناچار بسبب خاطر یاران و رضا حق و نفع اپنے کے لکہنا کرتا ہون حقتعالی اسکو اپنے جناب مقبول مین قبول فرمائے اور ہم طالبان و سالکان راہ سلوک کو کہ مفید و مستفید ہین مضامین و دقائق و انوار سلوکیہ سے قرب اقرب بخشکر فیضیاب بحاتمہ مضمون اَلذَّاکِرُوْنَ جُلَسَارُنَا کرامت کرے آمین

قطعہ بیچ بیان انکساری و دعا خاتمہ بالخیر اپنے اور دوستون کے

زندگی دنیا کی ہی ناپائدار ۞ اسکی ہستی کا نہین کچہہ اعتبار ۞ دولت جاوید و صدقہ جاریہ ۞ چند سطرین ذکر حقمین کینگا

کچھ تو اپنے واردات حال سے ☆ باقی از تحریر پیران کبار ☆ باتبرا ان جد وجہد وسعی تمام ☆ از پے نفع خورد و خورد و کبار ☆
تا رہے دائم بقا نقش سلوک ☆ مجھسے اس دار فنا مین یادگار ☆ ورنہ مین اور تم کہان ای دوستو ☆ باقی اک ہی ذات حق پروردگار
لیکہ تمسے عرض ہے یا صد التجا ☆ اسطرح کرتا ہون ای فرخ شعار ☆ کہ بالطاف و کرم اسپر نظر ☆ چاہیے کرنا تمہین ای نیک کار
تاکہ مجھکو اور تمکو بہی مدام ☆ اجر دے ہر دو جہانمین کردگار ☆ ناظرین اور اسکے جو ہین سالکین ☆ سبکو بخشے فضل سے آمرزگار
فیض انوار و تجلیات سے ☆ دل ہمارا دائما ہون خوش شعار ☆ نسبت جام محبت سے مدام ☆ بیخودی خودسے خدا سے کاروبار
خاتمہ بالخیر ہو در وقت نزع ☆ از طفیل جملہ پیران کبار ☆ کلمۂ اللہ الا اللہ و ہو ☆ یا حبیب اللہ محمد صلعم بار بار ☆
جاری ہو ہر حصہ و ہر بال سے ☆ ہم زبان قلب سے باخوش شعار ☆ ہو وے استغراق کامل حسب بیچ ☆ از شراب کان حبیب اللہ کا
عرض یہہ تہی ابوالحسن کی دوستو ☆ کی جو خدمتمین تمہارے آشکار ☆ اب بیان ہوتا سلوک احمدی ☆ نثر مین اور نظم مین تفصیلوار

بیان مختصر و مجمل سلوک احمدیہ کا

جاننا چاہیے کہ وہ سلوک احمدیہ مجددیہ رحمۃ اللہ علی اہلہا کا ساتھہ لطائف و مقام نفی و اثبات اور بائیس مقام سلوکی اور تین مقام علیحدہ سلوک سے ہین اور وہ سات لطائف قلب و روح و سر و خفی و اخفی و نفس اور قالب ہین اور بعد طے ہونے اسکے کے شغل نفی و اثبات کا اور بعد شغل نفی و اثبات کے بائیس مقام دو مقام مراقبۂ احدیت اور معیت کے فیض قلب پر آتا ہے کہ ولایت صغری سے تعلق رکہتے ہین اور چار مراقبے مقام نفس مین ایک اقربیت اور تین محبت مین اور شرح صدر مین فیض سینے پر آتا ہی اور مسمی اسم ظاہر کا چہون لطائف پر اور ولایت علیا مین فیض تینون عناصر پر سوائے خاک کے اور کمالات نبوت مین فیض عنصر خاک پر خصوصا اور تمامی ہیئت وحدانی پر عموما اور حقیقت کعبہ مین فیض مسجودیت اور کبریائی کا اوپر ہیئت وحدانی کے اور حقیقت قرآن مین فیض مبدء وسعت بیچونی کا اور حقیقت صلوۃ مین فیض کمال وسعت بیچونی ذات حقتعالی کا اوپر ہیئت وحدانی کے آتا ہے اور مراقبہ معبودیت صرفہ مین فیض معبود صرف کا اوپر ہیئت وحدانی کے آتا ہی لکن غلبہ اوپر نظر باطنی کے کاملتر

ساتھہ سیر نظری کے ہی اور حقیقت ابراہیمی مین فیض خلت کا کہ ذات محب صفات کی ہی اور پر ہیئت وحدانیکے
اور حقیقت موسوی مین فیض محبت صرفہ کا کہ ذات یہان محب ذات کی ہی اور پر ہیئت وحدانی کے اور حقیقت
محمدی صلوات اللہ علیہ وسلامہ مین کہ فیض محبت اور محبوبیت کا کہ ذات محب اور محبوب اپنے ذات کے ہی اور حقیقت
احمدی مین فیض محبوبیت کہ ذات محبوب اپنی ذات کے ہی اور حقیقت محمدی خاص الخاص مرتبہ حُبّ صرفہ مین
فیض وحدت صرفہ کا ہر تینون حقایق محمدیہ مین اور پر تمامی ہیئت وحدانی کے آتا ہی اور مرتبہ لاتعین مین فیض ذات
مطلقہ بیچون وبیچگون کا اوپر تمامی ہیئت وحدانی کے نازل ہوتا ہی یہان تمام ہوا سلوک طریقہ مجددیہ نقشبندیہ کا
اور تین مقام کہ سیف قاطع اور قیومیت اور حقیقت صوم علحدہ سلوک ہین فیض سیف قاطع کا کہ محاذی
مراقبہ قوس کے ہی فیض اوپر لطیفہ نفس کے اور مراقبہ قیومیت مین فیض اوپر ہیئت وحدانی کے کہ محاذی مراقبہ
کمالات الوالعزم کا ہی اور فیض حقیقت صوم کا کہ محاذی مراقبہ حقیقت قرآنی کا ہی اوپر ہیئت وحدانی کے
آتا ہی تمام ہوا سلوک مجمل — جاننا چاہیے کہ حضرات خاندان علیہ نقشبندیہ مجددیہ رحمۃ اللہ ورضی اللہ
عنہم اجمعین سلوک اپنے طریقہ علیہ کا ساتھہ ہفت لطائف اور نفی واثبات اور بائیس مراقبات کے
لکھنا فرماتے ہین شروع سلوک اسنے کے ساتھہ مراتب لطیفون کے ہی اور وہ لطیفی سات ہین پانچ
عالم امر اور دو عالم خلق عالم امر بالای عرش مجید اور عالم خلق زیر عرش مجید اور دایرہ ان ہر دونو کا یہہ ہی

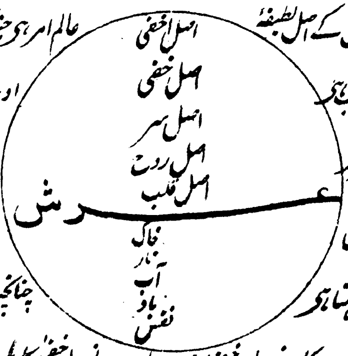

اور اصل ہر لطیفہ عالم خلق کے اصل لطیفہ عالم امر ہی چنانچہ اصل نفس کے اصل قلب ہی
اور مراد اصل سے نور قلب ہی اور اصل ہوا کی اصل روح ہی
اور اصل پانی کی اصل سر ہی اور اصل آگ یعنے نار کی اصل
خفی ہی اور اصل خاک کی اصل اخفی ہی اور ہر لطیفہ ان
لطائف سے نور جدا رکھتا ہی چنانچہ نور لطیفہ قلب کا زرد ہی اور نور
روح کا سرخ اور نور سر کا سفید اور خفی کا سیاہ اور نور اخفی کا سبز اور نور نفس کا نیلگون اور

ستارہ نیلگون اور ولایت ہر لطیفے کے زیر قدم ہر نبی انبیاء اولوالعزم کے واقع ہی جیسے کہ ولایت لطیفہ قلب کی زیر قدم آدم علیہ السلام کے اور ولایت لطیفہ روح کی زیر قدم حضرت نوح اور ابراہیم علیہما السلام کے اور ولایت لطیفہ سر کی زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ولایت خفی کی زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور ولایت اخفی کی زیر قدم حضرت خاتم الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کے اور لطیفہ نفس نور اوسکا نیلگونی اور ستارہ نیلگونی ہی اور لطیفہ قالب کا نور بیرنگ ہی اور لطیفہ قلب کی جائے زیر پستان چپ بقدر دو انگشت مائل بہ پہلو اور فنا و بقا اوسکے ساتھہ صفات انفعالیہ کے اور صفات انفعالیہ نسبت ساتھہ اسم فاعل و فعال کے رکھتی ہی اور عبارت صفات انفعالیہ سے کہ سالک اس مقام قلب کا کہ خصوصاً سیر ملکوتی سے منتسب ہی اور ساتھہ اسم ذات کے ذاکر اور شاغل بسبب کثرت ذکر اسم ذات کے تمامی اپنے افعال بھول کر جمیع فعل خدا یتعالی سے جانتا ہی اور مراد اپنے افعال فراموش کرنے سے یہہ صفت ہی کہ خدا یتعالی مارتا ہی اور دیتا ہی نہ مین مارتا ہون نہ دیتا ہون علی ہذا القیاس اپنے تمامی افعال کہانا پینا سونا چلنا بیٹھنا وغیرہا بسبب کثرت ذکر کے بہولے اور خدا تعالی کی جانے سند اسکی عرفاے کامل و شیخان مکمل نے ساتھہ اشارہ آیتہ شریف وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ کے بیان فرمائی ہی چنانچہ مولانا روم جلال الدین قدس سرہ مثنوی مین فرماتے ہین - **ابیات**

ما رمیت اذ رمیت گفت حق ٭ کار حق بر کارہا دارد سبق ٭ گر بپرانیم تیر آن نے ز ماست ٭ ما کمان و تیر اندازش خداست ٭ و علی ہذا القیاس حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی قدس سرہ بھی ایسی ہی نسخہ گلستان اور بوستان مین لکھتے ہین **شعر** گرچہ تیر از کمان ہمین گذرد ٭ از کمان دار بیند اہل خرد ٭ رہ عقل جز پیچ در پیچ نیست ٭ بر عارفان جز خدا ہیچ نیست ٭ درین راہ از شرک پوشیدہ ہست ٭ کہ زیدم بیازرد و عمرم بخست ٭ الغرض کہ پھینکنا مٹھی کنکر و نکا اور تیر کا چلانا فی المثل اوسکے اور زید کا آزردہ کرنا اور عمرو کا زخمی کرنا یہہ سب افعال ہوئے اور بحسب مضمون ما رمیت اذ رمیت مذکورہ کے فعل نسبت کا

متعلق صفحہ ۱۸

اور دوسری اس امر مراقبی میں یہ بین

طالب کو امر مراقبی اور یہ پانچون لطایف کے

توجہ فرماتے ہین ایسا ہی مراقبۂ قلب مین اس طریقہ سے

توجہ اور نیت فرماتے ہین کہ قلب اپنے کو مقابل قلب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

واصحابہ وسلم کے رکھنا چاہئے اور عرض کرنا چاہئے الہی فیض تجلیات صفات افعالیہ

اپنے کو قلب مبارک حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت آدم علیہ السلام

کو پہنچی ہے بواسطہ پیران کبار علیہم الرحمۃ کے بیچ قلب میرے کے پہنچا اور قلب

مشائخ کرام کے ساتھ [illegible] روح مبارک حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

ایسا ہی لطیفہ روح اپنے کو مقابل روح مبارک حضرت [illegible] الہی فیض تجلیات ثبوتیہ

واصحابہ وسلم کے رکھ کر جناب الہی میں عرض کرنا چاہئے روح نوح اور ابراہیم

اپنے کو کہ روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روح [illegible] اور ایسا ہی

علیہما السلام سے پہنچی ہے بواسطہ پیران کبار علیہم الرحمۃ کے بیچ لطیفہ روح میرے کے پہنچا اور ایسا ہی

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے رکھ کر عرض کرے الہی فیض شیونات

[illegible] لطیفہ سر [illegible] علیہ السلام

حضرت حق اپنے کو [illegible] لطیفہ خفی [illegible]

سے پہنچا ہے بیچ لطیفہ سر میرے کے پہنچ لطیفہ خفی یعنی علیہ السلام سے پہنچا [illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ لطیفہ اخفی کو مقابل لطیفہ اخفی [illegible]

بیچ لطیفہ خفی میرے کے پہنچا بعد اسکے لطیفہ اخفی کو مقابل [illegible] عرض کرے [illegible]

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے رکھ کر عرض کرے [illegible]

شان جامع اپنے کو کہ بیچ لطیفہ اخفی آنحضرت محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے [illegible] پہنچا ہے

بواسطہ پیران کبار علیہم الرحمۃ کے بیچ لطیفہ اخفی میرے کے پہنچا ۱۲

متعلق صفحہ ۳۲

[illegible] قدس سرہ [illegible]

اور دوسری [illegible] عزت و [illegible]

تمامی کمالات کے منتقل [illegible] قول شیخ [illegible]

الحمد [illegible] جمعیت [illegible] معلوم [illegible]

کہ باطن وجود کا [illegible] ظاہر وجود کے منکشف [illegible] تو ق [illegible] معارف [illegible]

[illegible] عالم الوجود عالم الملک الودود [illegible]

[illegible] علیہم الرحمۃ [illegible] قلب [illegible]

[illegible] قدس سرہ [illegible] قلب پر وارد ہوا اور [illegible]

[illegible] عشق [illegible] حالت [illegible]

[illegible]

متعلق صفحہ ۷

[illegible] فنا فی الرسول کے [illegible] فنا فی اللہ [illegible]

[illegible] یعقوب [illegible] اس مقام [illegible] ۱۲

بھی کہ آیت شریف اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ ہی کامل ولایت
کرتا ہی اور فعل بیعت مین ہاتہہ مرشد کا رکھنا اوپر ہاتہہ مسترشد کے ہی یہ ہاتہہ رکھنا بھی فعل ہوا تفسیر عرائس مین آیتہ
فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی کے معنی واسطے عارفین
کے موضع اتحاد کے لکھے ہین اور وہ اتحاد تین قسم سے فرمایا اور وہ اتحاد ایک واسطے اونکے بالافعال
کہا اور دوسرا اتحاد بالصفات لکہا اور تیسرا اتحاد بالذات تحریر کیا اور فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ مین نفی فعل بعد اثبات
کے ہی اور اس مقام مین چندے دقایق بسط سے بیان کئے ایک قول استاد اپنے سے کہ مقام مَا رَمَیْتَ
فرق وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی مقام جمع اور فرق صفت عبودیت اور جمع مقام ربوبیت اور وہ عبارت ما منقبہ
یہ ہی فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی - افهم
ان فی هذه الاية للعارفین موضع الاتحاد ولهم فی الاتحاد مقامات بالافعال واتحاد بالصفات
واتحاد بالذات اور اتحاد افعال بالقلب اور اتحاد صفات سبع بالروح و اتحاد ذات بمقام سر اشارہ
فرمایا جیسی کہ یہہ عبارت ہی اتحاد الصفة حیث اتصف بصفته حین عاینه تبعث کشف تجلی
تجلی صفته تعالی فی قلبه وروحه وعقله وسره المقصود کہ صفات افعالی مین فنا اپنے
کامون سے اپنے سے اور بقا کامون کی ذات فعلون خداتعالی جل فعال سے بسند اقوی ہاتہہ آئی
اور ایک دقیقہ نادر صفات فعل مین یہ ہی کہ فعل اعضا ظاہر یسے بیچ ظہور کے آتا ہی بقوت وہمت
صفات ثبوتیہ سبع صفاتین سے مثل قدرت کے کہ فعل مارنا کسیکو ساتہہ عضو ہاتہہ کے یا پانون کے اور
پھینکنا یا کہینچنا یا توڑ ڈالنا یا بنانا یا بگاڑنا ہاتہہ پانون کے اعضا سے ہوتا ہی اور قوت اوس فعل مارنے
اور بنانے کی ہمت و نسبت صفات ثبوتیہ قدرت سے در باطن لازم ملزوم ہین اور جو بغور ملاحظہ کیا گیا
سبع صفات ثبوتیہ صفت فعل کو منسوب و ملزوم ہین چنانچہ کسینے ایک شخص کو پکارا اور وہ اوس کے آواز
کو سنکر بیدار ہوا یہ قوت صفت کلام اور سماعت کی ہوئی اور شخص پکارنے والے کو دیکہا یہ صفت بصری

ہوی اور بات اوس کی یہہ صفت کلام ہوئی اور ارادہ بات کرنیکا کیا یہ صفت ارادی باطنی ہوئی اور ارادہ سے کہڑا ہوا پہر یہہ صفت افعالی ہوئی اور جان لیا اور پہچانا صفت علمی ہوئی اور گلے سے لگایہ صفت افعالی ہوی ایسا ہی اشارہ ایک مکتوب مین شاہ مجدد رضی اللہ عنہ نے کیا ہی۔ علی ہذا القیاس صفت افعال ساتہہ سبع صفات ثبوتیہ کے لازم و ملزوم ہین اور یہہ سب سبع صفات لطیفہ روح کے ساتہہ نسبت رکہتے ہین اور وہ سمع بصر کلام قدرت ارادہ علم حیات ہین اب بیان لطیفۂ روح کا کہ لطیفہ روح کہ وہ زیر پستان راست بمقدار دو انگشت کے مائل بہ پہلو نور اسکا سرخ اور ولایت اوسکی زیر قدم حضرت نوح اور ابراہیم علیہما السلام انبیاء اولوالعزم کے ہی اور نیت اسکی صفات ثبوتیہ ہی اور سالک کو نور اسکا گاہے مثل فوارہ سرخ جوشان دگاہے مانند نہر سرخ وگاہے مثل گلسرخ وگاہے طعام و شربت و میوہا سرخ بیچ نظر بصیرت کے مشاہدہ ہوتا ہی وصورت روح کی گاہے بصورت انسانی زن جمیلہ لبسرخ رنگ لباس سرخ نظر آتی ہی اور دیگر ارواح بھی بدین خوبی شمائل وگاہے بصورت حیوانی مثل گائی سرخ کے وگاہے بہ ہیئت نورانی مثل دائرہ قمر سرخ کے کہ اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَکُلُّھُمْ مِنْ نُوْرِیْ ساتہہ اوسکے دال ہی اور یہہ دائرہ قمری سرخ نوری پرتو دائرہ اَنَا اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ سے مفہوم ہوتا ہی کہ مربی تمام ستارون اعضاؤن جسم اربعہ عناصر و عالم خلق و امر کا ہی اور کیفیت اس لطیفہ روح کی یہ ہی کہ اپنے صفات سبعہ ثبوتیہ کو بہول کر خدا یتعالی کے ساتون صفات مذکورہ جانتا ہی چنانچہ مین نہین سنتا ہون خدا یتعالی سنتا ہی اور مین نہین دیکھتا ہون خدا دیکھتا ہی علیٰ ہذا القیاس اپنے ساتون صفات کو فنا جانکر بقا صفات حقتعالی معلوم کرتا ہی لیکن اس لطیفۂ روح مین غلبہ صفت بصر و بصیرت و رأیت کو بسبب نسبت ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ تر معلوم ہوتا ہی چنانچہ مصداق اس دعوی کی آیہ شریف وَکَذٰلِکَ نُرِیْ اِبْرَاھِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَرٰی فِی الْمَنَامِ ہی الغرض کہ اس لطیفہ روح مین ایک کیفیت دکہنا صورت روح بشکل

انسانی محبوبانی و دوم حیوانی و سوم نورانی و چہارم سیر ملک و ملکوتی و پنجم مرتبہ ابدالیت کہ اونکا ہوا پر اور دریا پر چلنا جسم سے بقول سعدی علیہ الرحمہ ع کہ ابدال بر آب و آتش روند ❊ اور ششم صحبت اور برکات ارواح مطہرات سے مشرف ہونا ہفتم اسرار الٰہی جلسہ سلطانہ سے مطلع ہونا کہ دوسرے اون سے ناواقف ہوں ہشتم خدمتگذاری خلق بجماعت بشارہ و اشارۂ حدیث شریف بہم یمطرون و بہم یدفع البلاء و بہم یقوم الارض و بہم ینصرون الحاصل کہ یہ مقام نہایت کیفیت اور مذاق پرلذت اور رقت کا ہی اور صوت خوش اور صورت احسن اسمین نہایت خوبی کے ساتھ لذت بخشتے ہین کہ کلمینی یا حمیرا اسکا شاہد ہی زیادہ اس سے سرنشتی قلم کا یہان عجیب مراقبہ ہی تیسرا لطیفہ سر کہ مقام اوسکا زیر پستان چپ بفرق دو انگشت کے مائل بوسط سینہ ہی اور نیت اوسکی فیض تجلیات شیونات ذاتیہ ہی اور مراد شیونات ذاتیہ سے شانین ذات کی اور شیونات ذاتیہ کو صفات ذاتی اور شان بیان کیا ہی اور جاننا چاہیے کہ لطیفہ روح مین صفات ثبوتی تشبیہی تھین کہ سمع و بصر و کلام وغیرہ مین مشابہت رب اور خلق کے صفات سمع و بصر وغیرہا مین ہی مثل ارادہ کے کہ اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اور فنا اور بقا بھی ارادہ کے وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ کہ ارادہ بندہ فنا و سلب و ارادہ حق بقا و قائم اور اس لطیفہ سر مین شان تنزیہی کہ ذات منزہ ہی صفت تشبیہی و افعالی مذکورہ سے اور عبارت شان تنزیہی سے کہ منزہ ہو صفات تشبیہی خلق سے اور وہ اسما تنزیہی احد و الہ و معبود اور حق اور سبحان اور قدوس اور قدیم وغیرہا ہین اور مناسبت اسما تشبیہی کہ ساتھ صفات مشابہت کے مثل سمع و بصر وغیرہ کے خلق اور رب کے ساتھ ہی اور غیر مناسبت بسبب تنزیہی نسبت حق و احد کے ساتھ بندے اور رب کے ہی کہ بندہ احد اور معبود اور سبحان و قدوس نہین ہو سکتا ہی دران حال کہ سالک مقام سر مین ذاکر و شاغل رہتا ہی اور کمال عشق و توجہ سے متوجہ ساتھ اس مقام سر کے ہوتا ہی بفضلہ تعالیٰ نسبت تجلیات سر بشان سبحان و شان حق کے نزول فرماتی ہی درانحالت نے ساختہ و نے باکانہ خود بخود

شعر

بفضل اللہ یا ... چون خواند
پس بجز ادر د ... سو ... در ماندہ ۱۲

کلمات سبحانی ما اعظم شانی و انا الحق بفحوائے قول مولانا روم قدس سرہٗ **ابیات** رنگِ آہن رنگ محو آتش است ۞ ز آتشی می لافد و خامش وش است ۞ چون ز رنگ طبع گشتہ محتشم ۞ گوید او من آتشم من آتشم ۞ زبان زد عارف مستغرق الحال کے ہوتے ہین یہ کامل نسبت فنا و بقا و شان تنزیہی کی ہی لکن یہان ایک شرط کامل ضرور لازم پڑی ہی کہ اگر حال سے قال ہو کہ خودی سے نہو اور جام بیخودی سے بیخود وست و مستغرق الحال ہو کر کہے بزرگون علیہم الرحمۃ مثل مولانا روم کے کہ **شعر** قال بگذار صاحب حال شو پیش پائے کاملان پامال شو ۞ روا فرمایا ہی اور شاہ مجدد رضی اللہ عنہ نے بھی ایک مکتوب مین ایسی تحریر فرمایا ہی ورنہ بغیر نسبت اور حال کے ہر دو صاحبان صاحب حال و اہل قلب جنان تے صاحب قال اہل لسان کو ناروا اور ناجائز کہا ہی المقصود کہ اس لطیفہ سر مین ایک علی نسبت تنزیہی نہایت پر زور و شور کے ساتھ ہی اور نسبت اس لطیفہ سر کے ساتھ حضرت موسیٰؑ کے منسوب ہی لاکن یہان ایک سوال شبہ دار ہوتا ہی کہ تجلی شان تنزیہی سر کے کہ درخت پر گرے اور سین سے آواز اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ فَاعْبُدْنِیْ وَاِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ آئی اور موسیٰ علیہ السلام کے وجود و زبان مبارک سے یہ آواز نہ بر آیا اس سر کا سر کیا ہی جواب ایک تو یہ ہی کہ تجلی درخت پر گری اور شعلہ تجلی مین سے آواز اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ بر آئی اور موسیٰ علیہ السلام کے وجود و زبان پر نہ گری اور اگر گرتی تو ضرور یہ کلمہ صادر ہوتا۔ سوال ان کے وجود پر نگرنا کیا باعث ہی۔ جواب حضرت شاہ رؤف احمد صاحب کہ خلیفہ رشید حضرت میر غلام علیشاہ مجددی رضی اللہ عنہم کے تھے اونہون نے سیر آفاقی اور انفسی کی تفصیل رسالہ صادقہ مصدوقہ اپنے مین بیان کی ہی کہ ایک سیر آفاقی و انفسی کے معنی یہ ہین کہ سیر انفسی سیر بالا عرش بلا مکان اور سیر آفاقی از عرش تا تحت الثریٰ اور دوسرے معنی سیر انفسی کے یہ ہین کہ سالک عارف سیر اپنے نفس مین نسبت انوار و تجلیات سے دیکھے وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اور آفاقی بیرون وجود اپنے کے مشاہدہ فرماوے بدین مضمون بمصداق آیۃ

سَنُرِیْھِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ اَنَّہُ ھُوَالْحَقُّ صادق آتا ہی اور موسیٰ
علیہ السلام نبی اولوالعزم اور ہادی خلق الی الحق تھی اگر اون کی زبان سے کلمہ انا الحق نکلتا دین حق ناحق
وباطل ہوجاتا اس سببے اون کی زبان حق ترجمان سے یہ کلمہ انا الحق نہ نکلا سوال جو کہ بعض سالک
مثل منصور علیہ الرحمۃ کے اس مقام سرمین لفظ انا الحق محقق ہوتا ہی اون کی زبان سے کیون یہ کلمہ انا الحق
صادر ہوا ہی جواب خاصہ اس لطیفہ سر انور شیونات ذاتیہ کا ہی سو آن منصور علیہ الرحمۃ کی زبان سے
لفظ انا الحق صادر ہوا اور موسیٰ علیہ السلام تو اس مقام کے صدر تھے اون کی زبان سے کیون
سرزد نہوا جواب منصور ولی تھے نہ نبی اور تابع نبی اور دین نبی انکی نفس زبان وقلب پر تجلی حق
وارد ہوئی لہذا اونکے قلب و زبان سے بسبب نسبت کمال محویت اور استغراق کے کلمہ حق صادر
ہوا اور اون کے کہنے سے کچھہ نقصان دین کا ظاہر ہوا یہ نکتہ عجیبہ و دقیقہ غریبہ اسمین تھا کہ لکھنے
مین آیا اور یہ نکتہ بیچ رسالے اثبات الالہام والبیعۃ کے لکھا ہی کہ تجلی انبیا کے وجود کے باہر گرتی ہی اور
اولیا کی زبان اور قلب پر الحاصل کہ ایک کیفیت اس سر سے شان تنزیہی کی بیان ہوئی اور دوسری
کیفیت پر مذاق یہہ ہی کہ اس مین نشا جلالی اکمل ہی کہ قصہ موسیٰ علیہ السلام کا کہ قبطی کو طپانچہ مارا اور
طپانچہ حضرت عزرائیل کو بھی مارنا حدیث شریف مین آیا ہی باب وفات موسیٰ علیہ السلام و
ذکرہ بعدہ حدثنا یحیی بن موسیٰ قنا عبد الرزاق قنا معمر عن ابن طاوس عن ابیہ عن
ابیھریرۃ قَالَ اُرْسِلَ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسٰی فَلَمَّا جَاءَہٗ صَکَّہٗ فَرَجَعَ اِلٰی رَبِّہٖ فَقَالَ
اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَا یُرِیْدُ الْمَوْتَ قَالَ ارْجِعْ اِلَیْہِ فَقُلْ لَہٗ یَضَعُ یَدَہٗ عَلٰی مَتْنِ
ثَوْرٍ فَلَہٗ بِمَا غَطَّتْ یَدُہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ سَنَۃٌ قَالَ اَیْ رَبِّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ
فَالْاٰنَ قَالَ فَسَاَلَ اللہَ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یُّدْنِیَہٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَۃِ رَمْیَۃً بِحَجَرٍ
قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَوْ کُنْتُ ثَمَّ لَاَرَیْتُکُمْ قَبْرَہٗ

الی جانبِ الطَّرِیْقِ تحتَ الْکَثِیْبِ الاحمر خلاصہ معنی اسکے یہ ہین کہ موسیٰ علیہ السلام سے
روح نکالنے کو ملک الموت آئے اونہون نے طمانچہ مارا وہ لوٹ گئے حضرت رب الجلیل کے جناب
مین عرض کی کہ ایسے بندے کے نزدیک بھیجتا ہی تو کہ مرنا نہین چاہتا ہی حکم ہوا جا تو کہو موسیٰ کو کہ اگر مرنا
نہین چاہتا ہی تو رکھہ تو ہاتھہ اپنے کو اوپر پیٹھ یا بدن بیل کے جتنے بال تیری ہتیلی کے نیچے دبین
اوتنی عمر برسونکی تجکو دون پہر کہا موسیٰ علیہ السلام نے آخر کو کیا حکم ہو کہا موت ہی کہا موسیٰ نے
اسیوقت جان قبض کر الغرض کہ اس حدیث سے جلال موسیٰ علیہ السلام کا معلوم ہوا اور علی ہذا القیاس
فرعون کو رودنیل مین غرق کرنا دلیل جلال پر آیا ہی الغرض جو کہ سالک موسوی المشرب ہوتا ہی اوسمین
نسبت جلالی اکثر ہوتی ہی اور تیسری کیفیت بسبب نسبت کلیمی مورد کلام غیبی کا ہوتا ہی اور اس امت
مرحومہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملقب بکلمہ محدث ہوئی اور بباعث نسبت جلال سے مجلے بہ تیغ جلال
اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ اور فاروق ہادی اور بسبب نسبت جمالی محمدیکے امیر المومنین ہوئے ماسوا
اسکے اولیا امت سے مثل حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت سید عبد القادر جیلانی موسوی المشرب
اور محمدی المشرب ہین اون کے ہر دو نسبتون سے دفتر کے دفتر موجود ہین اور ایسی ہی حضرت محبوب الٰہی
نظام الدین اولیا اور حضرت مخدوم علی صابر رضی اللہ عنہما کہ حضرات چشتیہ عالیہ سے ہین ان کے
ان نسبتون کا زور شور مشہور ہی اور حضرت خواجگان نقشبندیہ مین مثل حضرت ابو یوسف ہمدانی اور
اور مجدد الف ثانی سے بھی ان نسبتون کے بہت روایتین اشہر ہین اور چوتہی کیفیت اس لطیفہ
سر کی یہہ ہی کہ عارف اسکے اکثر اہل تصانیف سے ہوتے ہین کہ فقیر نے باطن مین اون کو موسوی
المشرب پایا ہی اور پانچوین کیفیت اس سر کی یہ ہی کہ سالک اسکے کو گاہ گاہ زیارت کعبہ معظمہ کی
نصیب ہوتی ہی بسبب نسبت تنزیہی احدیت کے بدین لحاظ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے لکھا ہی
کہ حقیقت احدی بعینہ حقیقت کعبہ ہی اور اشارہ اسمین کہ ظل احد کا کعبہ پر پڑتا ہی مسجود الیہ ہوا اور

اسم احمد صلوات اللہ علیہ وسلامہ متضمن ساتھہ دو نشاؤن کے کہ اسم احد و دوم میم اشارہ محبوبیت کی
مزین ہی بعالم ارواح مُطوّف ملائکہ ہوئے اور بسبب نور احمدی کے کہ آدم علیہ السلام مین وارد ہوا مسجود
ملائکہ ہوئے چنانچہ مولانا مرحوم درین باب اشارہ فرماتے ہین **شعر** گر نبودے ذاتِ حق اندر وجود
آب گل راکے ملک کردے سجود ؛ چنانچہ ایکروز فقیر ایک معتقد کو بیچ مراقبہ احدیت کے توجہ دے رہا تھا
کہ ناگہان تجلی نازل ہوئی اور اوس تجلی مین کعبہ اور حقیقت کعبہ کہ نور صرف ہی ظاہر ہوا اور جو فیض کہ اوپر
قلب کے مثل نہر عظیم جوشان کے آرہا تھا موقوف ہوکر نور اوپر تمامی بدن ہیئت وحدانی کے نازل
ہوتے مثل باران برسات کے معلوم ہوا بعد فراغت ہونے توجہ کے معتقد مذکور نے یہ مشاہدہ عجیبہ
بیان کیا لیکن یہہ بھی سوال کیا کہ لحوق ہونا مقام احدیت سے ساتھہ مقام حقیقت کعبے کے کس نسبت سے ہی
فقیر نے جواب دیا کہ باعث نسبت تنزیہی کے کہ مراقبہ احدیت مین نسبت احدیت اور مراقبہ حقیقت
کعبے مین نسبت مسجودیت ہی اور اس ناچیز نے اکثر مشاہدہ کیا ہی کہ مراقبہ احدیت مین غلبہ انوار لطیفہ سرکو
نہایت ہوتا ہی اور ایک نادر معاملہ لطیفہ سر اور حقیقت موسوی مین معائنہ ہوا ہی کہ جبکہ حضوری اسکی مین
تجلی نازل ہوتی تہی خود بخود لطیفہ قلب سر سے ایک سوال پیدا ہوتا تھا اور جواب بھی فی الفور ادرو جود
فقیر کا اوسوقت مین عاطل چنانچہ بسبب نسبت سر کے شجر موسی علیہ السلام اور شعلے سے آواز بلفظ اِنّی
اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ظاہر ہوا اور یہ خوبی و خاصیت نسبت کلام و کلیمی کے ہی فافہم اور چھٹی کیفیت
یہ ہی کہ اسمین دریا دیکھتا ہی اور اوس مین سالک سکا اپنے کو تیرتا ہوا اور پار ہوتا طرف دوسرے
کنارے کے اپنے کو دیکھتا ہی اور عالم مثال مین نور سپید لطیفہ اس سر کا ہی سالکین راہ سلوک مین دریا
مین تیرتا ہوا اپنے کو دیکھتا ہی اور اہل نسبت مجذوبیت کا اس دریا مین بحالت فنا ڈوبا ہوا معلوم کرتا ہی
چندروز بحالت مجذوبیت ہوجاتا ہی اور ساتوین کیفیت کہ اسمین باران انوار کا بہت زور و شور سے
برستا دیکھتا ہی بلکہ بعض اوقات مین نہایت زور و شور سے بڑے بڑے بوندون کے ساتھہ کہ مینہ برسات

بهادون مین ابر نیسان برستا هی برستا هوا نظر بصیرت سے مشاهده هوتا هی الغرض که کیفیات و واردات و
حالات اوسکے عجائب لاتعد و تحصی هین چیزسے تحریر مین آسے اور نزدیک بعض عارفون کے مقام قلب
مرتبه ولایت اور مقام روح مرتبه ابدالیت اور مقام سر درجه اوتادیت هی اور اوس مین غلبه سیر الی التجلی
الذات هی که شاهد اسکا رَبِّ اَرِنِیْ اُنْظُرْ اِلَیْكَ هی اور لطیفه روح مین غلبه سیر جانب صفات که مَلَکُوْتِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ هی اور لطیفه خفی که مقام اوسکا برابر پستان راست و فرق دو انگشت مائل بوسط
سینه هی اور ولایت اوسکی زیر قدم عیسیٰ علیه السلام کے اور نور اوسکا سیاه هی اور صفت اوسکی سلبیه هی او
صفت سلبیه سے عبارت یهه هی که هر تینون صفات که افعال ثبوتیه و شیونات ذاتیه هین اس لطیفه خفی سے
سلب هین اور یهان ذات مقدس سات نسبت فردیت کے کبریائی هر تینون صفات مذکورہ سے فرمایا هی
او کیفیت مضمون حدیث شریف سبق المفردون کے دکهلا رهی هی اور مرتبه فردیت نهایت درجه کا
مقام هی که تجلی خاص ذاتی فردون کو نصیب هی او کیفیت اوسکی یهه هی که سالک اس مقام خفی کا پیچ مذاق
فردیت کے خوش رهتا هی که جورو بچون سے آزاد رهتا هی مثل عیسیٰ علیه السلام کے لیکن یهان ایک سوال
وارد هوتا هی که احد اور فرد کے ایک هی معنی ایک کے هین احد مین نسبت سلبیه نهین وارد هوئی اور فرد مین
سلبیه کیون جواب اسمین نهایت ایک دقیقه باریک تر هی که زیر مقام احد تنزیهی کے مرتبه صفات
ثبوتیه منزین هین اور صاحب مرتبه بالا قدرت و حکومت هر دو مقام زیر و بالا کے رکهتا هی چنانچه حضرت
موسیٰ علیه السلام مرتبه سری احدی تنزیهی مین تهے اور نزول اونکا مقام زیر لطیفه روح سے صفات
صفت کلیمی مین بطور سلوک نقشبندیه هی اور ابراهیم علیه السلام باوجود نسبت صفات ثبوتیه کے کلمه
لِیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ فرمایا نه روحی که مقام قلب آدم کا هی نه انکا بدین لحاظ که بسبب قدرت مقام زیرکے که نسبت هر دو مین مثل دیوانخانه
و بالاخانه کے اور قدرت او حکومت کے سرسے او خفی سے سلب هوئی که بالاے خفی لطیفه اخفی که شان
جامع که وهمی عریانی تجلی خاص ذاتی و عدتی بیرنگی بیچون بمعنی قول مولانا روم رحمة الله علیه - چون به بیرنگی

رسی کان داشتے ٭ موسیٰ و فرعون دارند آتشے ٭ اور زیر خفی نسبت تنزیہی مدینی اوالعزمانہ شان مین بیت نسبت فردیت غالب ہوکر مثل برزخ ہر دو تنزیہی اور شان جامعیت کی کبریٰ پیدا ہوئی یہ دقیقہ نہایت ادق تھا کہ تحریر مین آیا آیندہ واللہ اعلم بالصواب اور کیفیت اوسکی یہ ہو کہ اس لطیفہ خفی مین یہہ بہی ابوسعید صاحب قدس سرہٗ فرمایا ہو کہ اسم محیی کا ظل سالک پر نازل ہوتا ہو در انحال سالک مردہ کو زندہ کرتا ہو چنانچہ بایزید بسطامی اور خواجہ نقشبند اور غوث اعظم وغیرہ اولیا اللہ نے مثل شاہ محی الدین عربی رحمتہ اللہ علیہ مردون کو زندہ کئے اور یہ نسبت مردہ زندہ کرنے کے جانب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منسوب ہو کہ کلمہ اُحْیِ الْمَوْتیٰ سند اوسکی ہو یہان ایک شبہ وارد ہوتا ہو کہ بعض سالکین اس تجلی فردیت مین ہوتے ہین اونسے نسبت اسم محیی کی ظاہر نہین ہوتی جواب اسکا یہ ہو کہ بزرگون نقشبندیہ نے لکہا ہو کہ چند مدت سے بزرگان دین متوجہ جانب نسبت مُحییت کے نہین ہین اور زندہ کرتے قلب کے ہین کہ زندگی دائمی ہی لہذا یہ نسبت مفقود ہو والعلم عند اللہ اور لطیفہ اخفیٰ کا مقام اوسکا وسط سینہ کہ ایک کہڑا النبا لکیر سا ہو اور نور اوسکا سبز ہو اور ولایت اوسکی زیر قدم خاص حضرت حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو اور نیت اوسکی شان جامع یعنی جمیع صفات اور شانون کو جامع ہو اور اسمین خاصیت تخلقوا باخلاق اللہ ہو اور سالک اکثر اوقات زیارت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوتا ہو اور تمامی لطائف عالم امر کی کیفیتین اس مین حاصل ہوتی ہین اور اسرار کہ اسمین حاصل ہوتے ہین ظل تجلیات ذاتی سے ہین —

ذکر لطیفۂ نفس کا

جاننا چاہئے کہ بعد لطیفۂ اخفیٰ کے لطیفۂ نفس ہو کہ مقام اوسکا بیچ سلوک نقشبندیہ مجددیہ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے بجائے پیشانی سجدے کی جائے مین ہو اور نور اوسکا نیلگونی اور ستارہ نیلگونی چمکتا ہوا نظر آتا ہو وصورت اسکی بشکل انسانی وحیوانی بحسب مادہ سالک کے نظر آتی ہو اور اس جا بسبب کثرت ذکر اور توجہ

مرشد کامل مکمل سے صورت اطمینان کی پیدا ہوتی ہی اور فی الحقیقت اطمینان اوسکا ولایت کبری انبیا
علیہم الصلوٰۃ والسلام مین کامل مرتبہ وصول کو پہونچتا ہی اور اکثر اوقات اسمین تجلیات وارد ہوتے ہین
اور بعض اسرار استتار سے بہی واقف ہوتا ہی اور صورت نفس کی حیوانی اور انسانی بحسب مادۂ باطنی کے
بچند اشکال سے نظر پڑتی ہی اور سالکون طریقت نے اونکو معاینہ کیا ہی حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے
ایک شعر مین مثال نفس امارہ کی ساتھہ سانپ اژدر کے لکھنا فرمائی ہی **شعر** نفس اژدرہا است کے این
مردہ است ۞ از ہمہ بے آلتے افسردہ است ۞ یعنے نفس اژدہا سانپ ہی یہہ مرا ہوا نہین ہی۔ تامی
بے سامانی کے سبب سے افسردہ ہو رہا ہی اور دوسرے شعر مین ساتھہ کافر فرعون کے نسبت فرمائی ہی
شعر نفس کافر کمتر از فرعون نیست ۞ لیکہ اور اعون ما راعون نیست ۞ یعنے نفس کافر کمتر فرعون
سے نہین ہی۔ لیکن اوسکو سامان فرعونی کا کہ لشکر و مال و حکومت ہی حاصل تہا دعوی خدائی کا کیا
اور نفس کے پاس وہ سامان بالا مذکور موجود نہین ہی لہذا عاجز ہو رہا ہی اور بو علی شاہ قلندر قدس
سرہ نے بہی بسبب نخوت شہرت چلہ نشینی از روے ریا آدمیون کے دکہلانیکو اور اپنے کو بزرگ
اور مفتخر بنانیکو نفس کو ساتھہ کافر کے نسبت دی ہی **شعر** نفس کافر کیش داری در کمین ۞ بہر شہرت
می نشینی اربعین ۞ اور شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ نے صورت نفس کی بشکل گہوڑے کے
لکہنا کی ہی **شعر** ہر کسے را نفس توسن رام شد ۞ از خردمندان نیکونام شد ۞ یعنے جس کسیکا
گہوڑا نفس کا تابعدار ہوا وہ شخص داناؤن دین بطریقہ حقیقیہ سے نیکنام ہوا۔ اور بہادر خان
سنبہلی مجددی رحمہما اللہ نے اپنے رسالے مین اشکال نفس کے بچند اقسام کے انسانی اور حیوانی
لکہنا فرمائی ہی اور تمیز اوسمین یہہ فرمایا کہ مومن متقی کے نفس کی شکل بصورت انسان ہین اور جانور
حلال کی شکل مین نظر آتی ہی اور صورت نفس غیر متقی کی بصورت کافر اور جانور حرام کے نظر آتی ہی
چنانکہ منطق الطیر مین کہ تصنیف حضرت شیخ فریدالدین عطار رضی اللہ عنہ کی ہی اشارۃً اوسمین بہی ایسا ہی

بیان ہی اور فقیر نے بھی علی ہذا القیاس ایسا ہی تجربہ کامل کیا ہی اگر لکھنا کرون ایکدفتر ہووے اور اصل
اس نفس کی ساتھہ اقسام سات کے آیات قرآنی سے عارفان منازل طریقت رحمہم اللہ نے ثبوت کو
پہونچائی ہی ایک نفس اماره دوسرا نفس لوامہ اور تیسرا نفس ملہمہ اور چوتہا نفس مطمئنہ اور پانچوان
نفس راضیہ اور چھٹا نفس مرضیہ اور ساتوان نفس کاملہ قابلیہ نفس اماره کو متعلق ساتھہ کفار کے کہ منہ
زور گھوڑا بدرکاب بدلجام ہی اور اصل اسکی کتاب سے إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ اور نفس
لوامہ مومن کا کہ بعد گناہ کرنے کے ملامت نفس کو کرتا ہی اور پشیمان ہوتا ہی اور اصل اسکی ساتھہ آیۃ
وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ اور نفس ملہمہ اولیاء اللہ کا کہ اشاره اوس سے وَنَفْسٍ وَمَا
سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا صریح ہی اور معنی فجور و تقوی مین اہل وجود اور شہودین
نے تمیزی اور تمیز کا ہی اسکی تحقیق رسالہ اثبات السلوک مین لکھنا گئی ہی اور نفس مطمئنہ اور راضیہ مرضیہ اور
کاملہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء محبوبین ومخلصین کے ہین کہ شاہد اسکے الفاظ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ
الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً ۝ وَتِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ بروایت نقل
رسالہ قادریہ موصلیہ کے ہی تشریح اسکی دوسرے رسالون مین مفصل ہی الغرض کہ استقامت نفس مین
بصورت اطمینان وصول اور بالائی مقامات مین کیفیات اور مذاق وانوار بطور دیگر کے بکامل اطمینان
کے حصول ہے جاننا چاہیئے کہ ایک نفس اماره سند اسکی إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ اور دوسرا
نفس لوامہ کہ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ اور تیسرا نفس ملہمہ اور وه وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا
فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا اور تین نفس ایک آیت شریف مین يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ
ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً اور ساتوان نفس کاملہ یہ نفس کاملہ قابلیہ تمامی بدنکا
معلوم ہوتا ہی اور تمامی بدن مجموعہ پانچ عالم امر اور پانچ عالم خلق سے بعدد دس اعداد کے باشاره تِلْكَ
عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ باطوار طریقہ طریقت سے معلوم ہوتا ہی اَلْعِلْمُ عِنْدَ اللہِ اور یہہ ساتون نفس ایک

ہو سالکون کو درمیان میں سے مراتب اور رنگ اور کیفیات ان میں سے کے لکھے تھیں انکو بعض سالکون مین لکھنا کئے ہین۔

بیان لطیفۂ سلطان الاذکار قالبیہ کا

جاننا چاہئے کہ لطیفہ قالب سکو اسواسطے کہتے ہین کہ قالب نام تمامی وجود و بدن کا ہی اور سلطان الاذکار کہ اِس لطیفے مین ذکر اللہ جلشانہٗ تمامی بدن اور ہر ہر بال و ہر ہر عضو سے بمضمون وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ سکے بیچ گوش سالک کے در آتا ہی اور حضرت ابو سعید صاحب قدس سرہٗ نے لکھا ہی کہ یہہ لطیفہ قالب عجب مقام پر ندرت متکیف ہی کہ تمامی لطائف ایکجا جمع ہو کر حکم معجون غریبہ کا رکھتا ہی کہ مقام بیرنگی تجلی ذاتی دائمی سے متعلق ہی کہ ساتھہ کمالات انبیاء اولوالعزم کے منسوب ہی لکن کمال اسکا بیچ مقامات کمالات انبیا علیہم الصلوۃ والتسلیمات سے منکشف ہوتا ہی اور بسبب ذکر اسم اللہ جلشانہٗ کے تمامی بدن اور ہر شی سے آواز مثل جانورون جھینگرون کے سننے مین آتا ہی اور گاہے بیچ حالت غلبہ حضوری کے ہر دو کانون سے آواز سنائیون کی بلفظ اللہ کے نہایت زور و شور سے مفہوم ہوتی ہی اور گاہے بغلبہ ذکر کثیر بمصداق وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ سکے لطائف کھلتے ہین کہ یکایک لطیفے مین سے آواز اللہ مثل آواز بندوق کے برآکر انوار اوس سے مثل ہوائے آتشین کے جانب عالم فوق اصل اپنے کے روان ہوتی ہین اور تجلیات او سکے مین غیوبات عجائبات منکشف ہوتے ہین اور اکثر اوقات اسمین تمامی بدن مثل تپ لرزہ کے مضمحل رہتا ہی کہ جیسے کیسنے صد ہا لٹھہ مارے ہون اور سینہ گرمی سے خالی اور سبھاری اور گاہے تمامی بدنمین قشعریری یعنے چونٹیان رنگتی ہوئین بسبب ذکر کثیر کے معلوم ہوتے ہین اور بعض کو بعض اوقات ہر ہر عضو اپنا جدا جدا ہوا ذاکر معلوم ہوتا ہی اور دوران حال کہ نسبت عروج غلبہ کرتی ہی ایک ستون نوری تمامی بدن سے جانب فوق کے روان ہوتا ہی اور طرفہ ماجرا یہ ہی کہ ساتھہ ہی اوس ستون نوری کے تمامی جسم منور ہو کر فلک الافلاک سے گذر کر سیر لامکانی سے مشرف ہو کر محیط عالم ہوتا ہی او

کا ہے بشغل ذکر کثیر کے تمامی بدن مقامات خلق وامر کو احاطہ کرتا ہی اور وقت نزول کے استغراق
کامل بخش کر احوال فنا اور بقا اسکے کے متلذذ کامل فرماتے ہین سبحان اللہ مشاہدات اور کشوفات اور کیفیات
اسکے احاطہ تقریر و تحریر سے باہر ہین سالک ذی الاشتغال کثیر الذکر بحرمت و برکت توجہ مرشد کامل مکمل کے
واقف و متکیف ہوتا ہی اور بزرگون رحمہم اللہ نے لکھا ہی کہ ستر ہزار پردے بمضمون اِنَّ اللہَ سَبْعِیْنَ
اَلْفَ حِجَابًا مِّنْ نُوْرٍ وَظُلْمَۃٍ کے درمیان بندے اور معبود حقیقی جلشانہ کے ہین بیٹھے ہین کہ فرمایا
ہر لطیفے مین دس ہزار پردے ہین سات دہائیون ستر ہوے اور حال ابتدا اپنے ایک لطیفہ سے اور
انتہا سات مقامات شیخ عطار سے مولانا روم رحمہما اللہ علیہما خبر دیتے ہین شعر[۱] ہفت شہر عشق را
عطار دید ٭ ما ہمین در کوچۂ وا ماندہ ایم ٭ اور دوسرے شعر مین انتہاے ہفت لطائف وصول
اپنے سے اشارہ فرماتے ہین شعر[۲] ہفتصد و ہفتاد قالب دیدہ ام ٭ ہمچو سبزہ بار بار روئیدہ ام ٭
الغرض کہ یہہ مقام لطیفۂ قالب نہایت پُر لذات و کشوفات عجائبات کا ہی کہ دل سالک کا اس مقام عالیہ
سے باہر آنے کو اور دوسرے مقام کی جانب کو جانے کو نہین چاہتا ہی۔ چند سے احوال و کیفیات
پر مختصر کیا **قطعہ** یہہ مقام جامع وصف و شیون ٭ ہی لطائف مین بصد ہا نوبہار ٭ جنت الماوایہ
یا جنت نعیم ٭ جنت الفردوس بہر دیدکار ٭ لیکن یہان ایک دقیقہ شاملی دہن بستہ کے باقی رہتا تھا
اوسکو بھی واسطے عاشقان بلبلان جان نثار کے مانند گل نوبہار شگفتہ کرتا ہون اور وہ یہہ ہی کہ ہر
لطیفے مین ایک نوع کے کیفیات اور حالات استغراق و لذت فنا و بقا و تجلیات انوار پر اسرار و احوال
و ارادات و جذبات عروج و نزول مثل محبوبان نازنین خوش ادا و مہرویان دلربا کے بصد عشوہ
ہاے پُر ناز و غمزہ ہاے بے نیاز کے قلوب عاشقین کو نہایت فریبندہ ساتھہ ہزارون اغماض کے
کرتے ہین اور ارواح دلدادگان جان نثار کو اور ہر طرح خوش انداز پر ناز کے نہایت تڑپا کر
ہر ہر طرح سے بیچ کمند محبت اپنے کے کھینچتے ہین اور نگاہ ستمگار دلبری اور دلربائی اونکے قلوب

عاشقین کو ساتھہ نعرون اور نالون ہو وحق پر سوز سازکے مثل مرغ بسمل کے بار بار تڑپاتے ہین بادہ
اس سے غرض کرنا شیوۂ گستاخی ہی قطعہ عاشقون کو دید سے محبوب کے ✤ کیفیت پر ذوق ہین بس
خوشگوار ✤ بادۂ جام محبت سے مدام ✤ مست و بیخود از خودی و لبرسے کار ✤ اور دوسرا لطیفہ یہہ ہی
کہ سلوک طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ عنہم مین فقط ذکر اسم اللہ خفی لطیفۂ قلب سے تا ساتوین لطیفۂ قالب کے
شغل باشارہ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ[1] کرتے ہین اور دوسرون حضرات عالیہ رضی اللہ عنہم کے طریقون مین
فقط اسم ذات یا اسمار صفات و یا اسم ذات معہ اسمار صفات مثلاً اَللّٰہُ سَمِیْعٌ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ وغیرہا
بایما قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی[2] کے ذکر لسانی یا جنانی
فرماتے ہین المقصود کہ ہر دو طرح سے بہتر ہی بہر نوع حصول اَلذَّاکِرُوْنَ جُلَسَاءُنَا[3] جلیس حق ہونا مقصد
قلبی ہی اور فضیلت اسم ذات کی یعنی اسم اعظم اور جامع جمیع اسمار افعالی اور صفاتی اور شیونانی و نسبت
اعتباراتی کو ہی اور ثواب اسکا یہہ ہی کہ بسبب جامعیت کے جمیع اسمار و صفات پر ثواب اسکا غالب اور
اول مفتاح قرآن کہ بسم اللہ شریف ہی اوسمین اول موجود اور دوم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مین کہ فاتحہ ہی مزین اور تیسرے
شروع قرآن سورۂ بقر مین باشارۂ الف حروف مقطعات کے اللہ جلوہ گر اور کلمۂ طیبہ مین کہ مشتمل بدو نسبت
نفی و اثبات متضمن مقامات فنا و بقا بلفظ اثبات مقرب الی اللہ کہ دخول اسلام و ایمان و احسان درجۂ
اخیرہ مین بہی اسم ذات ہی اور آخر کار وقت خاتمہ کے دخول جنت بہ بشارہ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
فَدَخَلَ الْجَنَّۃَ[4] بشیر ہی اور انتہا فضل و برکات اسکی یہہ ہی کہ ذاکر مرتبۂ ولایت کو پہونچکر مقرب و محبوب
بمضمون حَتّٰی اَحْبَبْتُہٗ ہوتا ہی اور جب تک کہ ایک آدمی بھی دنیا مین کلمہ اللہ کہنے والا رہیگا بہ برکت اور
فضل اسکے کے قیامت نہ آویگی زیادہ اس سے کیا عرض کرے اور خصوصاً محل اسکا قلب لکھا ہی اور سیر
ملکوتی حصول اور سیر ناسوتی ضمناً اسکے حصول زیادہ اس سے عرض کرنا ہر دو لب منشی قلم کے بسبب لذت
کمال سے بستہ ہوتے ہین اور مولانا روم عارف باللہ رحمۃ اللہ نے کلمہ اللہ مین بکمال ذوق و شوق بمذاق

ف ۱ [illegible] اور دون [illegible] حضرت مجدد [illegible] قُلِ اللّٰہُ [illegible] فقط اسم اللہ [illegible] نقشبندیہ مجددیہ [illegible] ۱۲
ف ۲ [illegible] اسمار [illegible] چشتیہ وغیرہ [illegible] ۱۲
ف ۳ ذکر کرنے والے [illegible] ہمنشین ہین ۱۲
ف ۴ جس نے کہا لا الٰہ الا اللہ [illegible] جنت مین ۱۲

صوفیانہ فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے ذاکر کلمہ اللہ کو بکیفیت واحوال مستغرق بلذت فنا فی اللہ و بقا باللہ
بہ نسبت صبغۃ اللہ کے ذکر فرمایا **ابیات** اللہ اللہ گفتہ اللہ می شود ❊ این سخن حق است واللہ می شود
صبغۃ اللہ ہست رنگ خم ہو ❊ پیسہا یکرنگ گردد اندرو ❊ رنگ آہن محو رنگ آتش است ❊ ز آتشے
می لافد و خامش وش است ❊ چون ز طبع و رنگ گشتہ محتشم ❊ گوید او من آتشم من آتشم ❊ الغرض
کہ مافی الضمیر حضرت مولانا مرحوم کا یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جو کہ سالک کثرت سے ذکر اللہ کو شغل کرتا ہی بسبب غلبہ
کثرت ذکر اللہ کے کہ تُفْلِحُوْن اوسکا ثمرہ ہی تجلی و انوار اسم اللہ کی اوپر سالک کے نازل اور
وارد ہوتے ہین اور ذاکر اون تجلیات و انوار اسم اللہ مین مثل لوہے کے آگ مین محو اور فنا کامل
ہوتا ہی در آنحال بسبب غلبہ محویت کے کہ مانند لوہے کے ہمرنگ و ہم طبع آتش کے طبیعت پیدا کرتا ہی بے محابا
اور بے باکانہ مثل شعلہ شجر موسیٰ علیہ السلام کے کلمہ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہ کا زبان سالک سے نکلتا ہی یہ تاثیر
اسم اعظم کی اکمل معظم ہی چنانچہ شاہ محی الدین عربی رحمۃ اللہ نے بھی اپنی تفسیر مین بیچ بیان تفسیر آیۃ
اَنْ یُّذْکَرَ فِیْہَ اسْمُہٗ کے اسم خاص اسم اعظم متجلی فی القلب بالذات مع جمیع الصفات لکھا ہی
اور وہ عبارت یہہ ہی اَنْ یُّذْکَرَ فِیْہَ اسْمُہُ الْخَاصُ الَّذِیْ ھُوَ اسْمُ الْاَعْظَمِ اِذْ لَا یَتَجَلّٰی بِھٰذَا
الْاسْمِ اِلَّا فِی الْقَلْبِ ھُوَ التَّجَلِّی بِالذَّاتِ مَعَ الصِّفَاتِ چنانچہ تجلی اسم ذات اور کلام و آواز
اوس مین اِنِّیْ اَنَا اللّٰہ صفت کلامی ہر دو شامل ہی **قطعہ** جب ہوئے نازل تجلی شجر موسیٰ پر عزیز
کلمہ انی انا اللہ اوس سے نکلا تھا عجیب ❊ آدمی انسان کامل پر ہو گر اوسکا نزول ❊ گر وجود اوسکے
سے نکلے تم یہہ کیون سمجھو غریب ❊ اور امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کیمیائے سعادت مین
بیچ تاثیر اس اسم اعظم کے ایسے لکھتے ہین کہ خلاصہ اوسکا لکھتا ہون کہ ای عزیز ایسا گمان مت کر کہ دریچہ
دل کا طرف عالم ملکوت کے بغیر خواب اور موت کے نہین کھلتا ہی اگر کوئی شخص ایک گوشہ مین تنہا بیٹھکر
اپنے آنکھہ کو بند کرکے دل سے اللہ اللہ کرے البتہ دریچہ دل کا کھلیگا جو لوگ کہ خواب مین دیکھتے ہین

وہ بیداری مین دیکھیگا انبیاؤن سے ملاقات کرکے اون سے فائدے اوٹھائیگا اور ملائکون کی صورتین اچھی شکلون مین دیکھینگے اور سیر ملک و ملکوت کی اوسکو حاصل ہوگی وَكَذٰلِكَ نُرِيٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور حدیث روِیَتْ لِیْ مشارق الارض و مغاربہا اسی جانناچاہیے کہ اسم اعظم کی تاثیر بمقام قلب بہ ترتیب سلوک حصول مرتبہ ولایت کا کشف عالم غیب کا ملکوت ہے اور اوسمین ارواح انبیا علیہم السلام اور ملائکہ کرام اور جو ملکانون نے چشم سے نہیں دیکھا اور نہ آنکھون سے دیکھین وہ دیکھے کا ذکر قلبی تنبیہ قلب مین مختصر آو ینگے مگر یہان ایک شرط ہی اوحون نے سینے میں سلام لگائی ہے کہ اگر زبان حال سے وہ کلمہ سرزد ہو عارفون کے لب دوس کی گفتگو سے سینہ میں اور غیر عارف کے کہنا نہایت اقبح اور ناروا لکھا ہے بیت قال را بگذار صاحب حال شو پیش مردے کاملان پامال شو

اب ایک ہی کلمہ پر خاتمہ ہے کہ اَللّٰهُ بَاقِيْ وَمِنْ كُلِّ فَانِيْ۔

بیان ذکر نفی و اثبات کا

جاننا چاہیے کہ بعد ذکر ہفت لطائف کے کہ سبق لطائف مین پچیس ہزار بار رات دن مین اسم اللہ جل شانہ کا ذکر کرنا فرمایا ہے جبکہ ساتون لطیفے طے ہوئے چودہ ہزار اول اسم ذات ساتون لطائف پر مقرر فرماتے مین اور ایکہزار ذکر نفی و اثبات مع لحاظ معنی اسکے کہ لَا اِلٰهَ نہین ہے کوئی مقصود میرا اِلَّا اللّٰه سوا ذات پاک تیری ذکر کرنا ارشاد کیا ہے اور باقی اوقات مین چلتے پھرتے بیٹھے سوتے ذکر نفی و اثبات کو مد نظر رکھنا فرمایا ہے اور ترتیب طور ذکر کرنے نفی و اثبات کے یہہ ہے کہ اول وضو کرکے رو بقبلہ ایکسند گو تخت مین بیٹھے اور پہلے ایکبار الحمد شریف اور ستائیس بار استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ کو پڑھکر ثواب اسکا بارواح پیران کبار علیہم الرحمہ کے پہنچاوے اور بعد ازان یہہ دعا پڑھے الٰہی فیض حضور او جمعیت اپنے کو واسطے پیران کبار رضی اللہ عنہم کے اوپر لطیفہ قلب میرے کے پہنچا اور بعد اسکے حرف لا کو ناف سے اوٹھاکر تا مقام حقیقی بپہنچاوے

اور لفظ اللہ کو مقام پیشانی سے لیکر سیدھے مونڈھے پر گردش دیتا ہوا تا لطیفہ روح ٹھہراوے اور کلمہ الا اللہ
کو لطیفہ روح سے لیکر تمامی لطائف سینے کے گردش دیتے ہوئے تا لطیفہ قلب نجفی ضرب پہنچاوے
اور جبکہ لفظ لا الٰہ کہے ہمراہ اوسکے زبان خیال سے معنی کہ نہین ہی کوئی مقصود میرا اور بروقت الا اللہ کے
سوا ذات پاک تیرے کے خیال رکھے اور اول دعا کہ الٰہی فیض وحضور جمعیت کو واسطے پیران کبار علیہم الرحمۃ
کے اوپر لطیفہ قلب میرے کے پہنچا اسکا نام اعتصام ہی اور حبس دم سے کلمہ نفی و اثبات کو عدد طاق
پر پہونچتا وقوف عددی تمام کہتے ہین اور لفظ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کو بعد وقوف عددی کے کہکر پہر شروع
نفی و اثبات کو کرتے ہین اسکا نام بازگشت لیتے ہین الحاصل کہ معنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے نہین ہی کوئی
مقصود میرا سوا ذات پاک تیرے کے اور شرط براہ مفید کے حبس دم سے اوپر وقوف عددی طاق کے تین
کہ ایک بار سے لیکر تا اکیس بار فرمایا ہی اور فقیر نے ایکدم مین کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کو بلحاظ معنی مذکورہ کے
تین سو بار ساتھہ حبس دم کے نوبت پہنچائی تھی کہ تمامی لطائف پر ایک جوالہ نوری یعنے بنیٹی نوری گردش کھاتے ہوئے
معلوم ہوتی تھی اور ہر رات و دن مین تین ہزار بار کلمہ نفی و اثبات کو شغل و ذکر کیا جبکہ کثرت ذکر کی انتہا کو
پہنچی استغراق سے کامل ہاتھہ دیا تھا اور فنا سے ماسوائے ازبس غلبہ کیا تھا اور مدہوشی اور سنے ہوشی نے
نہایت غلبہ کیا تھا کہ نسیان اپنی جان اور جہان کا اسمین ہوا تھا اور غلبہ نشا اوسکے کا مانند خمار مجازی کے
ازبس عاید حال تھا کہ گھڑیون اور پہرون نشا نفی و اثبات مین از مدہوش اور سر در رہتا تھا اور غایتہ
اوسکے سے کشف کونی بھی بروقت صحویت کے ہوتا تھا اور دم مین تعیب ہونا اور ہوا پر اوڑنا بھی اسمین ہی
اور جبکہ کثرت سے ذکر نفی و اثبات کا پہنچتا ہی مرتبہ ابدالیت نصیب ہوتا ہی اور بعض کے نزدیک لا موجود
الا اللہ اور بعض کے نزدیک لا موجود الا اللہ اور شاہ مجدد رضی اللہ عنہ ایک مکتوب مین لکھتے ہین
ہمارے نزدیک لا مقصود الا اللہ اوسط درجہ ہلی ہی کہ دیکھتے ہی لا معبود الا اللہ سیر نظری صورۃ
صرفہ کا اور یہہ بھی فرمایا کہ کلمہ لَا اِلٰہَ نفی ماسوا اور اثبات ذات خدا یتعالی ہی چنانچہ مکتوب چوتہے مین جلد ثالث

سے لکھتے ہین کہ مناسب حال مبتدی سلوک کے ذکر ہی اور نفی ماسوا مذکور کے ہی ساتھہ اوس حد کے کہ ماسوا علم نرہے اور کوئی چیز غیر حق سبحانہٗ سے مراد اوسکی نہووے اگر بہ تکلف اشیا کو اوسکو یاد دلاوین یاد اوسکو نہ آوے اور مقصود اوسکا نہووے اور مکتوب چہالیسوین مین فضیلت ذکر اسم ذات و صفات حقتعالی کے اوپر احکام شرعیہ کے لکہنا فرمائی ہی اور وہ یہہ ہی ایضًا وہ ذکر کہ ساتھہ اسم وصفت[ف] کے واقع ہووے ایک وسیلہ ہی خاص اوس ذکر کو کہ ساتھہ مراعات حدود شرعیہ کے حاصل ہووے اسواسطے کہ بیچ جمیع امور کے مراعات احکام شرعیہ کے کرنا بغیر محبت تام صاحب شرع کے میسر نہین ہی اور یہہ محبت مربوط ساتھہ ذکر اسم وصفت[ف] اوس تعالی کے ہی پس اول وہ ذکر چاہیئے تا بدولت اوس ذکر کے مشرف ہووے انتہی اور مکتوب باسٹہوین مین ثلثہ ثالث سے بیچ مدح کلمہ طیبہ کے لکھتے ہین پوچہا تہا کہ ان تین چیز سے کونسی چیز بہتر ہی ذکر نفی و اثبات و تلاوت قرآن و نماز بطول قنوت ذکر نفی و اثبات کا مانند وضو کے شرط نماز کی ہی جبتک طہارت درست نہووے شروع کرنا بیچ نماز کے ممنوع ہی ایسا ہی جبتک معاملہ نفی کا انجام کو نہ پہونچے سوائے فرضون اور واجبون اور سنتون کے جو کچہہ کہ کرین عبادات نافلہ سے داخل وبال ہی اول ازالہ یعنے دفعیہ مرض کے اپنے سے چاہیئے کرنا کہ مربوط ساتھہ ذکر نفی و اثبات کے ہی بعد از ان ساتھہ عبادات و حسنات کہ مانند غذا ئے صالح کے ہین مریدون کو مشغول کرنا چاہیئے پیش از زوال مرض سے جو غذا کہ تناول کرین فاسد اور مفسد ہی ع هرچه گیرد علتی علت شود ❊ قطعہ کیا مقام عالیہ نفی و اثبات ❊ جامع رتبہ فنا و ہم بقا ❊ دید مین اک ذات حق موجود ہو ❊ لا وجود اشیا تمامی ما سوا ❊ انتہی - راقم الحروف عفی عنہ کہتا ہی کہ یہہ حکم حضرت مجدد رضی اللہ عنہ بدلائل قوی اہل سلوک مریدون کے حق مین فرمایا نہ غیر اہل سلوک مثل مریدہ مؤمنین عوام و عابدان و وظیفہ خوان کے اور عبادات نوافل کو بعد شغل و ذکر نفی اثبات کے غذائے صالح کے ساتھہ نسبت فرمائی - الغرض کہ فضائل نفی و اثبات کے بسیار ہین چنانچہ بیان ہوئے اور ثواب اسکا دخول جنت[ف] اور با ایمان رحلت دنیا سے اور ذاکر اوسکا

ف اسم اشارہ بجانب اسم ذات اللہ اور اسم صفت مراد اور اسم صفت مثل سمیع و بصیر و علیم وغیرہ ہین ۱۲

ف جواب ہی سوال کا ۱۲

ف وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبر الناس ... من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ وان زنی وان سرق علی رغم انف ابی ذر رواہ الترمذی یعنی ابی درداء رضی اللہ عنہ سے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ... کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہا بہشتی ہی اگرچہ زانی اور چور ہو ۱۲

اگرچہ سارق اور زانی ہو لایق مغفرت ہی زیادہ اوس سے اسکی فضیلت کیا عرض کرے جاننا چاہئے کہ مرشدان
طریقت رضی اللہ عنہم ہمارے نے راہ طریقت سلوک قرب الی اللہ ولایت مین تین طریق ارشاد و تعلیم
فرمائے ہین ایک طریق رابطہ کہ صورت مرشد کی مدام حضور و غیبت مین روبرو اپنے رکھنا قول جمیل
وغیرہ رسالون مین فرمایا ہی ایک طریق اوسکا مدام صورت شیخ کو خصوصًا وقت ذکر و فکر کے روبرو
حاضر رکھنا اوسکو مرتبہ فنا فی الشیخ کہتے ہین اور دوم طریق رابطہ صورت منور شیخ کے قلب مین تصور
کرنا اور تیسرا طریق خود اپنی صورت کو بصورت پیر متبرک بنانا اور دوسرا طریق سلوک قرب الی اللہ
ساتھہ ذکر اسم ذات اور نفی اثبات کے یا لسانی یا قلبی ہو اور ترتیب ذکر اسم ذات کی یہہ ہی کہ طالب
باوضو ہو کر روبقبلہ ایک گوشے مین تنہا ہو کر چہار زانو و یا دیگر نشست سے ہر دو آنکھونکو بند کرکے
اور چیرے نوک زبان کیجانب تالو کے لوٹ کے زبان قلب سے اللہ اللہ کا ذکر کرے اور چلتے
پھرتے بیٹھے لیٹے کھڑے بمضمون اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ
وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے مدام مشغول رہے ساتھہ تسبیح کے اور بلا تسبیح بھی یہانتک
کہ کثرت ذکر سے قلب مثل نبض پُرزور کے جاری اور پھڑکنے لگی تب متوجہ طرف دوسرے لطیفے روح کے ہووے
اور علی ہذا القیاس بمثل طریق قلب بالا مذکور کے ساتون لطائف پر ذاکر اور شاغل ہووے اور اول
مرشد کو چاہئے کہ بعد بیعت کے توجہ مسترشد کو دیوے بعد توجہ دینے کے ترتیب ذکر مذکور کی تعلیم کرے
کہ ایک توجہ مرشد کی بسیاری ذکر کرنے مسترشد کے مفید تر ہی اور توجہ مرشد کی مثل دانے بونے زمین
قلب مین ہی اور آب ریزی اوسپر فوارے نوری نور ذکر اسم ذات سے مسترشد کا کام نہایت ساتھہ نسبت
خضوع اور محبت سے زیبا کار ہی جتنی کہ کثرت ذکر کی بفحواے وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ
کے ہو نشو و نما شجر قربت کو ساتھہ شاخون انوار اور برگ و پھول و پھلون تجلیات اسرار عجائبات کے
کاملتر ہو گی اور طریق توجہ دینے پیر کا مرید کو یہہ ہی کہ مرشد اول مثلًا لطیفۂ قلب کو دو تین سو بار ساتھہ

تسبیح یا بلا تسبیح کے ذاکر اور جاری کرے اور خیال مین نور لطیفۂ قلب کا زرد تصوّر کر کے ایک فوّارہ نور زرد کا قلب مرید تک پہنچاوے اور بعد ازان اسم اللہ جلشانہ کو اوس فوارۂ نوری زرد مین تسبیح یا بلا تسبیح کے قلب مرید مین مثل لڑی موتیون کے بضرب خفی شدیدہ کے بھرا کرے چندے دیر بطریق و ترتیب مسطور کے کامل متوجہ جانب قلب مرید کے ہو یہانتک کہ قلب مرید کا ذاکر اور منور ساتھہ کیفیت استغراق و فنائے از خود و ما سوا ہو اور بقا بشہود انوار و تجلّیات حق جلشانہ جلوہ کرے اور بغیر تسبیح کے اگر ساتھہ اسم ذات کے از روئے خیال باطنی کے متوجہ ہووے وہ بھی مفید ہی مگر پہلی تسبیح سے اسم ذات کو سو یا دو سو بار ذکر کرے پھر اسم ذات کو ذکر کر کے از روئے خیال باطنی کے قلب طالب کو مثل گلاب کے پھول کے کہلا کر نور زرد قلب کا اور لفظ اللہ کو مرید کے دلمین بھرا کرے یہہ مفید تر ہی اور مرید کو چاہیئے کہ وقت توجہہ کے باادب حضور پیر کے بیٹھے اور آنکھین بند کر کے نوکِ زبان کو قدرے جانب تالو کے لوٹ کے یہہ خیال کرے کہ فیض تجلّیات صفات افعالیہ کا قلب مبارک اور منور مرشد سے میرے قلب مین آتا ہی و یا یہہ خیال کرے کہ ایک فوّارۂ نوری یا نہر نوری قلب مرشد سے قلب مجھہ ناچیز کو آرہی ہی اور دل میرا اللہ اللہ کہہ رہا ہی اور دوسرا خیال اور ذکر نکرے اس خیال کو حضرت ایشان قدس سرّہٗ واسطے دفع خطرات کے نہایت نافع فرماتے تھے کہ اِس خیال سے خطرات ماسوا کے دور و دفع ہونیکا کامل علاج ہی کیونکہ ہر خطرۂ ماسوا مثل سدّ ہشت دہات کے درمیان بندے اور معبود حقیقی جلشانہٗ کے واقع ہوتا ہی اور کثرتِ ذکر اور توجہ مرشدِ کامل مکمّل کی واسطے دفع خطرات کے ازبس مفید مثل صیقل دور کرنے والے اور مانند شمشیر برہنہ کے بُرّان خطرات ماسوا کے ہی۔ ورنہ بعد چند روز کے بسبب کثرتِ ذکر اسم ذات و نفی و اثبات اور ببرکت توجہہ مرشد جامع الانوار ذات و صفات کے خود بخود انوار تجلّیات و عنایات بیچ حالتِ خواب اور ذکر کے بکیفیت بیداری کے سالک کو مشاہدہ اور معاینہ ہوتے ہین یہہ تصوّر فیض صفات افعالی اور خیال انوار بصورتِ نہر و فوّارہ واسطے

وفع خطرات کے ہی ورنہ انوار اور تجلیات واسرار بسبب کثرت ذکر وفکر اور توجہ پر توجہ مرشد کے خود بخود جلوہ اپنا دکھلاتے ہین اور مراقبے پانچون لطائف عالم امر کے بعد مراقبۂ مقام معیت ولایت صغریٰ قلبی کے ہین اور اول شروع سلوک مین شغل اونکا ساتھہ ذکر اسم ذات کے تھا اور بعد مراقبۂ معیت کے ساتھہ مراقبات کے اور طریق توجہ نفی واثبات کا ایسا ہی کہ مرشد اول چند بار ذکر نفی واثبات بطور خفی بالا مذکور کے چند مرتبہ شغل کرکے بعد ازان یک فوارہ نوری مرید کے مقام ناف تک پہنچاوے بعد ازان اوس فوارے نوری مین کلمہ لا کو ناف سے کھینچکر تا دماغ اوسکے پہنچاوے اور دماغ سے کلمہ الا اللہ کو تا لطیفہ روح پہنچاوے اور لطیفۂ روح سے تمامی لطائف پر گردش دیتے ہوئے فوارۂ نوری مین تا لطیفہ قلب مع لحاظ معنی اسکے کہ نہین ہی کوئی مقصود میرا سوا ذات پاک تیرے کے ضرب خفی دیوے اور نیت مراقبہ نفی اثبات کی الٰہی فیض حضور وجمعیت اپنے کو واسطے پیران کبار علیہم الرحمۃ کے اوپر لطیفہ قلب میرے کے پہنچا نیت شروع دوم بار سلوک کے بعد مراقبۂ پانچون لطائف کے حضرت ایشان قدس سرہٗ نے تعلیم فرمائے تھے۔ اور مراد حضوری سے مقام مشاہدہ بے نسبت اور جمعیت سے حاصل بخطر گی جبکہ حضوری کامل ہوئی خطرہ ماسوا اللہ کہ دنیا اور اہل دنیا اوسکے ہین تمامی دفع ہوئے چنانچہ اس مقام حضوری مین شعر حافظ رحمہ اللہ کا مصدق ہی **شعر** حضوری گر ہمیخواہی زاو غائب مشو حافظ ؛ متی ما تلق من تہوی دع الدنیا واهملها ؛ الغرض کہ پیران نقشبندیہ رضی اللہ عنہم ہمارے اس مقام نفی اثبات آخر لطائف مین خیال حضور وجمعیت دل مقصود کار رکہتے ہین اور حصول خیال حضور سے مقام بقا باللہ اور فنا ما سواہی اور بالا مقامات خیالات ساتھہ معیت واقربیت اور محبت کے تعلیم فرماتے ہین کہ نہین قریب تر مجھسے سوا ذات تیری پاک کے اور نہین ہی محب اور محبوب میرا سوا ذات پاک تیرے کے اور نزدیک بعض بزرگان طریقت رضی اللہ عنہم کے نفی وجود اپنے یا نفی عالم کے تصور وشغل ہی الغرض کہ کسیطرح سے نفی کا خیال ہو واسطے قرب ووصل محبوب کے بہتر وانسب حالا بیان پچیس مراقبات کا کہ اشارہ اوس سے

فکر بلحاظ بیتفکرون ہی تحریر مین آتا ہو۔

بیان اوّل مراقبۂ احدیت

جاننا چاہیے کہ فقیر سے تخمیناً ڈیڑھ برس مین سلوک طریقہ علیہ نقشبندیہ مجددیہ رحمۃ اللہ علیٰ اہالیہا کا بیچ خدمت فیضدرجت منبع فیض بانی شیخ زمانی حضرت ایشان قدس سرہٗ کے طے فرمایا اور بسیار سے طالبونکو طے کروایا اور سبق لطائف مین پچیس ہزار بار ذکر اسم ذات اور بعض اوقات رات دن مین پچاس ہزار کو نوبت پہنچی کہ کیفیت فتح الباب کی فتح ہوئی اور سبق نفی اثبات مین چودہ ہزار بار اسم ذات ساتون لطائف پر اور ذکر نفی اثبات تین ہزار بار اور ایک دم مین بحبس دم کے ساتھ لحاظ معنی تین سو مرتبہ کو ذکر فرمایا کہ جوّالہ نوری ناف نفس اور تمامی لطائف ہر ایک چکّر نوری گھڑی یون پھرتا ہوا نظر آتا تھا اور علیٰ ہٰذا القیاس شغل مراقبات مین آٹھہ پہر سات کیفیت فنا اور بقا اون کے لذت کامل حاصل کی اور بسبب اصرار یاران معتقدین کے چندے رسالے زبان اُردو اور فارسی عبارت نثر و نظم مین لکھنا کیے اور طرزِ نظم مین ایک رسالہ ہزار شعر کا بطور بحرِ مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ لکھنے مین آیا کہ دو چار شعر اوسکے یہان لکھنے مین آتے ہین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ بعد حمدِ ذات بیچون و چگون ۞

لاتعیّن نے مثال و نے نمون ۞ نیست مثلش ہر چہ آید در خیال ۞ برتر از عقل است ذاتش بی مثال ۞

نعت نوری صرف وحدت رشک خور ۞ صادق الاعجاز و انشقّ القمر ۞ غمزۂ معراج آن جانِ جہان ۞

قاب قوسین است او ادنیٰ مکان ۞ المقصود کہ دوسرے رسالے مُطوّل ساتھہ کمال کیفیت تفصیل اور بسط کے بحالات عجائبات اور دقائق پُر اسرار اور عجیبہ واردات کے لکھنے مین آئے اِس رسالے کو فقط مقصد سلوکی سے کہ اسمار لطائف و مقامات اور تمیز انوار و دوائر اور کیفیات فنا اور بقا کہ متعلق ساتھہ اوسکے ہی واسطے سالکانِ طریقت اور رہروانِ منزلِ حقیقت کے تحریر مین لاتا ہی تاکہ اہل اسکے کو نفع قُرب الی اللہ اور فقیر کو ثواب دوسرا حاصل ہو لیکن بعض بعض دقائق عجیبہ حقائق غریبہ اسمین بھی

لکھنے مین آئے کہ مشایخین حق مین اونہین دیکہہ دیکہہ کر نہایت آفرین و تحسین از روے تقریظ کے
لکھنا فرمائے ہین کہ وہ آخر رسالے کے مرقوم ہی قطعہ لمولفہ۔ یہہ رسالہ ہی سلوکی نے بہا ؛ گوش
محبوبون مین جون سلک گہر ؛ عاشقون کے ہی نظر مین نور طور ؛ بل ہی نور قدر وا مری خوش بصر
الغرض کہ اب بیان مراقبۂ احدیت کا مرقوم ہوتا ہی جاننا چاہیے کہ مراقبۂ اول بائیس مراقبون
طریقہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ عنہم سلوکی سے مراقبۂ احدیت ہی اور نیت فیض اسکے کی
یہہ ہی کہ فیض احدیت کا آتا ہی اوپر لطیفۂ قلب میرے سے کے اوس ذات پاک سے کہ احد اور حاضر و ناظر
ہی اور اس مراتب قبے احدیت کو مرتبۂ امکان بہی نام کہتے ہین اور شاہ مجدد رضی اللہ عنہ نے مکتوب
الکتسوین مین جلد ثالث سے لکہنا کیا ہی آی برادر عالم مکنات کو تین قسم قرار دئے ہین عالم ارواح
و عالم مثال و عالم اجساد اور عالم مثال کو برزخ کہے ہین درمیان عالم ارواح و اجساد کے آہی
اور اس دائرۂ امکان کے دو دائرے ہین ایک نصفی خلقی عرش سے تا تحت الثرٰی اور دائرہ انفسی
بالاے لامکانی عرش سے تا انتہا حد مراقبہ احدیت اور جو کہ دائرہ لامکانی نصفی ہی اوسین بھی دو
دائرے ہین جو کہ فوق کا نصفی دائرہ ہی فقط اسمین نسبت احدیت اور جو کہ نصفی زیرین عرش تک ہی
اوسین عالم امر ہی کہ پانچ مراتب لطائف ہین الغرض جو کہ سالک ذی الاشتغال کثیر الذکر توجہ مرشد کامل
کمل سے لیکر مدام بیچ مراقبہ اسکے کے مستغرق الحال ہو عجائب و غرائب کیفیات اور نزول انوار تجلیات
کا مشاہدہ کرے کہ نہ آنکھون نے دیکھی ہین اور نہ کانون سے سنی ہون اور اس مراقبۂ احدیت مین
صورت توحید وجودی منہہ دکھلاتی ہی کہ کلمہ ہمہ اوست ہی اور آواز نغمہ اور سماع کا قلب کو لذت بخشنا
تحریر فرمایا ہی اور ایک ابر سفید محیط اور اوس سے پانی انوار کا مثل ابر برسات کے اوپر تمامی عالم اور
قلب سالک کے آتا ہوا اور بے انتہا برستا ہوا نظر آتا ہی اور نزول برق تجلیات اور زور و شور تند
الہامات اسمین از بس بار بار ہوتا ہی کہ منہہ اسرار استتار او مغیبات چہرہ یان گلعذار سے حجابات کو

ف ذی الاشتغال ذاکر کثیر عمل بہ ترتیب الذکر اور سالک فارغ البال شغل غائب کو حقیقی و فرصت سے از تنازکر سیکہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے رسالہ انتباہ مین لکھا ہو بابا ترا

اٹھانا فرماتے ہین چنانچہ تصدیق اس دعوے کی قول مولانا رومی قدس سرہٗ سے اکمل ہی شعر غیب را
ابرے و آبے دیگر است ٭ آسمان و آفتابے دیگر ست ٭ یعنے غیب کے عالم کو کہ سوائے اس
عالم ظاہری کے ہی ابر و آب اور آسمان دوسرا ہی اور ایسا ہی حکیم ثنائی قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہین شعر
آسمان ہاست در ولایت جان ٭ کارفرمائے آسمان جہان ٭ یعنے آسمان ہی ولایت روح مین وہ
آسمان روحانی مربّی ہی ان آسمانون جہان کے اور اکثر اوقات اس مراقبۂ احدیت مین اپنے کو بیچ
میدان وسیع بے پایان کے حاضر دیکھتا ہی اور نور اوسکا محیط نظر آتا ہی کہ نشان اثر ہستی سے اوسمین
پایا جاتا ہی اور گاہے گاہے دریا بھی اوسمین نظر آتا ہی اور سالک اوسمین اپنے کو تیرتا ہوا نظر آتا دیکھتا ہی
اور بعض کو اکثر اوقات اور بعض کو کمتر اوقات کعبۂ معظمہ بھی نظر پڑتا ہی اور بعض ویسے اویس قرنی اور
دیگر پیران کبار رضی اللہ عنہم کے ارواح مطہرات سے اویسیت نصیب ہوتی ہی اور مدد دین کا مدد اور
حل مشکلات حاصل ہوتے ہین اور بعض کے گاہے ایک ستون نوری سپید قلب مین سے نکل کر سر
بفلک کھینچکر فلک اور فلک الافلاک سے گذر کر محیط عالم ہوتا ہی کہ نسبت دید اوسکے سے غلبۂ جذبہ اور استغراق
کے از بس غلبہ فرما ہوتی ہی الغرض حالات عجائبات اسکے احاطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہین قطع ہونا
اس دائرۂ امکانکا حضرت ابو سعید قدس سرہ نے دیکھنا انوار کا اور بیشعوری اور فنا رہنا سوا سے
ایک پہر تک مرقوم فرمایا اور دوسرے علامت قطع دائرے کی کثرت سے نزول انوار و تجلیات
اور غلبۂ الہامات و کشف مغیبات و اسرار عجائبات کا اور تیسرے علامت دیکھنا باران انوار کے
دریا اور انہار کا حالت خواب اور مراقبے مین اور چوتھے سیر عالم ملک و ملکوت کی اور اسرار ان کے
سے واقف ہونا قطعہ یہہ مقام احدیت بس عالیہ ٭ جامع جملہ مقام فوق ہی ٭ زینہ اول نسبت
وحدت وجود ٭ با عجائب سراپا پُر ذوق ہی ٭ اور یہہ بھی جاننا چاہیئے کہ جبکہ مراقبۂ احدیت شروع
ہووے اوسمین فکر لطائف مین ساتھہ اسم ذات اللہ جلشانہٗ کے اسم احد اور حاضر و ناظر کا رکھنا چاہیے

یعنے اللہ احد و حاضر و ناظر ہی اس خیال احد و حاضر و ناظر رکہنے سے قوت و ترقی مراقبے احدیت کو اور نزول انوار اور استغراق ذات احد مین کامل ہوتا ہی اور خیال اسمین معنی نفی و اثبات کا کہ جو مقام ذکر نفی و اثبات مین تھا کہ نہین ہی کوئی مقصود میرا سوائے ذات پاک تیرے کے یہی مفید ہی اور حضرت ایشان قدس سرہٗ نے بھی ارشاد فرمایا تھا لیکن تاکید اکید بیچ خیال رکہنے ساتھہ اسم اللہ کے حاضر و ناظر کے ازبس فرماتے تھے اور نیت مراقبۂ احدیت کی وہی ہی کہ فیض احدیت کا آتا ہی اوپر قلب میرے کے اوس ذاتِ پاک سے کہ احد اور حاضر و ناظر ہی اور بیچ مراقبات کے مرشد مبدء فیاض ہی کہ ذات مقدس احد بلا مکان و محیط علی کل شئی ہی خیال نسبت احدیت کا کرکے اوپر قلب اپنے کے لاکر قلب مسترشد مین ڈالے اور مرید بھی خیال فیض کا مبدء فیاض سے خیال کرتا ہوا اوپر قلب مرشد کے کرکے بعد ازان اوپر قلب اپنے کے ورود کرین جبکہ بفضلہ تعالیٰ کثرت مراقبے احدیت کی انتہا کو پہنچی خودبخود فیض عالم فوق سے آتا ہوا مثل ایک نہر عظیم سپید کے معلوم ہوویگا بلکہ قلب اپنا اور قلب دوسرونکے کشف عیانی سے دیکھنے مین آوینگے

بیان مراقبۂ معیت ولایت صغریٰ اولیا کرام کا

جاننا چاہئے کہ بزرگان طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رسالون مین ایسا فرمائے ہین خصوصًا حضرت ابو سعید صاحب قدس سرہٗ نے رسالۂ ہدایت الطالبین مین کہ معیت حقتعالیٰ کی نزدیک علمائے ظواہر رحمہم اللہ کے علمی ہی اور نزدیک صوفیہ قدس اللہ اسرارہم کے ذاتی مثلًا باہم روح اور جسم کے لیکن معیت نص سے ثابت ہی کہ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ ہی اسمین زیادہ گفتگو کرنا بوالفضولی ہی اور یہہ دائرہ معیت ظلال اسما و صفات مبادی مؤمنین و جمیع ممکنات کا ہی اور اسمین نیت اور لحاظ معیت حقتعالیٰ کا ایسی رکھتے ہین فیض معیت کا آتا ہی اوپر لطیفۂ قلب میرے کے دائرۂ ولایت صغریٰ سے کہ ولایت اولیا ظلال اسمار و صفات ہی اوس ذات پاک سے کہ ساتھہ میرے ہی اور ساتھہ ہر لطیفے میرے کے ہی

اور ساتھہ ہر ہر بال اور ہر ایک عضو میرے سکے ہی اور ساتھہ ہر فرّد ذرات جمیع کائنات کے ہی وَهُوَ مَعَكُمْ
اَيْنَمَا كُنْتُمْ اور کیفیت اور مذاق اس مراقبہ معیت سے غلبہ حالت وحدت وجودی اور ذوق وشوق
اور آہ ونالہ اور استغراق اور بیخودی اور دوام حضور ونسیان ماسوا کہ عبارت فنائی قلب ہی اور مذاق
بادۂ معیت سے جام اشعار حضرات صوفیہ علیہم الرحمۃ سے چاشنی وحدت وجود کی بخوبی ٹپکنی ہی شعر
ما رود ریائیم و دریا ہم زماست ❊ این سخن داند کسے کو آشنا است ❊ ز ساز مطرب پر سوز این رسید
بگوش ❊ کہ چوب و تار صدائے تنن تنن ہمہ وست ❊ غیر تش غیر در جہان نگذاشت ❊ لاجرم عین
جملہ اشیا شد ❊ جوئے این دریا توئی نیکو بجوئے ❊ انفکاکے نیست در دریا و جوئے ❊ اور شیخ اکبر
رحمۃ اللہ اس مقام مین فرماتے ہین شعر اَلْبَحْرُ بَحْرٌ مَا كَانَ فِي قِدَمٍ ❊ اِنَّ الْحَوَادِثَ
اَمْوَاجٌ وَاَنْوَارٌ ❊ اور اَلْاَشْيَاءُ اِعْرَاضٌ مُجْتَمِعَةٌ فِي عَيْنٍ وَاحِدٍ اور خاصیت خاصہ
اسکے سے یہہ بھی ہی کہ نور اس مقام معیت کا برنگ سیاہ محیط جمیع اشیاء کو مفہوم ہوتا ہی اور تمامی کائنات
اوس نور سیاہ مین گم اور معدوم نظر آتی ہی اور پرتو تجلی اوس نور سے کیفیت فنائے تامہ ماسوا کے
مذاق ساتھہ وحدت وجود کے بخشتی ہی چنانچہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے مکتوب دو سو نوّے مین
جلد اوّل سے لکھا گیا ہے بعد دو روز کے فنائے مصطلح حاصل ہوئی عرض کی مینے فرمایا کام اپنے مین
مشغول ہو بعد ازان فنا حاصل ہوئی عرض کی مینے فرمایا عالم کو ایک دیکھتا ہی تو اور متصل پاتا ہی تو
عرض کی مینے کہ ہان فرمایا کہ معتبر بیچ فنا کے فنا وہ ہی کہ با وجود دیکھنے اوس اتصال کے بیشعوری
حاصل ہو بیچ اوسی شب کے فنائے فنا ساتھہ اوس صفت کے حاصل ہوئی عرض بیچ خدمت حضرت
مرشدنا باقی باللہ قدس سرّہ کے پہنچائے مینے پہر اور ایک حالت بعد فنا سے حاصل ہوئی تہی عرض کو
پہنچائے مینے اور کہا مینے کہ معنی علم اپنے کو نسبت بحق سبحانہ حضوری کے پاتا ہون مین بعد اوسکے
وہ نور کہ محیط اشیاء کا ہی ظاہر ہوا اور مینے اوسکو حق جانا جل وعلیٰ اور وہ نور رنگ سیاہ رکھتا تھا

ساتھہ عرض کے پہنچا یا مین فرمایا کہ حق مشہود ہی جلسانہ لیکن بیچ پردے نور کے اور بھی فرمایا کہ یہہ انبساط
بیچ نور کے دکھلاتا ہی بیچ علم کے ہی بواسطۂ تعلق ذات جلشانہ کے بلا اشیاء معدودہ کے کہ بیچ
بالا و پست کے واقع ہوئین ہین منبسط دکھلاتا ہی نفی چاہیئے کرتا بعد ازان وہ نور سیاہ منبسط رو
بانقباض لایا اور تنگ ہونا پکڑا یہانتک کہ ساتھہ نقطے کے کھنچا فرمایا اس نقطہ کو بھی نفی چاہیئے کرنا
اور ساتھہ حیرت کے آیا ایسا ہی وہ نقطہ موہوم بھی درمیان سے زائل ہوا اور ساتھہ حیرت کے ملا
کہ بیچ اوسکے موطن شہود حق سبحانہ خود بخود ہی جو یہہ عرض کو پہنچا یا مین نے فرمایا کہ یہی حضور نقشبندیہ
ہی اور نسبت نقشبندیہ عبارت اسی حضور سے ہی اور اس حضور کو حضور بے غیبت بھی کہتے ہین
اور اندراج نہایت در بدایت موطن صورت کا باندھتا ہی اور حصول اس نسبت کا خاص طالب کو
بیچ اس طریقے کے مانند اخذ کرنے طالب کے ہی بیچ سلاسل دوسرون کے اذکار و اوراد سے
تو اوپر اوسکے عمل کرے اور کہوج ساتھہ مقصود کے لیجا دے ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا
الغرض یہہ مکتوب دو سو نود کا جامع مقامات سلوک ہی کہ اول اسمین دریا دکھنا اشارہ جانب مقام
احدیت ہی کہ اوسمین دریا سالکین کو دکھتا ہی اور دوسرے نور سیاہ محیط و بسیط جمیع اشیاء کو ایا طرف
مقام معیت کے اور تیسرے اشارہ نقطے سے طرف مقام اقربیت کے کہ نقطہ مثل اصل حروف کے ہی
ایسا ہی مقام اقربیت نفسی اول دایرۂ ولایت کرۂ انبیا علیہم السلام سے مقام معیت و احدیت و لطائف
اور چوتھے حیرت سے مراد جانب مقامات محبت کے کہ دو دائرے اور ایک قوس بلحاظ معنی یُحِبُّهُمْ
وَيُحِبُّونَهُ کے ہین اور اس مقام حیرت کو موطن شہود حق سبحانہ خود بخود اور نسبت نقشبندیہ حضور بے غیبت
نام فرمایا اور اندراج نہایت در بدایت اسی کا نام اشارہ کیا جاننا چاہیئے کہ طریقۂ نقشبندیہ علیہ مین
مقام مراقبۂ احدیت مرتبۂ امکان اور مقام معیت تجلی مرتبۂ عدم ظلال اسماء وجوبی وحدت وجودی سیر
الی اللہ ولایت صغری اولیاء کرام ہی اور مقام اقربیت نفسی عین اسماء و صفات وجوبی وحدت سیر فی اللہ

ولایت کبریٰ انبیا علیہم السلام ہی اور جو کہ مولانا جامی رحمۃ اللہ نے معنی اندراج النہایت فی البدایت کی

شعر اول او آخر ہر منتہی است ٭ آخر او جیب تمنا تہی ست ٭ اخذ فرمائے اول سے یہی مقام حیرت کہ

بالا مذکور ہوا اور آخر سے مراد مقام کمالات تجلّی ذاتی دائمی کہ فیض اوسکا اوپر تمامی ہیئت وحدانی کے یعنی

بدن کے وارد ہوتا ہی اور یہہ مقام کمالات نبوّت جامع ہر دو مقام سیر الی اللہ قلبی اور سیر فی اللہ نفسی

کا ہی چنانچہ شاہ مجدد رضؓ نے اشارہ اپنے مکتوب مین کمالات نبوّت سے اور جامعیت ہر دو مقام سیر الی اللہ

اور فی اللہ سے یہ سیر من اللہ رجوع واسطے سالکین ناقص کے لکہنا کیا ہی اور رسالہ فتوح الغیب

کہ تصنیف حضرت غوث اعظم قدس سرہٗ کا مقالے چہٹے مین ہی بیچ شرح حدیث مرتبۂ فنا کے کہ لایزال

العبد المومن یتقرب الیّ بالنوافل اور عبارت ھذا اینما یکون حالة الفناء لاغیر کے

فرمائی اور حالت الفنا اور بی یبصر اور بی یسمع کی شرح شیخ عبد الحق دہلوی قدس سرہٗ کے ہوا

اور شہوت اور ارادت اور فعل اپنے سے بر آنا اور بکلی فانی ہونا اور سوا خدا وند تعالیٰ اور ارادت

اور فعل اُس کے بیچ نظر شہود سالک کے نرہے تمامی خدا سے پاوے اور ساتہہ خدا پاوے لکہنا کیا

بیت رفت او ز میان ہمی خدا ماند و خدا ٭ الفقر اذا تم ہو اللہ این ہست ٭ کے بود زما جُدا

مانده ٭ من ورفتہ و خدا مانده ٭ جان کہ اشارت آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ساتہہ مقام فنائے

مطلق کے ہی کہ جامع مراتب فنا کو ہی اور تسمیہ اس مقام کا بقرب نوافل اور تخصیص اوسکی ساتہہ فنائے

صفات کے اور اثبات مقام دوسرے کا کہ فوق اوسکے ہی کہ اوسکو قرب فرائض کہتے ہین اور ایک

مقام دوسرا جامع مرتبتین اصطلاح جدیدہ ہی بعضے متاخرین صوفیہ سے فرمایا۔ ای عزیز اشارۂ الفاظ

حدیث شریف کنتُ سمعہ الذی یسمعُ بہ وبصرہٗ الذی یبصرُ بہٖ وحالةُ الفناءِ لاغیر

سے مقام قرب نوافل شرح فرمایا اور فوق قرب نوافل کے قرب فرائض بیان کیا اور مراد قرب نوافل سے

مقام فنا سیر الی اللہ اور مقام قرب فرائض سے سیر فی اللہ کہ اصطلاح جدیدہ طریقہ مجددیہ مین مقام معیت

قلبی سیر الی اللہ فنائیہ ولایت صغریٰ اولیاء کرام اور مقام اقربیت و محبت نفسی سیر فی اللہ بقائیہ
ولایت کبریٰ انبیاء علیہم السلام اور مقام یک جامع ان ہر دو مرتبون مذکورین کا اصطلاح جدیدہ بعضے
متاخرین صوفیہ سے اشارہ اصطلاح جدیدہ بعضے متاخرین صوفیہ علیہم الرحمہ سے جانب حضرت مجدد رضی اللہ عنہ
سے اشارہ معلوم ہوتا ہی اور وہ مقام معلّی کمالات نبوت بہ تجلی ذاتی دائمی بہ ہیئت وحدانی واضح ہوتا ہی کہ
مقام کمالات نبوت بعد مقام بقا باللہ کے ہی اور آنے بعد اوس سے اشارہ فرماتے ہین یعنے حاصل اور نتیجہ
فنا اور بقا کے کہ ولی کو بیچ اقامت دار دنیا کے اور معاشرت اور مخالطت ساتھہ اہل عالم کے حاصل
ہوتی ہی اور ساتھہ اوس حال کے زندگانی کرتا ہی اور فرماتے ہین فَاِذَا اَفْنَیْتَ عَنْكَ وَعَنِ
الْخَلْقِ وَالْخَلْقُ اِنَّمَا هُوَ خَیْرٌ وَشَرٌّ وَكَذَالِكَ اَنْتَ خَیْرٌ وَشَرٌّ فَلَمْ تَرْجُ خَیْرَهُمْ وَلَا تَخَافُ
شَرَّهُمْ اَبْقَی اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَمَّا كَانَ عَنْ یَخْلُقَ فَفِیْ قَدَرِ اللّٰهِ خَیْرٌ وَشَرٌّ فَیُؤْمِنُكَ مِنْ شَرِّهٖ
وَیُغْرِقُكَ بِحَارِ خَیْرِهٖ فَتَكُوْنُ وِعَاءً لِكُلِّ خَیْرٍ وَمَنْبَعًا لِكُلِّ نِعْمَةٍ وَسُرُوْرٍ وَحُبُوْرٍ وَنُوْرٍ وَ
ضِیَاءٍ وَاَمْنٍ وَسُكُوْنٍ حاصل اس عبارت حضرت غوث قدس سرہٗ سے مقام وَالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَ
شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی ہمہ از دست بقا باللہ کا کمال تکمیل کا پایا جاتا ہی کہ اوسمین فناے تامہ جمیع احکام
و اعمال اپنے سے اور بقا تامی اوامر مین ذات قادر سے معلوم ہوتی ہی چنانچہ مصداق اسکی یہہ عبارت عالیہ ہی
فَالْفَنَاءُ وَهُوَ الْمُنٰی وَالْمُبْتَغٰی وَالْمُنْتَهٰی پس یہی فنا ہی آرزو طالبون اور سالکون کی اور مطلوب
و منتہا مطالب انہون کی وَحَدٌّ وَمَرَدٌّ یَنْتَهِیْ اِلَیْهِ سَیْرُ الْاَوْلِیَاءِ یعنے اور بازگشت کہ منتہا
ہوتا ہی اور ساتھہ اوسکے سیر و سلوک دوستان خدا کا اور کہے ہین کہ تمامی سلوک کہ عبارت سیر الی اللہ سے ہی
ساتھہ فنا کے ہی اور دروازہ ولایت کہ جو بیچ اوسکے در آوین بیچ شہر ولایت کے پہنچتے ہین فنا ہی اور
معنی انتہا کے یہہ ہین اور منتہی وہ کہ ساتھہ اس مقام کے پہنچا ہووے اور جسوقت اس مقام تک پہونچتے ہین
ساتھہ حلیہ کمال کے متحلی ہوتے ہین بعد اوسکے بقا ہی اور ابتدا سیر فی اللہ کی ہی اور بیچ اوس مقام کے

ساتہہ تجلیات صفات حق کے تربیت پاکر ساتہہ مرتبۂ تکمیل کے پہنچتی ہین تیجے اوس سے سیر من اللہ ہی
کہ واسطے تکمیل ناقصون کے اوس مقام سے نیچے اوترکے آتے ہین **بیت** قاصدا اند برآید از حرم بلند
تا شکستہ پایگان بروی تنند ❊ بعد اوس سے سیر دوسرا الی اللہ ہی اور انقطاع علاقہ خلق سے کہ اختیارِ
الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی اشارت ساتھہ اوسکے ہی اور بعد اس سے سیر سلسلہ ارشاد وتکمیل کا منقطع ہی لیکن امداد
اور اعانت بعضے خواص کمل اولیا سے بوجود حیات معنوی کے باقی ہی ع قَدْ مَاتَ قَوْمٌ وَهُمْ
فِي النَّاسِ اَحْيَاءٌ ❊ **بیت** ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ❊ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام
اور یہ امر محقق ہی نزدیک ارباب طریقت اور اہل کشف کے اور بیچ قواعد اور احکام شریعت کے
کوئی چیز منافی اوسکے نہین ہی اور بیچ دوسرے جاؤن کے اس مقام مین زیادہ اوپر اس کلام کے
واقع ہوا اور اس جا مین کہ مجال گفتگو کا تنگ ہی اس قدر بس ہی اور یہ سخن بیچ اولیا کے ہی لیکن انبیا
صلوات اللہ وسلامہ ساتہہ حیات حقیقی دنیاوی کے حی اور باقی اور متصرف ہین بیچ اس جا کے سخن
نہین ہی انتہی بعبارتہٖ حضرت شیخ عبد الحق قدس سرہ کی الحاصل کہ عبارت فتوح الغیب او شرح عبد الحق
رحمہ سے دو مقام ایک قرب بالنوافل سیر الی اللہ فنا کا اور دوسرا مقام قرب بالفرائض سیر فی اللہ بقا
تکمیل کا اور ایک مقام کمالات نبوۃ جامع ان ہر دو مرتبون کا باصطلاح جدیدہ بعضے متاخرین صوفیہ سے
باشارۂ جانب ذات جامع الکمالات حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے معلوم ہوتا ہی القصہ کہ پہر آتا ہون طرف
مقصد اصلی اپنے کے کہ مقام معیت سیر الی اللہ فنا او رسلوک او کیفیت وحدت وجود کے ساتہہ متلذذ ہی
اور مقام معیت کو مکتوب چہبیسوین جلد ثالث سے دو قسم کے لکہنا فرمائی ہی اور وہ عبارت عالیہ یہہ ہی کہ
ایک معیت عام کہ اوس طرف سے فقط اور وہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ ہی اور دوم معیت بہ نسبت
محبت کے وہ ہر دو طرف سے ہی اور وہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ہی او معیت یک جانبی مرتبۂ وجود او
یہ مرتبہ دو طرفی درجۂ شہود ہی الغرض مرتبہ معیت وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ ایک جانبی کو جانب حق سے

رتبہ وجودی فرمایا اور مرتبہ معیت اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ کہ جانبین سے کہ عبد و رب ہر دو سے ہی شہود کا مقام ارشاد کیا اور دوسری عبارت مین معیت وھو معکم اینما کنتم کو عام اور معیت المرء مع من احبّ کو خاص لکھنا کیا اور وہ عبارت یہ ہی جاننا چاہئے کہ پیچ معیت عامّہ کے اپنے کو ساتھہ انھون کے فرمایا ہی وھو معکم اور بیچ معیت خاصہ کے بحکم حدیث المرء مع من احبّ ہے۔

سُوال معیت کے معنی ساتھہ کے ہین اور یہ مقام قلب سے متعلق اور حب کے معنی محبت کے ہی اور وہ ساتھہ مقام نفس کے بہ نسبت یحبھم ویحبونہ مقرر فرمائی توفیق اسکی کیسی ہی **جواب** العلم عند اللّٰہ مگر اس ناچیز کے خیال مین مراد معیت سے بمعنی قربت ہون کہ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ہی اور حب سے حصول یحبھم ویحبونہ ہو جو کہ قریب اور اقرب ہوتا ہی ہر دو مین محبت کامل ہوتی ہی بہ نسبت شخص بعید کے **سوال** معیت اور قربیت مین کیا فرق ہی **جواب** العلم عند اللّٰہ لکن بقدر کم حوصلگی اپنے کے عرض کرتا ہی کہ ساتھی بمعنی قریب ایک دوہات اور اقرب بمعنی مونڈہے سے مونڈہا ملا ہوا یا سینے سے سینہ یہ معاملہ فی الحقیقت معیت اور قربت کا اوس معی اور اقرب کو کامل معلوم اسمین زبان قلم کو روکنا چاہئے مگر ہان کیفیات معیت سے وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ اور لَوْ دَلَّیْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَی الْاَرْضِ السَّبْعَةِ السُّفْلٰی لَهَبَطَ عَلَی اللّٰہِ بیان فرماے ہین اور ایک مکتوب مین حضرت محمد معصوم قدس سرہٗ کہ خلیفۂ ارشد اور سجادہ نشین حضرت مجدد رضی اللّٰہ عنہ کے اور نو لاکھہ مرید اور سات ہزار عالم اجل اور پیر ارشاد بادشاہ عالمگیر اورنگ زیب رحمہ اللّٰہ نَوَّرَ اللّٰہُ رُوْحَہٗ کے تھے ایسا تحریر فرماتے ہین کہ مرتبہ تیسرا وہ ہی کہ نسیان ماسوا کا کرے اور تعلق علمی اور حبّی ماسوا کا کہ ساتھہ علم حصولی کے متعلق ہی چھٹی اور قدیم کو حادث سے از روئی علم و محبت کے جدا نہ کرے اور حضور مع اللّٰہ سبحانہ ملکۂ دل ہووے ساتھہ اسطرح کے کہ اگر بہ تکلف یاد ماسوا ولاوین یاد اوسکو نہ آوے اور اگر فرضاً عمر حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھہ صاحب قلب کے دیوین ہرگز کبھی

مخطور نہووے یہ حالت معتبر بفنائے قلب ہی اور مربوط ہی بتمامی سیر الی اللہ اور نتیجہ ساتہہ افعال واجبی
کے ہی اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ بیچ مکتوب دوسو اور اکانوین کے تحقیق اور تصدیق مراتب توحید وجودی اور توحید شہودی کے
بخوبی تحریر فرمائے ہین چنیرے اوس سے لکہنا کرتا ہون آور جو ماسوائے محبوب کے نہین دیکہتے ہین اور نہین پاتے ہین لاجرم سوا
محبوب کے موجود نہین جانتے ہین اس قسم کی توحید احوال سے ہی اور علت تخیل اور شائبہ توہم سے پاک و مبرا ہی اور اگر
اس جماعت ارباب قلوب کو اوسی مقام سے طرف عالم کے پہیر کرین محبوب اپنے کو بیچ ہر ذرے کے ذرات عالم سے
مشاہدہ کرتے ہین اور موجودات کو مرایا اور مجالی حسن و جمال کا اگر فضل خداوندی مقام قلب سے بر آکر متوجہ جناب قدس
مقلب قلوب کے ہووین یہ معرفت توحید کی بیچ مقام قلب کے پیدا ہوئی رو بزوال لاتی ہی اور ایک جماعت مثل رکن الدین
علاء الدولہ سمنانی رحمہ اللہ کے بیچ مرتبہ طعن و انکار کے آئی کاتب اس سطور کا انکار و طعن انہون کے سے اپنے کو دور رکہتا ہی
انکار و طعن کا اوسوقت مجال ہو کہ اپنے اختیار سے یہ حال پیدا ہو یعنی نہ ارادے انکے کے انہون مین پیدا ہوا ہی
یہ مغلوب وقت حال کے ہین پس ہر آئینہ معذور ہین طعن سے دور لاکن اسقدر جانتا ہی کہ فوق اسکے معرفت دوسری ہے
سوائے اس حالت کے ایک حالت دوسری اور اس قلیل البضاعت کو بیچ ملازمت ہدایت و افاضت پناہی حقائق
و معارف آگاہی مؤید الدین مولانا محمد الباقی قدس اللہ تعالی سرہ الاقدس کے بعد تعلیم ذکر اور توجہ اور التفات
انہون کے مقام قلب مین لائے بیچ اسکے معرفت کہولی تجلی اور علوم و معارف اس مقام کے بہت عطا فرمائی اور دقائق اسما
معرفت کے منکشف کئے اور ایک مدت تک اس مقام پر رکہا آخر الامر کمال بندہ نوازی سے مقام قلب سے بر لائے
بیچ اس ضمن کے وہ معرفت رو بزوال لائی رفتہ رفتہ ساتہہ تمام کے معدوم ہوئی مقصود اظہار احوال اپنے کا کہ مرقوم کو
از روے کشف اور ذوق کے بیچ تحریر کے لایا ہی نہ از روے ظن و تقلید کے اور معارف توحید کی بعض اولیاء اللہ سے
ظاہر ہوے ہین بیچ ابتدائے احوال اور مقام قلب مین ظاہر ہوے ہون پس کوئی نقصان ساتہہ اونہون کے اس راہ سے لاحق نہین ہوتا ہی
اس فقیر نے بھی بیچ رسالے معارف توحیدی کے لکہا ہی اور بعض کو ساتہہ علوم توحید وجود و شہود و حدت کے بیچ کثرت کے
آرام دیا تو اوس سے ایک ساعت آسودہ ہوئین اس قبیلے سے ہی توحید کہ بعضے اکابر نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم سے

ظاہر ہوئی ہی انتہی سبحان اللہ شاہ مجدد رضی اللہ عنہ نے مقام توحید وجودی کی بخوبی تحقیق اور تصدیق از روئے مشاہدے
اور معائنے صادقہ کے فرمائے نہ از روئے ظن اور تقلید کے۔ یہان دندان شکنی کامل منکرین توحید وجودی کی ہوئی۔
اور منکر لوگ غریب معذور ہین۔ اگر یک پر تو بھی اسکا اونپر چمکارا آکر بالکلیہ را ہ انکار سے باز آوین۔ درینجا فقیر کی
چیزے احوال برائے صداقت کلام الہام التیام انہون کے تحریر مین لاتا ہی۔ کہ اس مقام معیت قلبی مین بہ تصدق و برکت
توجہ حضرت ایشان جناب ولایت مآب حاجی گل محمد رومی قدس سرہٗ کے اور توجہ پر موجہ حضرت
حبیبِ خدا سلطان الانبیاء الاولیا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم اور روح
پرفتوح حضرت عبید اللہ احرار اور اویس قرنی عاشق رسولِ خدا اور جمیع ارواح پیران کبار مثل
حضرت غوث اعظم سید عبد القادر جیلانی اور قطب معظم حضرت خواجہ معین الدین چشتی و شیخ مکرم حضرت
محمد بہاؤالدین نقشبند یہ وغیرہم رضی اللہ عنہم کے چار برس تک مغلوب الحال معرفت توحید وجودی
کا رہا۔ یہان تک کہ غلبۂ نسبت اوسکے کا غالب آیا کہ کتاب اور تسبیح بالکلیہ ہاتھہ اور نظرون سے
گر گئی اور انا اعطینا اور قل ھو اللہ سے نماز ادا ہونا مشکل ہوئی کہ دو رکعت تہجد ایک پہر سے زیادہ
عرصے مین ادا ہوتی تھی اور کلمات توحید وجودی نے اثر کمال نسبت فنائیت اور محویت کا ظہور فرمانا
اظہار کیا۔ درینضمن بتوجہ حضرت ایشان قدس سرہٗ کے کہ مقام نفسی ولایت کبریٰ انبیا علیہم السلام ہی
معنی آیۃ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد مقام اقربیت مین ہی کیفیت صحویت حاصل کی اور بتوجہ
وہمت حضرت غلام علی شاہ صاحب اور ابو سعید صاحب قدس اللہ اسرارہما کے مقام توحید وجودی
معیت قلبی سے خلاص پاکر مرتبۂ توحید شہودی نفسی مین درجہ بلندی اور صحویت کا حاصل کیا مفصل اسکا
بیچ دوسرے رسالون کے ہی یہہ مختصر گنجایش نہین رکہتا ہی اور تحریر کرنا فقیر کا بہی شکریہ بمضمون
آیۃ اَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ اور دوسری تسلی واسطے سالکان طریقت کے اور تیسری دفع
انکار منکرین کے اور چوتہی ترغیب طالبون صادقین کے اور حال یہہ ہی کہ پیران طریقت دو اقسام ہین

ورہنمایان منازل حقیقت ومعرفت رضی اللہ عنہم نے مقامات سلوکیہ کو بدلائل قویہ کتاب وسنت سے برتبہ ثبوت کے پہنچایا ہی چنانچہ حضرت مولانا روم رحمہ اللہ نے مقام تجلی فنائے افعالی مین لفظ مَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى کو استدلال لائے ہین اشعار مارمیت اذ رمیت گفت حق ٭ کار حق بر کارہا دارد سبق ٭ گر بپرانیم تیر آن نے زماست ٭ ما کمان تیر اندازش خداست ٭ اور ایسا ہی حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ نے بہی فرمایا ہی **شعر** گرچہ تیر از کمان ہمی گذرد از کماندار بیند اہل خرد ٭ **ابیات** رہ عقل جز پیچ در پیچ نیست ٭ بر عارفان جز خدا ہیچ نیست درین راہ از شرک پوشیدہ ہست ٭ کہ زیدم بیازرد و عمرم نخست ٭ الغرض کہ یہ مقام فنافی اللہ بادہ معرفت وتوحید وجودی کے کیفیت سے معمور ہی لیکن تحقیق اور تمیز اسکے سے اہل حال اور اہل مقال سے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے کامل تمیز فرمایا ہی۔ اسی چند فقرون پر اختتام اوس مقام کا ہی اور وہ عبارت غامضہ پردقائق وحقایق یہہ ہی۔ وہ شخص کہ تکلم ساتہہ شطحیات کے کرے اور ساتہہ تمامی لوگون کے بیچ مقام صلح کے ہووے اور سبکو اوپر صراط مستقیم کے جانے اور درمیان حق اور خلق کے اثبات تمیز نکرے اور ساتہہ وجود اثنینیت کے قائل ہووے وہ شخص مقام جمع کو پہونچا ہی اور ساتہہ کفر طریقت کے مستحق ہوا ہی اور نسیان ماسوا کا فرمایا ہی مقبول ہی اور باتین کہ اوس سے ظاہر ہوئین محمول اوپر سکر کے ہین اور ظاہر سے مصروف ہی اور سے وصول درجہ اولی سے ساتہہ ان باتون کے متکلم ہی اور سبہونکو اوپر صراط مستقیم کے جانتا ہی اور تمیز باطل کا حق سے نہین کرتا ہی زنادقہ اور ملاحدہ سے ہی کہ مقصود اوسکا ابطال شریعت ہی اور مطلوب اوسکا رفع دعوت انبیا کہ رحمت عالمیان ہین اوپر اوسکے صلوات اور تحیات ہوجیو انتہی اور مؤید اوسکے قول کا قول مولانا روم رحمہا اللہ ہی **شعر** قال را بگذار صاحب حال شو ٭ پیش پاے کاملان پامال شو ٭ **قطعہ** چنرے احوال معیت کا بیان ٭ با دلایل آیا خوش تحریر مین ٭ باقی ہوتا ہی بیان

باقی سلوک ؛ مختصر ہم موجز و تقریرین ؛ لیکن ایک نکتۂ عجیب باقی رہتا تھا اوسے بھی سمجھنا او عمل
مین لانا چاہیئے۔ کہ اس مراقبے معیت مین برنگ مراقبۂ احدیت کے اول اسم ذات کو اوپر ساتون
لطائف کے بلحاظ معیّت حق سبحانہ کے کہ اللہ تعالیٰ میرے ہمراہ و ساتہہ ہی ذکر و شغل کرنا چاہیے
اور بعد ازان ذکر نفی و اثبات مین لحاظ معیّت حق سبحانہ کا رکھنا چاہیئے۔ کہ نہین ہی کوئی ساتہہ
میرے مگر اللہ بعد ازان نیت مراقبے کی کہ اوپر بیان ہو چکی کہ فیض معیّت کا آتا ہی اوپر لطیفہ
قلب میرے کے اوس ذات پاک سے کہ ساتہہ میرے اور ہر عضو اور ہر بال میرے کے اور
ہر ذرّے جمیع کائنات کے ہی مراقبہ کرے اور ہر مراقبے مین منشاء ذات پر ہر مقام کو لامکان
مین تصور کرے کے فیض اوس مقام کا اوپر محل اوسکے کہ قلب و نفس یا ہیت واحدانی ہی
بکمال حضوری خیال کرے فیض کامل اور کیفیات اوس مقام کے بخوبی نازل اور منکشف ہو گئے
اور مرشد ایسا ہی خیال کرکے اپنے مقام پر فیض مبداء فیاض سے نیّت کرکے اوپر مقام
مرید کے پہنچاوے اور مرید بھی نیت کرکے خیال مبدء فیاض کی ذات کو بہ نسبت وصفت مقام
لامکان مین تصور کرکے اوپر مقام و بدن و لطیفے مرشد کے نزول خیال مین کرکے اوپر لطیفے
اور محل ورود فیض اپنے کے تصور کرے یہہ نکتہ باقی رہا تھا بیان مین آیا۔ جاننا چاہیئے کہ
کہ اس مقام معیت تک مجملاً و مفصلاً بیان مقامات تحریر مین آیا اب بیان مقام اقربیت ولایت کبریٰ
انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات سے تا مرتبۂ انتہا لاتعیّن و مقام صرم تک ذکر ہوا ای عزیز بر تمیز
ارشدا اللہ لنا و لک یون سمجھنا چاہیئے کہ طریقۂ علیۂ حضرات خواجکان نقشبندیۂ مجددیہ
رضی اللہ عنہم مین سلوک بطور اصطلاح جدیدۂ مجددیہ کے بعد مقام مراقبہ معیت قلبی ولایت صغریٰ
اولیاء اللہ ظلال اسماء صفات کے مقام اقربیت ہی اور وہ دائرۂ اقربیت اول دائرۂ ولایت کبریٰ
علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہی کہ لحاظ اوسمین اقربیت حق تعالیٰ کا رکہا جاتا ہی اور اس ولایت کبریٰ

مین تین دائرے اور ایک مرتبہ قوس ہی اور اول اوسمین دائرہ اقربیت اور دو دائرے اور ایک
قوس بیچ نسبت محبت یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ کے ہی اور نقشہ اوسکا یہہ ہی

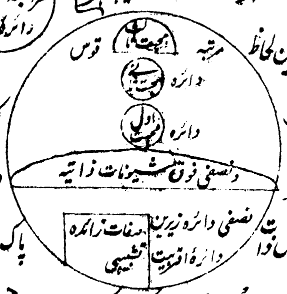

جاننا چاہیے کہ یہہ دائرہ ولایت کبری کا ہی اور اس دائرہ مین لحاظ
معنی ونحن اقرب الیہ من حبل الورید کا رکہتے ہین
اور نیت اوسکی ایسی فیض اقربیت کا آتا ہی دائرے ولایت
کبری سے اوپر لطیفہ نفس میرے کے اوس ذات پاک سے کہ مجھہ سے
میرے نزدیکتر ہی وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد اور جبکہ سالک اس مقام کا مراقبہ کرتا ہی
نور سرخ مشتمل بزردی آتا ہوا مقام نفس پیشانی پر پنالے یا فوارے سے جوشان کے نظر آتا ہی اور جبکہ
حضوری اقربیت کی کامل ہوتی ہی اوسوقت ایک دائرہ مثل دائرے چاند کے کہ وقت طلوع کے
اغلب برنگ سرخ ہوتا ہی معلوم ہوتا ہی اور جبکہ حضوری زیادہ ترجمتی جاتی ہی اوتنا ہی دائرہ ساتھہ
نورانیت برنگ سپیدی کے زیادہ تر ہوتا ہی اور فیض اقربیت کا اوپر لطیفہ نفس کے نازل ہوکر
پانچون لطایف عالم امر پر نور افشانی فرماتا ہی بلکہ تمامی بدن کو گداز کی پیدا کرتا ہی اور عروج نزول
اور حضور و نگرانی اور جذبات مانند قلب کے بیچ اس جا کے نقد وقت ہوتے ہین بلکہ انجذابات تدریجی
تمامی بدن کو ہوتا ہی لیکن فرق حالات اور کیفیات ولایت صغری اور کبری کا مثل زمین و آسمان کا ہی
کہ وہ ولایت صغری اولیاے ظلال اسمائے مرتبہ عدم اور یہہ ولایت کبری انبیائی عین اسمائے وجود
چنانچہ حافظ رحمہ اللہ نے اشارہ ان ہر دو ولایت صغری اور کبری سے ساتہہ لفظ صغیر و کبیر کے
فرمایا ہی شعر مے دو سالہ و محبوب چاردہ سالہ ٭ ہمین بس است مرا صحبت صغیر و کبیر ٭ اور مراد دو سالہ سے
دو مقام ایک مراقبہ احدیت اور دوسرا مراقبہ معیت ہر دو مقام ولایت صغری قلبی مین اور چاردہ سالہ سے
چار مقام ولایت کبری مین ایک مراقبہ اقربیت ونحن اقرب الیہ من حبل الورید اور تین مراقبے

مُحبت یُحِبُّھُم وَ یُحِبُّونَہٗ ہین یہہ فقیرنے از روئے طریقت تاسلوک کے بیان کئے ورنہ بعض شارحین نے
معنی مُیٔ دو سالہ سے قرآن شریف اور چہاردہ سالہ سے عبارت چاردہ ہائے چالیس بنعمت محبوب نبوت لی ہی
الغرض کہ فرق ولایت صغریٰ اور ولایت کبریٰ مین بنسبت عاشق و معشوق ہی کہ کیفیات اور حالات
ولایت صغریٰ قلبی کے تلوینی اور حالات گرمی اور رقت اور محویت اور نعرۂ حق بآواز بلند وزود وشور
اور استغراق کاملہ رات دن مقرر رہین۔ اور حالات ومعرفت ولایت کبریٰ کے برعکس اوسکے کہ
کیفیت تمکینی اور رقت بحالت صحویت۔ وگدازگی و بیزم آوازگی پوشیدگی کے متصور اور متخیل
چنانچہ مولانا روم علیہ الرحمہ نے ہر دو کے حق مین بلفظ عاشق و معشوق خوش اشارہ فرمایا ہی ابیات
عشق معشوقان نہانست و ستیر ❊ عشق عاشق با دو صد طبل و نفیر ❊ لیک عشق عاشقان تن زہ کند
عشق معشوقان خوش و فربہ کند ❊ مراد عاشقون سے اولیاء اللہ کی ذات کہ مقام قلبی مین ہین اور
مقصود معشوقون سے وجود باجود انبیا علیہم السلام اور شیخان ذو الاحترام کا مقام نفسی مین اور تمیز
اولیاء رد بالی اللہ اور انبیاء و تخلق بنا بہ ہدایت مرتبہ اولیا ندیم اور درجہ انبیا وزیر لکھا ہے۔
سوال معنی معیت کہ ساتھی اور ہمراہ کے ہوتے ہین اور معنی اقرب کے بہت پاس اور نزدیکتر
کے ہین لیکن ہمراہ اور نزدیک اور نزدیکتر مین کیا تمیز و فرق ہی **جواب** یہہ معیت اور اقربیت
ذات حق بیچون کے قسم بیچونی سے ہی بندہ کی عقل چون کو کیا یارا کہ بیچونی معیت اور اقربیت
بیچون ذات کی دریافت کرے مثلاً جسم اور روح ہر دو معیت اور اقربیت رکھتے ہین جسم کثیف
دریافت روح لطیف کی کیفیت نہین کر سکتا ہی یہ عقل غریب بیچون ذات الطف کے اقربیت کو
کیا دریافت کر سکے البتہ ایک قسم کے طور سے کہ حضرت رب المعبود جل قربۂ اشارہ اقربیت
اپنے بیچ نماز کے رکن سجدے مین ارشاد فرمائی ہی تمثیل آسکتی ہی۔ **سوال**۔ بیان فرمائے **جواب**
کلّا وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ کہ سجدہ کر تو قریب تر ہووے اور مؤید اس آیت کے حدیث شریف

وَاَمَّا السَّاجِدُ یَسْجُدُ عَلٰی قَدَمَیِ اللّٰہِ تَعَالٰی یعنے جب سجدہ کرنیوالا سجدہ کرتا ہی وہ سجدہ
اوپر ہر دونون قدمون معبود حقیقی کے ہوتا ہی اور اقربیت عبد با معبود نماز مین کا ملتر ثابت ساتھہ الفاظ
حدیث کے ہی اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ فِی الصَّلٰوۃِ یعنے بندہ قریب تر ہوتا ہی اپنے
رب سے نماز مین اسیواسطے اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ اشارہ معراج یعنے وصل و دیدار نماز مین ہی
سوال معراج سے کہ مقام عروج برای وصل و دیدار ہی کتنے مقام وحجاب قرب کے ہین **جواب**
پانچ ہین **سوال** وہ کیا ہین- **جواب** ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ
اَدْنٰی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی مین جاننا چاہیے کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ نماز مین
تم سامنے اپنے نہ تہوکو کہ کعبے کے اور تمہارے بیچ مین اللہ تعالی ہوتا ہی جبکہ روبرو نماز مین حقتعالی
کا ہونا ثابت ہوا تو ازروے معراج کے مقام دَنٰی بمعنی قرب اول قیام ہی اور دوسرا مقام
قرب فتدلّٰی بمعنی جھکنا کہ بڑہ کر مقام قیام سے فی المثل نزدیک گوش حق برحق کے ہوتا ہی اور
تیسرا مقام سجدہ کا کہ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ وَاَمَّا السَّاجِدُ یَسْجُدُ عَلٰی قَدَمَیِ اللّٰہِ تَعَالٰی
کے کہ ایک کمان پیشانی عبد کی اور دونون قدم حق کے دوسرے کمان پہلے سجدے مین ہی بمعنی قاب
قوسین ہوئی-- اور دوسرے سجدہ مین محویت عبد اور فنای کامل بندہ اور بقای اکمل معبود بمضمون
کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ وَّ یَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ شعر حافظ رحمۃ اللہ
میان عاشق و معشوق ہیچ حائل نیست ٭ حجاب خویش خودی حافظ ازمیان برخیز ٭ اور ع
چو منتو نماندی گدا ماند خدا ای گدا- لفظ قرب کو کہ بمعنی نزدیک ہی پانچ قسم کے نماز مین بلفظ
وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ وَاَقْرَبَ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ فِی الصَّلٰوۃِ ثابت فرمایا لیکن ایک دقیقہ
ادرادق ہی اوسکا بھی عقدہ کشائی ہونا چاہیے- کہ معیت ہی اور قریب کہ اِنِّیْ قَرِیْبٌ وَاَقْرَبُ
ہی ان ہر تینون قرب مین کیا تمیز **جواب** کہ ساتھی دو تین قدم کا فرق اور قریب کو ایک دو قدم کا

فرق اور اقرب موئذ ہے سے مونڈ ہا یا ہاتھہ مین ہاتھہ یا سینہ بسینہ ہمکنار ملا ہوا یہ تینون مقام ایک معیت

قرب قربت بصفات سمع اور اعلی قرب اقربیت اور اَوْاَدْنٰی مقام حب یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ ہی اور دوسری

مثال قرب فی المثل فرمایا کہ جیسے حق تعالی نے آیتہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ مین اپنی مثال

ساتھہ مشکاتو اور زجاجہ اور دُرّی اور مصباح کی دی ہی اگر دی جاوے ضرب المثل مین ہوسکتی ہی

الغرض کہ مثال قربت اوس بے مثال کی فی المثل اگر مثل نور السّمٰوٰت والارض کہ ساتھہ

مشکاۃ وزجاجہ اور مصباح اور نور روشن کے ہی فی المثل لائی جاوے البتہ ساتھہ دائرے

آفتاب اور شعشان ظل اوسکیکے کہ محیط اوسکا ہی اور ساتھہ ظل شعشان کے کہ دہوپ ہی اور

وہ دہوپ اقرب ذرّون سے ہی قیاس مین آوے سوال تفصیل اسکی کیا ہی جواب اصل الاصول

تمامی ممکنات وکائنات کی اسمار اللہ مین چنانچہ اسم ذات اللہ جلشانہ مثل قرص آفتاب اور اسمار صفات

وجوبی وا اسم نور مانند شعشان وروشنی محیط دائرہ کے سمجھنا بمضمون مسئلہ عقیدت شعر صفاتُ

اللّٰہِ لَیْسَتْ عَیْنَ ذَاتٍ ؞ وَلَاغَیْرًا سِوَاہُ ذَا انفصال ؞ یعنے صفات اللہ کے نہ ذات ہین

نہ ذات سے غیر ہین سے متصور اور ظل اسما صفاتی و نور کا مرتبہ عدم وامکان بنظیر دہوپ وتمثیل ممکنات

وذرات کے اقرب دہوپ سے مثل قربیت کاملہ کے ہی سوال اس ظل واصل کے نسبت

ساتھہ لفظ ظل کے کسی آیتہ شریفہ سے بہی مستدل ہوتی ہی اور کسی شیخ معتبر نے اپنی تفسیر مین

ماہیات اشیار حقائق اعیان کو ظل حق اور اظہار اونکا ساتھہ اسم نور منور آسمان وزمین کے

لکھا ہی جواب حضرت شاہ محی الدین عربی رضی اللہ عنہ نے بیچ تفسیر اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ

مَدَّ الظِّلَّ کے بہ تفصیل کاملہ لکھنا فرمائے ہین اور وہ عبارت عالیہ یہہ ہی الم تر الی ربک کیف

مدّ الظّل بالوجود الاضافی اعلم انّ ماھیات الاشیاء وحقائق الاعیان ھی ظل الحق وصنعۃ

عالمنیہ الوجود المطلق فمدّھا واظھارھا باسم النّور الذي ھو وجود الظاھر الخارجی الذي

و یبرز کنز العدم الی فضاء الوجود لا اضاً فی ثم استوی علی العرش القلب المحمدی

سوال - ابیات اشیا وحقائق اعیان کے بربوبیت واثر وبرکت اسم نور کی کہ وہ اسم نور جل انوارہ وجود ظاہری خارجی مظہر تمامی اشیاء اور ظاہر کنندہ پوشیدۂ عدم کو طرف قضاء وجود حقیقی کے ظل حق قرار پاسے اور بعد اسم ذات اللہ جل شانہ کے اسم نور جل نورہ نے تقرر پایا چاہئے یہ تہا کہ بعد اسم ذات کے اسماء صفات ام الصفات ہونا ہی **جواب** اسکا یہہ ہی کہ اسم ذات مربّی تمامی اسماء صفات واجبی اور اکوانی کا ہی بہر موقعہ اور بہر مقصد وبہر نسبت کے اوپر ہر ایک اسماء کے داخل ہوتا ہی اور بغیر مدد او سکیکے کہ اصل ومربی وشان جامع ہی ظہور اثر ہر اسم کا ہونا محال چنانچہ اللہ خالق کل شئ یعنے بیچ بات خالقیت کل شی کے مددگار ومربی ہوا اور علی ہذا القیاس إِنَّ اللّٰہَ هُوَ الرَّزَّاقُ بیچ مقدمے رزق رسانی کے مربی اور مددگار نسبت رزاقیت کا ٹہیرا۔ بدین لحاظ کہ مقام عدم بہ پردۂ ظلمت وسیاہی کے مستقر تہا اور مربی اور مددگار اوسکا اسم نور مثل کلید خزانے مخفی کے ہوا کہ کشاد خزانے عدم کے کرکے ظہور ہر شئے کا بخشا فی الحقیقت یہہ دقیقہ نہایت مخفی تہا کہ کشادہ ہوا سوال یہہ مضامین اصل وظل اقربیت کے ساتہہ ذات وصفات کے ساتہہ عالم کے کسی اور بھی معتبر شیخ نے لکہنا فرمائے ہین جواب ہان حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے بہی بیچ مکتوب اول کے جلد ثالث سے تحریر کئے ہین اور وہ عبارت عالیہ یہہ ہی کہ جو عالم ظلال و عکوس افعال واجبی کے ہین جل سلطانہ ناچار افعال کہ اصول اوسکے ہین عالم سے ساتہہ عالم کے اقرب ہووین اور ایسا ہی افعال ظلال صفات واجبی کے ہین جل شانہٗ ناچار صفات ساتہہ عالم کے عالم سے اور اصول عالم سے کہ افعال ہووین اقرب ہووین کہ اصل الاصول ہین اور جو صفات بھی ظلال حضرت ذات کے ہین اور حضرت ذات جل سلطانہٗ اصل جمیع اصول کے ہی لاجرم حضرت ذات تعالی ساتہہ عالم کے عالم سے اور افعال وصفات واجبی سے اقرب ہووے اِس عبارت عالیہ

شاہ مجدد رضی اللہ سے مثال آفتاب اور ظل وہوپ سے صریح راست آئی۔ الحاصل کہ معنی ومثال اقربیت کے باستدلال اقوی بآیۃ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ اور عبارت مکتوب حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے ساتھہ اصل وظل قرص ودائرۂ آفتاب کے ظل دہوپ سے بمعنی قرب اقربیت کے محقق ہوئی واسطے اہل دل کے نہایت دل پسند اور دلپذیر ہین اور غیر اہل دل سے کچہہ شکوہ نہین قطعہ اہل دل کو اوسکی لذت خوشگوار ❊ لب سے اوسکے ٹپکے شیرۂ انگبین ❊ غیر دل چون غیر مگس شہد کے ❊ سہر دُھنے بانالہا وصدا نین ❊ اور یہہ بہی جاننا چاہئے کہ یہہ دائرۂ خلت اقربیت کا خصوصاً منسب ساتھہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اور عموماً باتباع اونکے تمامی انبیا علیہم السلام کے ہی اور باصطلاح متقدمین علیہم الرحمۃ کے اس مقام کا نام واحدیت اور مرتبۂ رنگ وعلم تفصیلی اسمار وصفات ہی اور دائرہ اسکا متضمن ساتہہ دو دلیرون کے ہی نصفی بالا ساتہہ شان تنزیہی کے اور نصفی زیرین بصفات زائدہ تشبیہی کے کہ بیان اوسکا اوپر آچکا ہی اور شاہ محی الدین عربی رضی اللہ عنہ نے آیۃ فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ اللَّیْلُ رَاٰ کَوْکَبًا الخ سے ساتہہ مشاہدے اور سلوک کی طریقے سے ساتہہ چار مقامات کے نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے باشارۂ نازو نازنین کے بیان فرمائی ہی کہ خلاصہ اونکی عبارت کا یہہ ہی کہ لیل یعنے شب سے عالم طبیعت جسمانی باشارۂ لطیفۂ قالب ہی اور کوکب سے تاویل ہیکل ملکوتی انسانی مسماۃ روح روحانی بیان کے کہ لطیفۂ نفس ہی اور لطیفۂ نفس کا نور براہ سلوک یک ستارۂ نوری مشتمل بہ نور سپید ونیلگوں نظر آتا ہی اور قمر سے بتعبیر قمر قلب فرمائی اور براہ سلوک کی سنے نزدیک اسکے بعد لطیفۂ نفس کے لطیفۂ قلب ہی اور شمس سے مراد اسکے مرتبۂ روح کہ لطیفۂ روحی ہی اور رب اکبر سے معنی نور روح عظمت وشدت نورانیت کے دائرۂ شمسی روح کی فرمائی اور چُہپنا وانر سے شمس روحی کا غلبۂ انوار تجلّی حق وطلوع سبحات وجہ باقی اور انکشاف حجاب ذات کے ساتھہ وصول اوسکے طرف مقام وحدت کے کہ مرتبۂ اقدس واعلیٰ شان جامع حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم لطیفہ اخفیٰ ہی

لکھنا فرمایا اور بریت اور بیزاری ماسواسے کہ شرک ہی اور متوجہ ہونا اور ناظر ہونا طرف ذات وحدت کے
کہ انتہا سلوک لاتعین بعض کے نزدیک یا تعین اول مراتب تعین سلوک سے بطریق سیر نظری ہی نہ قدمی
تحریر کیا اور وہ عبارت پر اشارت یہہ ہی من تفسیر محی الدین عربی رضی اللہ تعالی عنہ فلما جن علیہ
اللیل ای اظلم علیہ اللیل عالم الطبیعة الجسمانی رأ کوکب ملکوت الهیکل الانسانی
التی هی نفس المسماة روحا روحانیة فلما رأ قمر القلب بازغا بوصوله الی مقام القلب
وطلوعه من افق النفس ظهوره ورأ فیضه بمکاشفات الحقائق وعلمه وربوبیته
منه ان کان اللہ تعالی یربیه باسم العالم والحکیم فلما رأ الشمس الروح بازغة
بتجلیها علیه وظهور نورها قال هذا ربی اکبر العظمة وشدته نورانیته فلما افلت
بها ستیلاء انوار تجلی الحق وطلوع سبحات الوجه الباقی وانکشاف حجاب الذات
لوصوله الی مقام الوحدة رأ النظر الی الروح والی وجود شرکا یقوم انی بریٔ مما
تشرکون ای شئ کان اذ لا وجود لغیره انی وجهت وجهی ای اسلمت ذاتی ووجودی
للذی اوجد سموت الارواح وارض النفس مائلا عن کل ما سواه بجهتی عن وجودی
بانفاء فیه وما انا من المشرکین ای لست من الشرک فی شئ کوجود البقیة وظهورها وغیر ذلک انتهی
الغرض کہ اس عبارت پر اشارت شیخ مذکور رحمہ اللہ سے کہ بالفاظ متعارفہ مقامات طریقہ سلوکیہ صوفیہ
علیہم الرحمہ کہ نفس وقلب وروح مین سیر کامل اور مقام وحدت مین سیر نظری وصول اور منکشف ہونے
حجاب ذات سے طرف مقام وحدت حقیقت محمدی علیہ الصلوۃ والسلام جامع شیونات سے شرک
جانکر بریت روح سے کی الغرض کہ اس تفسیر شیخ رحمۃ اللہ سے چار مقام ابراہیم علیہ السلام
کو ثابت ہوئے لہذا بدین قیاس بعض حضرات نقشبندیہ رضی اللہ عنہ نے بہی بطریق سلوک
اپنے کے توفیق تسلیک کی فرماتے ہین اور وہ یہہ ہے کہ لیل سے

تاویل برنگ سیاہ - النور سیاہ مقام مراقبہ معیت وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ و ولایت اولیا صغریٰ نہایت
مناسب نظر آتے ہین اور ستارے سے مراد اوس رات اندہیری نور سیاہ مین ستارۂ مقام احدیت مراقبۂ اول
کہ خواجۂ نقشبند رضی اللہ عنہ نے ایک وقت اوائل حال سلوکی مین دیکھا تھا اور روح اون کی اوس
ستارے مین جاکر داخل ہوئی - جبکہ روح ستارے مین داخل ہوئی اور فنای تامہ حاصل ہوئی تھی وہ ستارہ
بصورت دریا دکھا تھا بعد چندے دیر کے پہر روح اونکی جسد مین آئی یہ ستارہ بلفظ اوائل حال
اور اوسمین دریا دکھنا مراقبۂ احدیت اول سلوک طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ عنہ مین ہی اور
بعد لفظ کوکب و لیل یعنے شب مقام معیت نور سیاہ کی بکلمۂ قمر مقام اول دائرۂ اقربیت نفسی
ولایت کبری انبیا علیہم السلام کا معلوم ہوتا ہی اور بعد قمر کے دائرۂ ثانی محبت اول ولایت
کبریٰ کا بصورت شمس کے کہ وقت ضحی کے نظر پڑتا ہی اور اوس دائرہ کو منسوب ساتھہ موسیٰ
علیہ السلام کے لکھا ہی کہ بصفات تنزیہی مجلّی ہی اور روپوش ہوتا اوسکا بسبب تجلّی مجلّی انوار علےٰ
داو نقطے داجمل واکرم دائرہ مقام قوس مرتبۂ وحدت کی کہ شان جامع ہی منصور ہوا اور بسبب
مشاہدے انوار دائرۂ وحدت کے توحید کامل وجود واحد کی انکی نظرون مین مجلّی ہوگئی بریت
مقامات زیرین سے ہوئی یہہ دلیل و توجیہہ بھی بطور عبارت سلوک شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کے
نہایت راست و زیبا نظر آتی ہی باقی العلم عند اللہ اور دوسری ایک دلیل بھی نہایت انسب
ساتہہ معنی باطنی سلوکی اصطلاحی صوفیہ علیہم الرحمۃ کے شعر حافظ رحمۃ اللہ سے کامل زیبا و
موزون ساتہہ اس آیت فلمّا جَنَّ علیہ اللیل کے زیبا آتی ہی اور وہ **شعر** یہہ ہی کہ
ستارۂ شب ہجران نمی فشاند نور + ببام قصر برآ و چراغ مہ برکن + اس شعر مین تین مقامات
سلوکی ایک ستارہ اور دوسری شب اور تیسری ماہ اشارہ فرمایا الغرض معنی ظاہری اسکے یہہ ہین
کہ ستارۂ شب ہجران نور نہین جہاڑتا ہی بسبب غلبۂ سیاہی شب ہجر کی ای محبوب تو اوپر بام قصر

عنایت سے کہ براچراغ چہرۂ ماہ اپنے کو روشن کرکہ بروشنائی چہرۂ ماہ منور تیرہ کے شب ہجران کا خوف اوسکا
دور ہووے یہہ معنی موزون ظاہر کے ہوئے - اور معنی باطنی اصطلاحی نہایت انسب کہ تار یسے معنی اول
مقام احدیت اور شب سے مراد نور سیاہ مقام دوم معیت اور قصر و بام سے مقام سوم اقربیت کہ بدو
نسبت صفات زائدہ بصورت قمر و بہ نسبت شیونات ذاتیہ بمثل شمس اور علیٰ ہذا القیاس اس شعر مین
ایکہ بر مہ از خط مشکین نقاب انداختی ٭ لطف کردی سایۂ بر آفتاب انداختی ٭ الغرض کہ تین مقامات
اسمین بطریق سلوک نقشبندیہ مجددیہ رحمۃ اللہ علی اہالیہا کے نظر آتی ہین ایک بلفظ مشکین نقاب کے
مقام معیت بجانب نور سیاہ اور دوم مقام اقربیت باشارۂ دائرہ ماہ اور سوم مقام برمز لفظ آفتاب
دائرہ مقام محبت اول ورشاہد اوسکا مضمون حجابًا من نورٍ و ظلمۃ ہی اور نور سے اشارہ مقام
انوار اقربیت اور ظلمت سے رمز مقام عدم معیت سوال یہہ مقامات احدیت و معیت و اقربیت
و محبت کے ساتھہ اشارات غمزہای نازنین اورا داؤن خوش آئین کے اوپر منصۂ محبوبی نزاکت
تزئین کے حجلہ مستورہ سے جلوہ گر ہوئی لیکن زیر ان قصور مقامات مذکورات کے جو کہ عروسان
حور مثال لطیفی خمسہ ہین اونکا ذکر بھی بلفظ لطیفہا تحریر مین کنایۃ یا صراحۃ آیا ہو بیان فرماو البتہ
تسلی تامہ ہو - جواب اس شعر مین ہی بلطف و خال و خط از عارفان ربودی دل ٭ لطیفہای
عجب زیر دام و دانہ تست ٭ معنے اسکے یہہ ہوئے کہ ساتھہ خوبی خال و خط کے عارفون سے
دل لیگیا ٭ لطیفے عجب نیچے دام و دانے تیرے کے ہین شارح نے فقط لفظ بمعنی حقیقی موضوعات و
جذبات و تجلیات مشاہدات سے بطرز رمز سلوکی اشارہ کرکے غمزہ کیا اور فقیر تحقیق اسکی از راہ
توفیق کے یون بیان کرتا ہی کہ خال بمعنی نقطہ اور مرکز اصل ہی و دائرہ مقام اقربیت و واحدیت
اور مثل مقام معیت کے بمثال خط سیاہ کے اور نیچے اون کے پانچون لطائف عالم امر سے منور و مزین
ہین - سوال یہہ جو اصطلاح سلوکیہ باشارۂ زلف و خط و چشم و رخسار و خال بطرز حافظ رحمۃ اللہ کے

لکھنا فرمائی کسی اور صوفی نے اپنے رسالے مین تصدیق فرمائی ہو بیان فرماؤ جواب حاجی مرزا محمد رضا شاہ صاحب نے اپنے رسالہ ہدایت الکبریٰ مین لکھا گیا ہی کہ اصطلاح صوفیہ علیہم الرحمہ نے چشم کو احاطہ حق اور لب کو نفس رحمانی اور غمزہ کو جذبہ اور زلف کو سلسلۂ امکان اور خط کو عالم روح اور رخسارہ کو حقیقت جامعہ اور خال کو مرتبۂ غیب ہویت و وحدت لکن مثال مین انکے شعر نہ لکھی تاکہ تسلی سالکین کی ہو۔ **سوال** کسی شیخ معتبر نے ساتھہ ان کے اشارہ فرمایا ہی **جواب** حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ نے فرمایا **شعر** ای واضح والضحی جبینت ÷ واللیل نقاب عنبرینت ÷ مراد ضحیٰ سے سورج روشن پہر دن چڑہیکا بشعاع پر نور اور پیشانی ایما فرمائے اور لیل سے تاویل نقاب عنبرین مراد زلف سیاہ محبوب اور لطیفۂ نادر شمس ضحی اسے یہہ ہی کہ اول دائرہ اقربیت اور وہ دائرہ اول مین بصورت ماہ وقت طلوع معلوم ہوتا ہی اور جبکہ چوتہائی مرتبے حضور یکو پہنچتا ہی وہ دائرہ سپید منور بہیئت آفتاب وقت ضحے پہر دن چڑہیکے نظر پڑتا ہی کہ مصداق اسکے **شعر** ایکہ برمہ از رخ مشکین نقاب انداختی ÷ رحم کردی سایہ بر آفتاب انداختی ÷ کہ بحالت و مرتبے نصفی دائرہ زیرین صفاتی بصورت ماہ نظر آیا تہا و بمقام دائرہ نصفی بالا ذاتی بشکل آفتاب مشاہدہ ہوا اور وہ دائرۂ آفتاب ذاتی تنزیہی نہایت بشان جلالی باسم واحد و قہار بمصداق اللہ الواحد القہار اظہر الشمس ہی اگر پردہ و سایۂ زلف عنبرین سیاہ لیل معیت او پر ماہ منور کے کہ نصفی مقام فوق اوسکا آفتاب انور پر جلال ہی نہ ڈالتا تمامی عالم مقام عدم مین معدوم رہتا یہہ اشارات حضرت جامی و حافظ رحمہما اللہ سے بخوبی مصداق و صحت دعوی کو پہنچے باقی المعنیٰ فی بطن شاعر والعلم عند اللہ او نمین سے ایک لطیفہ قلب کا ساتھہ کیفیت اور نور زرد کے اشارہ فرمایا ہو بیان فرماؤ **جواب** **شعر** خیز در کاسۂ زر آب طربناک انداز ÷ پیش از انکہ کہ شود کاسۂ سر خاک انداز ÷ مراد کاسے سے قلب اور قلب زرین کہ منور بنور زرد ہی اور آب طربناک سے آب نور زرد قلب ہی

سوال اس مضمون مقامات ولطایف کو ساتھ اشارۂ قصر و بام اور حور وجنت انہار کے کسی دوسرے شعر مین بھی اشارۃً جواب فرمایا ہی چشم حافظ زیر قصر بام آن حورے سرشت ✽ شیوۂ جنّٰت تجری تحتھا الانہار داشت ✽ معنی مجازی اوسکے یہہ ہوئے کہ آنکھہ حافظ کی بسبب غلبۂ کمال عشق دیدار محبوب کے نیچے محل اٹارے اوس محبوب حور خصلت کے شیوہ جنتون کا کہ اونمین نہرین جاری رکھتی تہین یعنے بباعث غلبۂ عشق ومحبت کے آنکھون سے نہرین آنسوؤن کے مثل نہرون جنتون کے روان تھین اور وہ محبوب مستغنی حالت استغنائی مین تھا اور تلازمے اصطلاح اشارتی سلوکی اون کے سے کہ قصر و بام سے مراد مقام معیّت و اقربیت یا اقربیت ومحبت اور نیچے اونکے انہار جاری لطائف تھے الغرض کہ حور اوسمین تجلی الٰہیّہ ارواح مقدسہ اور باغ مقامات معیّت واقربیت واحدیت اور انہار مقام لطائف اور پانی جاری اونمین انوار لطیفہ کے۔ سوال۔ اسکی یہہ طرز اور اداکی اور محبوب نے بیچ کسی تفسیر کے بیان فرمائی ہی

جواب شاہ محی الدین عربی رحمۃ اللہ نے بیچ تفسیر آیۃ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدۡخِلُهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ وَاَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّنُدۡخِلُهُمۡ ظِلًّا ظَلِیۡلًا کے بیان فرمائے ان الذین اٰمنوا بتوحید الصّفات وعملوا الصّٰلحٰت ما یصلحهم لقبول تجلیاتها سندخلهم جنّٰت الاتصاف بها ومقاماتها تجری من تحتها الانهار ای انهار علوم تجلیاتها من علوم القلب الازواج ههنا الارواح المقدسة التی هی مظاهر الصفات الالٰهیة المطهرة یا الهیئة البدنیة وندخلهم ظلًّا ظلیلًا ای ظل الصفات الالٰهیة الدائم وحها یمحو البشریة انتهی یعنے جنت سے مراد مقامات اور انہار سے مقصد علوم تجلیات اوسکے علوم قلب سے اور ازواج سے مراد ارواح مقدسہ کہ مظاہر ہین صفات الٰہیہ کے اور مطہرہ ساتھہ ہیئت بدنیہ کے اور ظِلًّا ظَلِیۡلًا سے مراد ای ظل الصفات

آلٰہیہ کہ انوار وتجلیات مقام معیت ہین کہ محو بشریت ہین المقصود کہ اس آیتہ کے تفسیر کے معنیٰ تاویلی سے
مقامات ولطائف اور اونکے تجلیات وانوار معلوم ہوئے - اور ایسے ہی لفظ عکس اور مہرویان اور
بستان سے عکس انوار وتجلیات ومہر واسما وصفات حضرت مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ سے مفہوم ہوئے ہین
آن خیالا تے کہ دام اولیا است ٭ عکس مہرویان بستان خداست ٭ الغرض کہ ظل مقام معیت
اور مہرویان تجلیات آلہیہ اور بستان مقام اقربیت وواحدیت مرتبہ اسما وصفات ان اشارات سے
تحقیق تدالظل کے بخوبی تحقیق کو پہنچی لیکن اشارات کہ اصطلاحی تاویلی حافظ رحمتہ اللہ نے ساتھہ مقامات
کے فرمائے ہین صریح وصاف لفظ سیر مقامات طریقت حصول فرماکر انتہا تا سیر نظری لاتعین فرمایا ہو
البتہ تسلی تامہ اور فیصلۂ کاملہ ہو - **جواب** ہان وہ شعر فیصلے سلوکی کا یہہ ہی **شعر** در مقامات طریقت
ہر کجا کردیم سیر ٭ عاقبت را با نظر بازی فراق افتادہ بود ٭ **قطعہ** یہہ بیان نازک بصد ناز وادا
غمزون محبوبون سے آیا در بیان ٭ عاشق صادق کے دل کو انکا ناز ٭ تیر ذوقی ہو وہ تڑپ ہین
مرغ سان ٭ المقصود کہ پہر آتا ہون اوپر اصل مقصد کے کہ بعد مراقبہ اقربیت کے مقام مراقبہ

اور نیت اوسکی فیض محبت اول کا آتا ہی دائرے ثانی ولایت کبریٰ سے اوپر لطیفہ نفس میرے کے
اوس ذات پاک سے کہ محب اور محبوب میرا ہی یُحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ کہ فیض

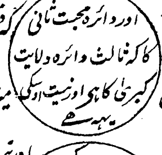

محبت ثانی کا آتا ہی دائرہ ثالث ولایت کبریٰ سے اوپر لطیفہ نفس میرے کے
اوس ذات پاک سے کہ محب اور محبوب میرا ہی یُحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ اور نیت

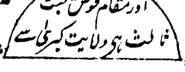

اوسکی فیض محبت ثالث کا آتا ہی مقام قوس سے اوپر لطیفہ نفس میرے کے
اوس ذات پاک سے کہ محب اور محبوب میرا ہی یحبہم ویحبونہ ای عزیز پُر تمیز معنیٰ قوس کے
فارسی مین کمان کے ہین اور ہندی زبان مین دہنک اور یہان مراد قوس سے ایک تو دائرہ اسکا
بشکل نصفی دائرے کے مانند ہلال اور کمان کے نظر آتا ہی اور دوسرے معنیٰ قوس کے یہہ ہین کہ دوام

مبارک ایک مسمّی اسم ظاہر کہ ظہور ظاہر کا تمامی مظاہر ظاہری پر اور منوّر و متعلق ساتھہ عالم امر اور مکان
امکان و ہر دو مقام ولایت صُغریٰ و کبریٰ و مرتبۂ شرح صدر الاسلام و مراقبہ مسمّی اسم ظاہر تک ہی اور
دوسرا قوس مسمّی اسم الباطن کہ فیض اوسکا اوپر اشیار باطن کے خصوصًا اوپر ملائکہ کرام کہ وہ مظہر
اسم الباطن کے ہین کہ اسرار باطنی اونپر ہویدا اور ظاہر ہوتے ہین جو کہ سالک اسمقام مین مشغول
الحال ہوتا ہی وہ بھی مظہر مسمّی اسم الباطن کا ہوتا ہی اور مکتوب دو سو ساتوین مین لکھا ہی جبکہ ہر دو اسم
ظاہر و باطن سلے دو قوس ہوئے — وہ دو بازو واسطے طیران عالم قدس کے ہوئے — اور
حال کیفیت مراقبۂ محبت ثالث قوس کے یہہ ہی کہ ایک رقّت عجیبہ بنہایت لذّت پوشیدہ کی بمضمون
مصرع عشق معشوقان نہانست وستیز ؛ ازبس مذاق ہر دم کامل بخشتی ہی اور بمضمون قول حافظ
رحمۃ اللہ کا اس مقام مین بنہایت پُر محبّت کے لذت بخشتا ہی **ابیات** بلبلے برگ گلے خوش رنگ
در منقار داشت ؛ واندران برگ و نوا خوش نالہ‌ٰ زار داشت ؛ گفتمش در عین وصل این نالہ
و فریاد چیست ؛ گفت ما را جلوہ محبوب در این کار داشت ؛ اور گاہے بکمال حضوری کے
زیارت حبیب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم سے مشرف ہوتا ہی اور جو کہ محمدی المشرب لطیفۂ
اخفیٰ سے فنا اور بقا رکہتا ہی اکثر اوسکو زیارت شریف اشرف سے بہرہ ہوتا ہی اس سے زیادہ
اور کوئی نعمت عظمیٰ نہین ہی اور حال او کیفیت انوار و تجلیات دائروں کے یہہ ہی کہ پہلا دائرہ مقام
اقربیت کا بنور سرخ آفتاب بوقت غروب و طلوع کے ہوتا ہی اور دوسرا دائرہ محبّت اول کا اکثر
بنور سپید و چیزے بزردی مشتمل اور نور تیسرے دائرے محبّت دوم کا بالکلیہ بنور زرد نہایت منور
بوقت دو گہڑی باقی دن رہنے کے اور نور مقام قوس نصفے دائرے کا اکثر نہایت سپید و مجلّی
چیزے بزردی مشمول نیمہ دائرہ مثل ہلال کے نظر آتا ہی اور بوقت حضوری کے پورا کامل
معائنہ ہوتا ہی اور نور اور دائرہ اوسکا مجلّی مثل آئینہ شفاف اور نورانی مانند آفتاب نصف النہار کے

یعنے دوپہر کیوقت سے کے نظر پڑتا ہی اور میر محمد عبد السلام بدخشی مجددی رحمۃ اللہ نے اپنے رسالے
مین دائرہ اقربیت خلقی ولایت کبری کو مجملاً بحبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ومفصلاً خصوصاً بابراہیم
علیہ السلام کے لکھا کیا اور دائرہ ثانی محبت اول کو مجملاً بہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ومفصلاً
بموسیٰ علیہ السلام سے کے اور دائرہ ثالث محبت سوم کا بعیسیٰ علیہ السلام سے کے منسوب فرمایا اور فقیر نے
اِس مقام مین برابر دائرے کے دو انبیاء اولوالعزم ایک حضرت ابراہیم اور دوسرے حضرت
عیسیٰ علیہما السلام کو معلق معہ دائرہ روبرو دیکھا۔ اور دائرہ قوس محبت ثالث کو خاص کرسا تہہ
حضرت حبیب خدا محمد مصطفےٰ سلطان الانبیاء والاولیا صلی اللہ علیہ وسلم سے کے نسبت فرمائے
اورحال کیفیت دائرونکا کہ دائرہ اقربیت مین جلوہ خلت کا اور دائرہ دوم محبت اول مین
غلبہ شیون ذاتی کا۔ اور دائرہ سوم محبت دوم مین نثار بادہ فردیت وسلبیہ کا اور دائرہ
قوس مین کمال مذاق کمال وصلت محبت شان جامعیت کا بسبب وصلت نسبت خاص لطیفۂ
اخفیٰ سے کے اور بعض نے ہر تینون محبت کے مراتب مین تفصیل بیان کی ہی کہ حال وکیفیت
محبت اول کی ایسی ہی جیسے دو شخصون مین محبت آپسین بسبب نفع ونقصان سے کے متصور ہووے
اورحال ومذاق محبت دوم کا یہہ ہی کہ پلہ خیال نفع ونقصان سے کم ہو اور پلہ محبت زیادہ تا جھکے
اورحال ولذت محبت سوم کا وہ ہی کہ بالکلیہ خیال نفع اور نقصان کا دل سے زایل ہو فقط محبت
سادج وخالص ذات شخص سے ہو اور آٹھہ پہر فوارۂ محبت اوسکے حب مین جوشان وخروشان
رہے کہ ہر وقت اوسکے روبرو حاضر رہے اور بجز دیدار اوسکے چین نہ پڑے اور رضا اوسکے
مین ہر وقت وہر ساعت جان نثار ہو اور بجز اوسکے دوسرا نظر نہ پڑے بہ معنی محبت تیسرے
سے کے ہین اور فقیر نے اِن مقامات مین اولیاء پیرانِ کبار رضی اللہ عنہ کو مشرف اور معزز
دیکھا ہی محبت اوّل مین سعدی اور ابو یوسف ہمدانی علیہم الرحمۃ اور محبت ثانی اور ثالث مین حضرت

حافظ رحمہ اللہ کو اور محبت اول اور ثالث قوس ولایت محمدیہ مین حضرت محبوب سبحانی اور محبوب آلہی رضی اللہ عنہما بلطیفہ سر موسوی المشرب اور محمدی المشرب لطیفہ اخفی مین کہ نسبت جلال وجمال ہر دو بزرگون جلیل القدر سے مشہور ہی اور خواجہ نقشبند کو لطیفہ خفی و اخفی مین و حضرت امیرالمومنین صدیق اکبر اور امیر حمزہ رضی اللہ عنہم وعلی المرتضی رضی اللہ عنہ کو خصوصًا اسمین بصد اجلال واکرام مشرف ومفتخر پایا اور حالات وواردات اسکے لاتعد ولاتحصی مین بجز استتار کے چارہ نہین اعلی وافضل واکرم سب سے یہہ بات ہی کہ ساتھہ زیارت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ اشارہ اوس سے ہی مشرف ہوتا ہی اور یہان نفس مطمئنہ ہو کر ساتھہ نسبت راضیہ مرضیہ کے زینت کرتا ہی اور شرح صدری حاصل کرتا ہی حضرت ابو سعید صاحب قدس سرہ اپنے رسالہ مین لکھتے ہین کہ اگرچہ بیچ سیر قلبی کے وسعت اسقدر مفہوم ہوتی تہی کہ چندے آسمان بیچ قلب کے دیکھتا تھا مین اور اندرون قلب کے بہت قلبون کو دیکھتا تھا مین لیکن یہہ وسعت قلب مین تہی اور وہ وسعت کہ ولایت کبری مین بیچ مقام نفس کے ہی یہ وسعت شمول تمامی سینہ کو ہی عمومًا اور مجملًا بیچ لطیفہ اخفی کے اور علامت بطریق وجدان کے یہہ ہی کہ چون وچرا احکام قضا سے اوٹھہ جاتا ہی اور بیچ اس مقام کے نفس مطمئنہ ہوتا ہی اور اوپر مقام رضا کے ارتفاع کرتا ہی اور بر جمیع احوال کے راضی برضا ہوتا ہی اور اس ناچیز کو ریزہ چینی اس خوان نعمت سے نوازا ہی الحمد للہ علی انعامہ واکرامہ

بیان مراقبہ شرح صدر الاسلام کا

جاننا چاہیے کہ بعد مراقبہ مقام قوس کے حضرت ایشان قدس سرہ نے نیت مراقبہ شرح صدر کی کر فیض شرح صدر الاسلام کا آتا ہی اوپر سینے میرے کے اوس ذات پاک سے کہ پہنچایا ہی فیض شرح صدر کا اوپر سینہ حضرت حبیب خدا اپنے محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ فرما کر توجہ مقام شرح صدر کی عنایت کی ور آنحال فقیر نے دیکھا کہ ایک فیض با نوار سرخ گلابی رنگ نہایت بابرکت اور منور ومصفا اوپر سینے میرے کے وارد ہوا اور سینہ میرا مثل آئینہ گلابی تجلی اسکے منور

آلہیہ کہ انوار وتجلیات مقام محبت ہین کہ محو بشریت ہین المقصود کہ اس آیتہ کے تفسیر کے معنی تاویلی سے
مقامات ولطائف اور اونکے تجلیات وانوار معلوم ہوئے - اور ایسے ہی لفظ عکس اور مہرویان اور
بستان سے عکس انوار وتجلیات ومہر واسماء صفات حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ سے مفہوم ہوئے ہین
آن خیالاتے کہ دام اولیا است ☆ عکس مہرویان بستان خداست ☆ الغرض کہ ظل مقام محبت
اور مہرویان تجلیات آلہیہ اور بستان مقام اقربیت وواحدیت مرتبۂ اسما وصفات ان اشارات سے
تحقیق ہذا المقل کے بخوبی تحقیق کو پہنچی لیکن اشارات کہ اصطلاحی تاویلی حافظ رحمۃ اللہ نے ساتھہ مقامات
کے فرمائے ہین صریح وصاف لفظ سیر مقامات طریقت حصول فرماکر انتہا تاسیر نظری لاتعین فرمایا ہو
البتہ تسلی تاملا اور فیصلۂ کاملہ ہو - جواب ہان وہ شعر فیصلے سلوکی کا یہہ ہی شعر در مقامات طریقت
ہر کجا کہ دیدیم سیر ☆ عاقبت را بانظر بازی فراق افتادہ بود ☆ قطعہ یہہ بیان نازک بصد ناز وادا
غمزون محبوبون سے آیا دربیان ☆ عاشق صادق کے دل کو انکا ناز ☆ تیر ذوقی ہو وہ تڑپین

مرغ سان ☆ المقصود کہ پہر آتا ہون اوپر اصل مقصد کے کہ بعد مراقبۂ اقربیت مقام مراقبۂ کے
اور نیت اوسکی فیض محبت اول کا آتا ہی دائرے ثانی ولایت کبری سے اوپر لطیفہ نفس میرے کے

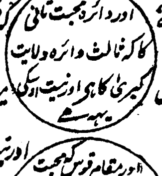

اوس ذات پاک سے کہ محب اور محبوب میرا ہی یُحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗ کہ فیض
محبت ثانی کا آتا ہی دائرہ ثالث ولایت کبری سے اوپر لطیفہ نفس میرے کے

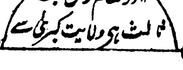

اوس ذات پاک سے کہ محب اور محبوب میرا ہی یُحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗ اور نیت
اوسکی فیض محبت ثالث کا آتا ہی مقام قوس سے اوپر لطیفہ نفس میرے کے
اوس ذات پاک سے کہ محب اور محبوب میرا ہی یحبھم ویحبونہٗ ای عزیز پرتمیز معنی قوس کے
فارسی مین کمان کے ہین اور ہندی زبان مین دہنک اور یہان مراد قوس سے ایک تو دائرہ اسکا
بشکل نصفی دائرے کے مانند ہلال اور کمان کے نظر آتا ہی اور دوسرے معنی قوس کے یہہ ہین کہ دو دائم

مبارک ایک مسمّی اسم ظاہر کہ ظہور ظاہر کا تمامی مظاہر ظاہری پر اور مُنوّر و متعلق ساتھہ عالم امر اور مکان امکان و ہر دو مقام ولایت صُغری و کبری و مرتبہ شرح صدر الاسلام و مراقبہ مسمّی اسم ظاہر تک ہی اور دوسرا قوس مسمّی اسم الباطن کہ فیض اوسکا اوپر اشیاء باطن کے خصوصًا اوپر ملائکہ کرام کہ وہ مظہر اسم الباطن کے ہین کہ اسرار باطنی اونپر ہویدا اور ظاہر ہوتے ہین جو کہ سالک اسمقام مین مشغول الحال ہوتا ہی وہ بھی مظہر مسمّی اسم الباطن کا ہوتا ہی اور مکتوب دو سو ساتوین مین لکھا ہی جبکہ ہر دو اسم ظاہر و باطن سے دو قوس ہوئے - وہ دو بازو واسطے طیران عالم قدس کے ہوئے - اور حال کیفیت مراقبۂ محبت ثالث قوس کے یہہ ہی کہ ایک رقّت عجیبہ نہایت لذّت پوشیدہ کی بمضمون مصرع عشق معشوقان نہانست و ستیز ٭ ازبس مذاق ہر دم کامل بخشتی ہی اور بدیمضمون قول حافظ رحمۃ اللہ کا اس مقام مین نہایت پُر محبّت کے لذت بخشتا ہی **ابیات** بلبلے برگ گلے خوش رنگ درمنقار داشت ٭ واندران برگ و نوا خوش نالہ ہاے زار داشت ٭ گفتمش درعین وصل این نالہ و فریاد چیست ٭ گفت مارا جلوۂ محبوب دراین کار داشت ٭ اور گاہے بکمال حضوری کے زیارت حبیب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم سے مشرف ہوتا ہی اور جو کہ محمدی المشرب لطیفہ اخفی سے فنا اور بقار کہتا ہی اکثر اوسکو زیارت شریف اشرف سے بہرہ ہوتا ہی اِس سے زیادہ اور کوئی نعمت عظمی نہین ہی اور حال اور کیفیت انوار و تجلیات دائرو نکے یہہ ہی کہ پہلا دائرہ مقام اقربیت کا بنور سرخ آفتاب وقت غروب و طلوع کے ہوتا ہی اور دوسرا دائرہ محبّت اول کا اکثر بنور سپید و چیزے بزردی مشتمل اور نور تیسرے دائرے محبّت دوم کا بالکلیہ بنور زرد نہایت منور بوقت دو گھڑی باقی دن رہنے کے اور نور مقام قوس نصفے دائریکا اکثر نہایت سپید و مجلّی چیزے بزردی مشمول نیمہ دائرہ مثل ہلال کے نظر آتا ہی اور بوقت حضوری کے پورا کامل معائنہ ہوتا ہی اور نور دائرہ اوسکا مجلّی مثل آئینہ شفاف اور نورانی مانند آفتاب نصف النہار کے

یعنے دوپہر کیوقت کے نظر پڑتا ہی اور میر معبد السلام بدخشی مجددی رحمۃ اللہ نے اپنے رسالے
مین دائرہ اقربیت خلقی ولایت کبری کو مجملاً بحبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ومفصلاً خصوصاً بابراہیم
علیہ السلام کے لکھنا کیا اور دائرہ ثانی محبت اول کو مجملاً بحبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ومفصلاً
بموسیٰ علیہ السلام کے اور دائرہ ثالث محبت سوم کا بعیسیٰ علیہ السلام کے منسوب فرمایا اور فقیر نے
اس مقام مین برابر دائرے کے دو انبیاء اولوالعزم ایک حضرت ابراہیم اور دوسرے حضرت
عیسیٰ علیہما السلام کو معلق معہ دائرہ بدوبرو دیکھا - اور دائرہ قوس محبت ثالث کو خاص کر ساتھہ
حضرت حبیب خدا محمد مصطفےٰ سلطان الانبیاء والاولیا صلی اللہ علیہ وسلم کے نسبت فرمائے
اور حال کیفیت دائرونکا کہ دائرہ اقربیت مین جلوہ خلت کا اور دائرہ دوم محبت اول مین
غلبہ شیون ذاتی کا - اور دائرہ سوم محبت دوم مین نشادبادۂ فردیت وسلبیہ کا اور دائرہ
قوس مین کمال مذاق کمال وصلت محبت شان جامعیت کا بسبب وصلت نسبت خاص لطیفۂ
اخفی کے اور بعض نے ہر تینون محبت کے مراتب مین تفصیل بیان کی ہی کہ حال وکیفیت
محبت اول کی ایسی ہی جیسے دو شخصون مین محبت آپسمین بسبب نفع ونقصان کے متصور ہووے
اور حال ومذاق محبت دوم کا یہہ ہی کہ پلہ خیال نفع ونقصان سے کم ہو اور پلہ محبت زیادہ جھکے
اور حال ولذت محبت سوم کا وہ ہی کہ بالکلیہ خیال نفع اور نقصان کا دل سے زایل ہو فقط محبت
سانچ وخالص ذات شخص سے ہو اور آٹھہ پہر فوارۂ محبت اوسکے حُب مین جوشان وخروشان
رہے کہ ہر وقت اوسکے روبرو حاضر رہے اور بجز دیدار اوسکے چین نہ پڑے اور رضا اوسکے
مین ہر وقت وہر ساعت جان نثار ہو اور بجز اوسکے دوسرا نظر نہ پڑے یہ معنی محبت تیسرے
کے ہین اور فقیر نے ان مقامات مین اولیاء پیران کبار رضی اللہ عنہ کو مشرف اور معزز
دیکھا ہی محبت اوّل مین سعدی اور ابو یوسف ہمدانی علیہم الرحمۃ اور محبت ثانی اور ثالث مین حضرت

حافظ رحمہ اللہ کو اور محبت اول اور ثالث قوس ولایت محمدیہ میں حضرت محبوب سبحانی اور محبوب آلہی رضی اللہ عنہما بلطیفہ سیوسی المشرب اور محمدی المشرب بلطیفہ اخفی میں کہ نسبت جلال و جمال ہر دو عزیزوں جلیل القدر سے مشہور ہے اور خواجہ نقشبند کو لطیفہ خفی اخفی میں حضرت امیر المومنین صدیق اکبر اور امیر حمزہ رضی اللہ عنہم و علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خصوصا اسمین بصد اجلال و اکرام مشرف و مفتخر پایا اور حالات و واردات اسکے احاطہ تحریر میں بجز استتار بلکے چارہ نہیں اعلیٰ و افضل و اکرم سب سے یہہ بات ہے کہ ساتھ زیارت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مَنْ رَأٰنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ اشارہ اوس سے ہے مشرف ہوتا ہے اور یہان نفس مطمئنہ ہو کر ساتھ نسبت راضیہ مرضیہ کے زینت کرتا ہے اور شرح صدری حاصل کرتا ہے حضرت ابو سعید صاحب قدس سرہ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں کہ اگرچہ بیچ سیر قلبی کے وسعت استقدر مشہود ہوتی تھی کہ چندے آسمان بیچ قلب کے دیکھتا تھا میں اور اندرون قلب کے بہت تجلیون کو دیکھتا تھا میں لیکن یہہ وسعت قلب میں تھی اور یہہ وسعت کہ ولایت کبریٰ میں بیچ مقام نفس کے ہے یہ وسعت شمول تام رکھتی ہے کو ہی عموما اور مجملا بیچ لطیفۂ اخفیٰ کے اور علامت بطریق وجدان کے یہہ ہے کہ چون چرا بالکل قضا سے اٹھہ جاتا ہے اور بیچ اس مقام کے نفس مطمئنہ ہوتا ہے اور اوپر مقام رضا کے ارتفاع کرتا ہے اور جمیع احوال کے راضی برضا ہوتا ہے اور اس ناچیز کو ریزہ چینی اس خوان نعمت سے نوازا ہے الحمد للہ علی انعامہ واکرامہ

بیان مراقبہ شرح صدر الاسلام کا

جاننا چاہیے کہ بعد مراقبہ مقام قوس کے حضرت ایشان قدس سرہ نے نیت مراقبہ شرح صدر کی کہ فیض شرح صدر الاسلام کا آتا ہے اوپر سینے میرے کے اوس ذات پاک سے کہ پہنچایا ہے فیض شرح صدر کا اوپر سینۂ حضرت حبیب خدا اپنے محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ پھر اگر توجہ مقام شرح صدر کی عنایت کی در آنحال فقیر نے دیکھا کہ ایک فیض بانوار سرخ گلابی رنگ نہایت پاکیزہ اور منور و مصفا اوپر سینے میرے کے وارد ہوا اور سینہ میرا مثل آبگینے گلابی تجلی سے منور

اسم باطن کا آتا ہی دائرۂ ولایت علیا سے اوپر عناصر ثلثہ میں سے کہ آب و آتش و باد ہی اوس ذات پاک سے کہ منشا مسمی اسم باطن کا ہی بعد حصول سیر اسم ہو الظاہر و اسم ہو الباطن کے دو بازو واسطے سیر و طیر کے بطرف مقصود کے کہ ذات بحت ہین حاصل ہوتے ہین جو کہ سیر ہر دو اسم کا انجام کو پہنچے سیر بیچ دائرے کمالات نبوت کے واقع ہوتا ہی اور وہ کمالات نبوۃ عبارت ہی دوام تجلی ذاتی بے پردہ صفات و اسما کے بیچ اسی مقام شگرف کے کہ قطع ہونا ایک قطعہ کا بہتر جمیع مقامات ولایت سے ہی حضور بیجہت ہوتا ہی نگرانی اور توجہ ہاے سابقہ اور بے تابی شوق زائل ہوتی ہی اور برد یقین ہاتھ دیوے حال و معرفت و مقام اسجا سے کوتاہ ہی لَا یُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ اور صدق پر اوسکے گواہ ہی اور اسجا یافت و ادراک علامت نارسائی ہی نکارت اور جہالت وصل عریانی حصول ہوتا ہی اور وصول ہی **شعر** اتصالی بے تکیف بیقیاس ٭ ہست رب الناس را با جان ناس ٭

قطعہ کیا مقام اتصالی ہی یہان دیدار کا ٭ بے نقاب آتا نظر چہرہ مہ رخسار کا ٭ ظاہر و باطن کے پردون سے گزر اے ابوالحسن ٭ وصل عریانی اگر تو چاہتا ہی یار کا ٭ صفائی وقت و حقیقت اطمینان کی اور اتباع ہُوَ لِمَا جَاءَ بِہِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور کمال وسعت نسبت باطن کے اور تنگی اور ناامیدی اور حرمان ہاتھ دیتی ہین معارف اور حقائق اسجا شرایع ہین اور بس کہ یہہ مقامات کمال نبوۃ اور رسالت اور اولوالعزم انبیا علیہم السلام کے ہین اور تابعون کو ساتھہ طبعیت اور وراثت کے حاصل ہوتی ہین توحید وجودی اور شہودی معارف ولایت سے تھے بیچ راہ کے رہتے ہین آنا عروج و نزول و جذبات لطیفۂ خاک کا بالاصالۃ اور بالطبعیۃ لطیفۂ ثلثہ کو میسر ہوتا ہی اور مورد خاک کا بیچ اسجا کے بالاولیت لطیفۂ خاک یعنے خاک ہی بہ طبعیت تمام بدن کے مراقبۂ ذات بحت کا مراقبۂ کمالات نبوت سے تا مراقبۂ انتہا بے سلوک کرتے ہین تلاوت قرآن مجید اور طول بیچ نماز کے کمالات ثلثہ مین اور حقائق سبعہ و جز آن مین کہ من بعد

پیش آتی ہین ترقی بخشتے ہین لاکن حقائق انبیا علیہم الصلوۃ والسلام مین ورودین زبانی نہایت ترقی
بخشتے ہین تزکیہا ولطافتہا کہ پیش آتے ہین مقامات بلند درجات اور امواج بحر نامتناہی ذات بحت
آلہی کے ہین جل جلالہ بے انتہا ہین اور نیت اس (کمالات نبوت کی دائرہ مراقبہ) یہہ ہی کہ فیض تجلیات ذاتی دائمی کا
آتا ہی اوپر ہیئت وحدانی میرے اوس ذات پاک سے کہ منشار دائرہ کمالات نبوت کا ہی وہ انوار د
دائرہ چیزے بعباسی وسپیدی رنگ مشاہدہ ہوتے ہین اور آخر سپید بحضوری معائنہ مین آتے ہین
اور کیفیت اور کمال اسکا یہہ کہ بسبب تجلی ذاتی کے کہ خاک کو نصیب ہی علم لدنی کہ اشارہ وَاجْتَبَیْنٰھُمْ
وَھَدَیْنٰھُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ روزی ہوا ہی انبیاء اولوالعزم علیہم الصلوۃ والسلام
کو شعر یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست ٭ کتب خانہ چند ملت بشست ٭ اور یہی خاک کی نے
انتہاے بلندی کا حاصل کیا شعر زمین زادہ برآسمان تاختہ ٭ زمین وزمان را پس انداختہ
اور میر درد علیہ الرحمہ فرماتے ہین شعر باوجودیکہ پروبال نہ تھے آدم کو ٭ وہان پہنچا کہ
فرشتے کا ہی مقدور نہ تھا ٭ اور ترقی خاک نے کیا ثمرے پرمذاق بنائے اور کیسے کیسے گل رنگارنگ
عجیبہ کھلائے بفحواے قول مولانا رحمۃ اللہ شعر در بہاران کے شود سرسبز سنگ ٭ خاک
شو تا گل بروید رنگ رنگ ٭ الغرض کہ اس تجلی کمالات نبوت کا یہ کمال کہ علم لدنی انبیاء اولوالعزم
کو حصول اور باتباع پیروان اونکے کو بھی نصیب اور بسبب پستی کے بلندی اور بباعث
نرمی کے بمضمون نبرد قرہ نرم را تیغ تیز اور بعد اسکے (مراقبہ رسالت دائرہ کمالات) اور اس دائرہ کمالات
رسالت مین فیض تجلیات ذاتی دائمی کا اوپر تمام ہیئت وحدانیکے یعنے تمام بدن کے آتا ہی اور دائرہ
اوسکا پہلے سرخ وگلابی اور آخر مین سپید اور مجلی نظر آتا ہی اور نیت اوسکی فیض تجلیات ذاتی دائمی
کا آتا ہی دائرہ کمالات رسالت سے اوپر ہیئت وحدانی میرے اوس ذات پاک سے کہ منشاء دائرہ
کمالات رسالت کا ہی اور اس دائرے مین کمالات پہلے دائرے کمالات نبوت سے فرق کمالات

اولوالعزم

نبی اور رسول کا اشہر ہی اور بعد اسکے اور انبیاء اولو العزم چہہ ہین حضرت آدم علیہ السلام مین اختلاف اور بعد اونکے حضرت نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہم وسلم بلا اختلاف اور یہہ بھی بزرگون نے لکہا ہی کہ الاحاد والافراد حکمہم اولوا العزم لغلبۃ ارشادہم یعنے احاد اور افراد حکم اولو العزم کا رکہتے ہین بسبب غلبے ارشاد اپنے کے اور ایک نسخہ مین لکہا دیکہا تھا کہ اب یاد سے فراموش ہو کہ نبی کے تابع ابدال اور رسول کے تابع اوتاد اور اولو العزم کے تابع غوث اور نبی اول درجہ کے ایک لاکہہ کئی ہزار گزرے ہین اونہون نے حکم الٰہی سے خواب مین سنا یا الہام ہوا اور رسول یعنے مرسل تین سو تیرہ ہین اور وہ صاحب کتاب اور فرشتہ بھی اونپر نازل ہوتا ہی اور خواب والہام بھی اونپر کرامت ہوتا ہی اور اولو العزم کی صفت کہ صاحب الشرع والکتاب والمامور بالحرب والقتال - یعنے صاحب دین اور صاحب کتاب اور مامور ساتہہ جہاد کرنے کافرون کے اور بعد ایکہزار برس کے پیدا ہونا اوسکا اور باقی رہنا دین اوسکا اور اس امت مرحوم مین مرتبہ غوث کا ہی اور جو کہ ہمارے رسول خاتم النبیین اور مرسلین اور اولو العزم مین علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات ہین امتی اون کے ساتھہ اس عہدون کے ممتاز ہین -

جیسا کہ رسالہ حضرت جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ علیہ نے ابی درداء رضی اللہ عنہ سے روایت لاتے ہین قَالَ الْحَکِیْمُ التِّرْمِذِیْ فِیْ نَوَادِرِ الْوُصُوْلِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنِ حَبِیْبٍ ثَنَا دَاؤُدُ بْنُ مُحَبَّرٍ عَنْ مَیْسَرَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ الشَّامِیْ عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اَلْاَنْبِیَاءُ کَانُوْا اَوْتَادَ الْاَرْضِ فَلَمَّا انْقَطَعَتِ النُّبُوَّۃُ اَبْدَلَ اللّٰہُ مَکَانَہُمْ قَوْمًا مِّنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لَہُمُ الْاَبْدَالُ لَمْ یَفْضُلُوا النَّاسَ بِکَثْرَۃِ صَوْمٍ وَّلَا صَلٰوۃٍ وَّلَا تَسْبِیْحٍ وَّلٰکِنْ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَبِصِدْقِ الْوَرَعِ وَحُسْنِ النِّیَّۃِ وَسَلَامَۃِ قُلُوْبِہِمْ بِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالنَّصِیْحَۃِ لِلّٰہِ یعنے انبیا تھے اوتاد زمین جبکہ قطع ہوئی نبوت

بدلا اللہ تعالیٰ جل سلطانہ نے مکان اونکا تو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا واسطے اونکے ابدال
اور نہ فضل ہی اونکو آدمیوں پر کثرت روزے سے اور نہ نماز اور نہ تسبیح ولیکن بفضل ہی حسن خلق اور صدق
ورع اور حسن نیت اور نصیحت اللہ کے واسطے اور یہ اولیا اس امت میں کہ ابدال ہیں موجود ہوتے ہیں
اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْدَالَ اُمَّتِي لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِالْاَعْمَالِ وَلٰكِنْ اِنَّمَا دَخَلُوْهَا بِرَحْمَةِ اللهِ
وَسَخَاوَةِ الْاَنْفُسِ وَسَلَامَةِ الصُّدُوْرِ وَرَحْمَتِهِ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور حضرت انس سے
روایت ہی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَخْلُوَ الْاَرْضُ مِنْ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا
مِثْلِ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ فَبِهِمْ تُسْقَوْنَ الْغَيْثَ وَبِهِمْ تُنْصَرُوْنَ عَلٰى مَا مَاتَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا
اَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهٗ اور انس رضی اللہ عنہ سے یہہ بھی حدیث روایت ہی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَبْدَالُ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا وَاَرْبَعُوْنَ اِمْرَاَةً كُلَّمَا مَاتَ
رَجُلٌ اَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهٗ وَكُلَّمَا مَاتَتْ اِمْرَاَةٌ اَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهَا اِمْرَاَةً اَخْرَجَ
الدَّيْلَمِيُّ فِي مُسْنَدِ فِرْدَوْسٍ اِنْتَهٰى اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا يَحْفَظُ اللهُ بِهِمُ الْاَرْضَ كُلَّمَا مَاتَ
رَجُلٌ اَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهٗ اٰخَرَ وَهُمْ فِي الْاَرْضِ كُلِّهَا اِنْتَهٰى اور عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت ہی قَالَ مَا خَلَتِ الْاَرْضُ مِنْ بَعْدِ نُوْحٍ مِنْ سَبْعَةٍ يَدْفَعُ اللهُ بِهِمْ مِنْ
اَهْلِ الْاَرْضِ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ عَلَيَّ مِنْ هٰذَا الْبَابِ السَّاعَةَ رَجُلٌ مِنْ اَحَدِ
السَّبْعَةِ الَّذِيْنَ يَدْفَعُ اللهُ عَنْ اَهْلِ الْاَرْضِ بِهِمْ فَاِذَا حَبَشِيٌّ قَدْ طَلَعَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ
اَقْرَعُ وَاَجْدَعُ عَلٰى رَاْسِهِ مَاءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ

هُوَ هٰذَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَرْحَبًا بِسَارٍ وَكَانَ يَرُسُّ الْمَسْجِدَ وَيَكْنُسُهٗ
وَكَانَ غُلَامًا لِلْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ انتهى المقصود کہ ان احادیث شریفات سے عہدے اور منصب ابدال
اور اوتاد اولیاء اللہ کے ثابت ہوئے اور برسنا پانی کا اور دفع ہونا بلا و وبا کا اور فتح و شکست لشکر و نکی
اور قیام زمین کا انکی ہمت وجود سے بمرتبۂ ثبوت کو پہنچا اور چالیس ابدال اور ساتھ اخیار یا ابرار اور چار
اوتاد بلفظ اِنَّ الْاَبْرَارَ سورۂ دہر مین وَاِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ عَلَى الْاَرَائِكِ در تفسیر عرائس
بصفت سبعہ صفات ساتھ ابرار کے معلوم ہوئے اور شاہ محی الدین عربی رضی اللہ عنہ نے فتوحات
مکیہ مین باب ایکسو اٹھانوے مین رجال ہفتگانہ کو ابرار لکھا ہے اور ساتھ اقلیم کو ساتھ وجود باجود انکے
قیام و زینت فرمایا۔ اور لکھا کہ حرم مکے مین اون سے میری ملاقات ہوئی القصہ کہ باز آتا ہون مین مقصد
اصل اپنے کو کہ مرتبہ کمالات نبوت و رسالت و اولو العزمی تجلی ذاتی دائمی سے منور و معمور ہے اور کمالات
ہر تینون ولایت کے روبرو کمالات انکے مقابل دریا مثل قطرے کے ہین حضرت شاہ مجدد رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین کہ حال سالک اسکا بہی مقابل اہل ولایت کے ایسا ہی جاننا چاہیے اِس سے زیادہ اور
کیا لکھے اور بسبب تجلی ذاتی دائمی کے انکشاف حروف مقطعات اور اسرار آیات متشابہات بہی کہلتے ہین
چنانچہ فرماتے ہین فِيْهَا الْوُصُوْلُ اِلَى الذَّاتِ الْمُقَدَّسَةِ وَفِيْهَا تَنْكَشِفُ الْمُقَطَّعَاتُ الذَّاتِيَّةُ
وَالْمُتَشَابِهَاتُ الْقُرْاٰنِيَّةُ وَمُعَامَلَةٌ بِجُزْءِ الْاَرْضِيَّةِ یعنے خَاصَّةً بِجُزْءِ الْاَرْضِيَّةِ
یعنے ان کمالات نبوہ مین وصول ذات مقدس کے ہے اور بیچ انکے کہلتے ہین مقطعات ذات کے اور
متشابہات قرآن کے اور معاملہ ساتھ جُزِ خاک کے پڑتا ہے اور فقیر نے ان مقامات مین شیخان ذوالاقتدار
والا مقامات کو بہی مشرف و ممتاز دیکہا ہے اور حضرات امامین شہیدین رضی اللہ عنہما کو کامل و اکمل منور
و معزز پایا۔ اگرچہ اکثر کامل گزرا ونکا مقامات فنا فی اللہ اور بقا باللہ و ولایت مین پایا۔ اور یہہ دخل
پیرانِ کبار علیہم الرحمۃ والرضوان کو بہی اِن مقامات عالیات مین بسبب اتباع کامل انبیا علیہم السلام

کہ یہ مقامات بالاصالت انبیا علیہم السلام کو نصیب و بالطبعیت خاص امتیون کو بہی حصول چنانچہ شاہ مجدد رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین حصول ان کمالات نبوت کا مخصوص انبیا علیہم الصلوات والتحیات کے ہی کمل تابعین انہون کے
بہی ساتہہ طبعیت کے اون کمالات سے نصب رکہتے ہین اور بیچ اسکے سیر معلوم ہوتا ہی کہ کمالات جمیع ولایت
کے کیا ولایت صغری اور کیا کبری اور کیا علیا تمامی ظلال کمالات نبوۃ کے ہین اور وہ کمالات مثل
سبج اور شال ہین خاص ان کمالات کو کہ نقطہ بیچ ضمن اس سیر کے قطع ہووے زیادہ جمیع کمالات مقامات
ولایت سے ہی الغرض کہ بیان ان کمالات کے ایک ذخائر عظیمہ ہین اور لایق استتار کے ہین لہذا چند اشارات
پر مختصر کیا اللہم ارزقنا دائمًا ابدًا انوار و تجلیاتہا بحرمت حبیبک صلی اللہ علیہ و اٰلہٖ
واصحابہٖ و سلم اٰمین ابدا اسکے مراقبہ (دائرہ حقیقت کعبہ ہے) کہ عبارت ظہور سرادقات عظمت و کبریائی
ذات الٰہی جل عظمتہ سے ہی اور نیت مراقبے اسکے کی ایسی ہی کہ فیض آتا ہی دائرہ حقیقت کعبہ سے
اوپر ہیئت وحدانی میریکے اوس ذات پاک سے کہ مسجود جمیع ممکنات اور کائنات کے ہی اور منشا حقیقت
کعبے کے ہی اور نور اس دائرہ کا سپید اور دائرہ بہی منور و مصفا شل آئینہ کے معلوم ہوتا ہی اسجا مین
عظمت و کبریائی حضرت حق سبحانہ کی کامل مشہود ہوتی ہی اور ہیبت اوپر باطن سالک کے غلبہ کرتی ہی جو کہ
فنا و بقا اس مرتبہ مقدسہ کے سالک کو حاصل ہوتی ہی سالک اپنے کو متصف ساتہہ اس نشان کے پاتا ہی
اور توجہ ممکنات کی بجانب اپنے پاتا ہی چنانچہ مولانا مرحوم نے بیچ مثنوی کے اس مضمون کو مشرح بیچ
بیان حضرت نابینا اور بایزید بسطامی قدس اللہ اسرارہما کے تحریر فرمایا کہ ایک بزرگ نابینا اور
بایزید بسطامی رحمہما اللہ کے ایکجا ملاقات ہوئی اون بزرگ نابینا نے بایزید بسطامی رحمہما اللہ سے
فرمایا کہ تو کہان کے جانیکا قصد رکہتا ہی اونہون نے کہا کہ کعبے کا کہا راہ خرچ کتنا ہی تیرے پاس
انہون نے فرمایا کہ دو سو درم نابینا نے فرمایا کہ وہ درم مجہے دے اور سات بار میرا طواف کر اور
زیادہ تر ثواب و مرتبہ حج سے میرے گرد پہرنیکا ہی اور میری خلقت کو خدا تعالی نے کعبے سے برتر کیا

کہ الانسان سری وانا سرہٗ اور موید ہوئی قول مولانا کی مولانا عبد العلی مرحوم بہی شرح اسکے مین یہانتک
چند اشعار بطور سند کے لکہے جاتے ہین اشعار مثنوی بایزید از سفر جستی بسے ✤ تا بیابد خضر وقت
خود کسے ✤ دید پیری با قدِ ہمچون ہلال ✤ بود در وی فرّ و گفتار رجال ✤ دیدہ نا بینا و دل چون آفتاب
ہمچو پیلی دیدہ ہندوستان بخواب ✤ چشم بستہ خواب بیند صد طرب ✤ چون کشاید آن نہ بیند آن عجب
بس عجب در خواب روشن می شود ✤ دل درونِ خواب روزن میشود ✤ وانکہ بیدار است بیند خواب
خوش ✤ عارف است و خاک او در دیدہ کش ✤ بایزید اورا چہ از اقطاب یافت ✤ مسکنت بنمود و در
خدمت شتافت ✤ پیش او بنشست و ہم پرسید حال ✤ یافتش درویش و ہم صاحب عیال ✤ گفت عزم
تو کجا ای بایزید ✤ رختِ غربت را کجا خواہی کشید ✤ گفت قصدِ کعبہ دارم از پگہ ✤ گفت ہین با خود
چہ داری زاد رہ ✤ گفت دارم از درم نقرہ دویست ✤ لک بستہ سخت بر گوشہ ردیست ✤
گفت طوفی کن بگردم ہفت بار ✤ وین نکوتر از طوافِ حج شمار ✤ وان درمہا پیش من نہ ای جواد ✤
وانکہ حج کردی و حاصل شد مراد ✤ عمرہ کردی عمرِ باقی یافتی ✤ صاف گشتی بر صفا بشتافتی ✤ حق
آن حقیکہ جانب دیدہ است ✤ کہ مرا بر بیتِ خود بگزیدہ است ✤ کعبہ ہر چندیکہ خانہ برِّ اوست ✤
خلقتِ من نیز خانہ سرِّ اوست ✤ تا بکرد آن خانہ را در وی نرفت ✤ واندرین خانہ بجز آن حی نرفت
چون مرا دیدی خدا را دیدہ ✤ گرد کعبۂ صدق بر گردیدہ ✤ خدمتِ من طاعت و حمدِ خداست ✤
تا نہ پنداری کہ حق از من جداست ✤ شارح بحر العلوم مولوی عبد العلی رحمہ اللہ نے ایسے معنیٰ
اس عبارت کے لکہے ہین کہ خلقت میری خانہ سرِّ او یعنی کے ہی اور یہہ قول اسواسطے ہی کہ خلقت
انسان کامل کے جامعیت مراتب ذات و اسما و اکوان کے رکہتی ہی پس یہہ صورت انسانیہ
خانہ سرِّ حق ہی انتہیٰ اور مولانا جامی رحمہ اللہ نے بہی بیچ تعریف و توصیف اولیاء اللہ اہل
منیر کے کہ ذات و صفات و افعال اپنے سے فانی اور باقی ہر تینون صفات اللہ تعالیٰ جل شانہ

سے بیان کیا **اشعار** حبذا قومی کہ دید حق بود دیدار شان ٭ محو باشد در شہود سرّ حق اسرار شان ٭
کار شان جز نفی ذات و وصف و فعل خویش نیست ٭ اینچنین باید کہ جامی را کنی در کار شان ٭ الغرض
کہ مولانا روم رحمۃ اللہ نے بقول نابینا قدس سرہ کے تعریف انسان کامل کی ساتھ خلقت خانہ پُر از
سر اور جامع مراتب ذات و اسما و اکوان کے احق لکھنا فرمائے اور مولانا جامی رحمۃ اللہ نے بھی
بمضمون من رانی فقد رأ الحق کہ دیکھنا انکا دیکھنا حق کا اور فانی ذات و صفات و افعال اپنے سے
اور باقی حق سے محو اسرار انکے بیچ شہود سر حق کے مرقوم کئے اور معنی سر سے مراد ان عارفوں کی
کیا ہی ذرّہ بغور ملاحظہ از راہ تعمق فرماوین البتہ یہہ عقدہ مشکل صورت حل کی حاصل کرے - اور وہ
لفظ سر باشارہ حدیث قدسی نزد صوفیہ علیہم الرحمۃ کہ الانسان سرّی و انا سرّہ ہی یعنے انسان
سر میرا ہی اور مین سر اوسکا ہون **سوال** سر کے معنی کیا ہین **جواب** اہل لغت کے نزدیک غیاث
مین سر کے معنی راز پوشیدہ اور چھپے ہوئے کہ ضد علانیہ کہ سر و علانیہ ہی کہتے ہین اور نزدیک
اہل باطن کے سر کے معنی ہر تینون ذات و صفات و افعال حق کہ پوشیدہ نظر ظاہر سے ہین یہ
ہر تینون انسان کامل کے شہود حق مین محو اور پوشیدہ بمضمون محو باشد در شہود سر حق اسرار شان
ہو وین - اور دوسرے معنی لطیفہ و مرتبہ سر کہ اسمین اسماء و شیونات تنزیہی مثل احد و
و قدوس و حق و سبحان مسجود کے پوشیدہ ہین اور کعبے پر ظل احد اور شان مسجود آلہی کا پڑتا ہی
اور علی ہذا القیاس بمعنی **شعر** کعبہ ہر چندیکہ خانہ برّ او ست ٭ خلقت من نیز خانہ سرّ اوست
کہ خلقت انسان کامل کی ہی بسبب نسبت لطیفہ سرّی تنزیہی کے برابر نسبت سرّی کے
وہی نسبت تنزیہی مسجود آلہی جو کعبہ معظمہ مین ہی وہ انسان مین بہی موجود ہی بدین لحاظ نسبت
تنزیہی احدیتے سر کے انسان مقابلے بشان مسجودیت آلہی کے آیا اور حال یہ کہ در آنحال
کہ عارف اس مقام تنزیہی سرّی مین مستغرق الحال ہوتا ہی اوسکے زبان سے الفاظ تنزیہی سبحانی

ما اعظم شانی کے بایزید علیہم الرحمہ اور انالحق منصور علیہ الرحمۃ سے بہی سرزد ہوئے نکلتے ہین اور منقل الحقایق
مین معنی حدیث المعرفت الاسراری مین سرحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی ذات حق لکہے ہین اور ذات سے
مراد ذات تنزیہی احدیت مفہوم ہوتے ہین اور مقابلے مین شان تشبیہی کے کہ سمیع و بصیر وغیرہا ہین شان
کعبہ بشان سری کے افضل ہی اور بشان جامعیت مقام لطیفۂ اخفی حقیقت محمدی وحب صرفہ حقیقت
الحقایق مین انسان اشرف و اعلیٰ و افضل باشارۂ ع کہ مرا بربیت خود بگزیدہ است ٭ کعبہ معظمہ سے
عظیم ہی کہ دلیل اقوی اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَکُلُّھُمْ مِنْ نُوْرِیْ کہ مین اللہ تعالیٰ کے نور سے ہون میرے
نور سے تمامی مخلوق ہی اور مؤید اس حدیث شریف کی حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی کہ بسند عبدالرزاق
کے رضی اللہ عنہ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ قَبْلَ الْاَنْبِیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ اور نور اول ذات مطلق کہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اور نور دوم حبیب مقام حُبّ صرفہ نظر آتا ہی اشارہ اوس کے زیادتی ہونے سے
اوپر کعبہ کے فرمایا کہ ع کہ مرا بیت خود بگزیدہ است ٭ بدین استدلال کہ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا
فَاَحْبَبْتُ اور قول ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ترمذی مین ہی کہ جب وہ کعبہ معظمہ کو دیکہتے فرماتے اے کعبہ
مسلم تجہسے افضل ہی عند اللہ اسی معنی مین حضرت غوث اعظم قدس سرہ نے فخراً اپنا خصوصاً بکیفیت بادہ
حب صرفہ کے کلمہ فخریہ سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ فرمایا اور رتبہ اور فضل اسمقام صرف وحدت
حب صرفہ کا مقام کعبہ معظمہ پر لکہنا کیا کہ **شعر** کُلُّ قُطْبٍ یَّطُوْفُ بِالْبَیْتِ سَبْعًا ٭ وَاَنَا الْبَیْتُ
یَطُوْفُ خِیَامِیْ ٭ یعنے ہر قطب طواف کرتا ہی کعبہ کا سات بار اور مین وہ ہون کہ کعبہ طواف کرتا ہی
میرے خیمہ کا بلحاظ فنا و بقا اسی مقام حُبّ صرفہ کے اور حافظ رحمۃ اللہ بہی اسی معنی مین فرماتے ہین
شعر ما مریدان رُو بسوے کعبہ چون آریم چون ٭ رُو بسوے خانۂ خمار دارد پیر ما ٭ یعنے ہم
مرید کعبہ کے جانب کیون مُنہ کرین اسواسطے کہ پیر ہمارا تو طرف گہر خمار یعنے کلال کے مُنہ رکہتا ہی
اور مراد خمار سے ذات اطہر حبیب خدا محبوب الہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہی اور علی ہذا القیاس

حضرت سعدی علیہ الرحمہ نے بہی اس مضمون کو اس بیت مین ۔ مئی صرف وحدت کسے نوش کردہ ؛
کہ دنیا وعقبیٰ فراموش کردہ ؛ اشارہ بیان فرمایا اور ایساہی فوقیت دُر مختار مین بزرگی اولیاء اللہ کی
کعبے پر زیارت کیواسطے پیشوائی کو جانے کے پائی جاتی ہی اور وہ عبارت عالیہ یہہ ہی اِذَا رُفِعَتِ الْکَعْبَۃُ
عَنْ مَکَانِہَا لِزِیَارَۃِ اَھْلِ الْکِرَامِ جَازَتِ الصَّلٰوۃُ اِلٰی اَرْضِہَا یعنے جب کعبہ اوٹہایا جاوے واسطے
زیارت اہل کرام کے جائز ہی نماز پڑہنا جانب اوس کعبے کے اور مراد اِس جا اوٹہانے کعبے سے اوٹہنا حقیقت
کعبے کا کہ نور صرف مسجود جمیع ممکنات اور مرجع اور اصل تمامی کائنات کا ہی اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے
تحقیق اسکی مکتوب دوسو اوراٹہوین مین جلد اول سے لکہنا فرمائے کہ اگر سوال کرین کہ کعبہ واسطے طواف
اولیاء اللہ کے آتا ہی اور ان سے برکات دہونڈہتا ہی اور کیونکر حقیقت اوسکے کو تقدم ہووے اوپر حقیقت
محمدی کے یہہ معنی کیونکر جائز ہوے جواب دیتا ہون مین کہ حقیقت محمدی نہایت مقامات نزول محمدی ہی
اوج تنزیہہ اور تقدیس سے اور حقیقت کعبہ نہایت مقامات عروج کعبہ ہی مرتبہ اول بیچ عروج حقیقت محمدی کے
اوپر مرتبہ تنزیہہ حقیقت کعبے کے ہی اور نہایت عروجات اوسکے کو غیر حق سبحانہ کے اطلاع نہین رکہتا ہی
اور جو اولیاء اکمل اوسکے عروجات آن سرور علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام کے نصیب تام ہی اگر کعبہ برکات
ان بزرگوارون سے دریوزہ گری کرے کیا عجب ۔ زمین زادہ بر آسمان تاختہ ؛ زمین وزمان را
پس انداختہ ؛ یہان ایک سوال جو کہ راہ سلوک طریقت اور منازل حقیقت ومعرفت سے ناواقف ہین
اونکو وارد ہوتا ہی کہ جناب حبیب خدا علیہ الصلوۃ والسلام نے بعالم ظاہری اِس جسم منور ومعلیٰ ومطہر عنصری
سے کعبہ معظمہ کو سجدہ کیا اور طواف بہی فرمایا البتہ صریح اور نہ ہر آپکے سجدے اور طواف کرنے اور نماز
جانب اوسکے پڑہنے سے افضلیت کعبہ معظمہ کی اور عظمت بہی اوسکی کامل پائی جاتی ہی جواب اسکا یہہ ہے
کہ سوال از روئے عقل ظاہر کے معقول نظر آتا ہی اور جو کہ جواب اسکا از روے سلوک و راہ باطنی کے
ہی نہایت باصواب ودلا جواب ومقبول ہی وہ یہہ ہی کہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے مکتوب چورانوے مین

جلد ثالث کے اسکی بخوبی تشریح فرمائی کہ اسم مبارک محمد علیہ الصلوۃ والسلام مین دو میم ہین ایک محبت کا او
دوسرا محبوبیت کا اور ولایت ان ہر دونون کی علیحدہ یہ فقیر کہتا ہے جو کہ میم محبت کا ہے وہ ساجد کعبہ ہے اور
جو کہ دوسرا میم محبوبیت کا ہے اوسکو سجدہ دنیا مین جانورون اور درختون نے کیا کہ احادیث اس سے
معمور ہین اور جو کہ اسم مبارک احمد علیہ الصلوۃ والسلام مین میم مبارک فقط محبوبیت ساذجہ سے ہے وہ
بعالم روحانی مطوف ملائکہ تھا اور اشارہ اوس سے کنت نبیا وادم بین الماء والطین ہے اور اسم
حبیب اللہ مین شان حب صرف کنت کنزا مخفیا فاحببت کے ہے ہر دو شان تشبیہی اور تنزیہی اور نسبت
ہر دو میم کے تو اصل اور گم یہ خاص الخاص حقیقت محمدی ہے علیہ الصلوۃ والسلام زیادہ اس سے
کیا عرض کرے عاقل را این اشارہ بس است - الحاصل کہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کامل ترموید
اور مصدق اور مدلل ہوئی عبارت صاحب درمختار اور مولانا روم کے مثال نابینا مین بزرگی انسان
کی اوپر کعبے کے لکھنا کی ہے اور دوسری کلمہ حقیقت محمدی علیہ الصلوۃ والسلام مین نسبت نزولی
اور عروجی تحریر فرماتے اور نسبت عروجی اوسکے ہین اور رتبہ کعبہ کو لکھنا فرمایا اور لا انتہا
عروجات اوسکے لکھنا کئے - اور انکا طواف بغیر زیارت اہل ارادت اور گدائی کرنا برکات اونکے
بہ نسبت مجمع ہونے جزو خاک کے مرقوم کیا اسما اقوال صاحب درمختار اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ
سے مسند اقوال حضرت غوث اعظم وحافظ و نابینا قدس اللہ اسرارہم کے کامل با لاتفاق ہے سے کے پہنچی

سوال حقیقت محمدی کتنے اقسام پر ہین **جواب** چند اقسام ہے لیکن یہان از راہ سلوک اجمالی
تین اقسام ہین - ایک حقیقت محمدی ممتزجہ کہ ساتھ دو میم کے متضمن ہے میم اول ساتھ شان محبت کے
کہ آپ نے سجدہ کیا حضرت حق سبحانہ کو اور دوسری شان - دوسری حقیقت احمدی کہ اوسمین ایک
میم فقط محبوبیت ساذجہ کا ہے وہ اسم مبارک احمد بعالم روحانی اوپر آسمانون کے بہ نسبت محبوبیت
اسم احمد کے مطوف ملائکہ علیہم السلام کا بمضمون کنت نبیا وادم بین الماء والطین تھا اور تیسری

اسم مقدس کلمۂ حب سے حبیب اللہ جامع و اصل ہر دو اسم کا اور رہر دو زیرین ظل اوسکے چنانچہ مکتوب
ایکسو بانویں میں لکہا کہ اسکے بعد آخر کار بعد سطے مراتب کے اوپر اس فقیر کے منکشف ہا کہ تعین ظہور
حبی ہی کہ مبدء ظہورات اور منشاء مخلوقات کا ہی کہ حدیث کنت کنزاً مخفیاً فاحببت اول اوس
گنجینۂ مخفی سے اوپر منصۂ ظہور کے آئے ہیں حب ہی اگر یہہ حب نہ ہوتی دروازہ ایجاد نہیں کہلتا اور عالم
بیچ عدم کے مستقر رہتا لولاک لما خلقت الافلاک کو کہ در شان خاتم الرسالت علیہ وعلی
آلہ الصلوات والتسلیمات اسجا چاہئے وہونڈہنا اور حقیقت لولاک لما اظہرت الربوبیت کو اس مقام میں
وہونڈہنا الغرض کہ اتنی تحریر و تقریر سے تحقیق اس امر کی بیان کی گئی کہ حقیقت کعبہ میں نسبت مسجودیت
کی ہی جو کہ ساتہہ نسبت بشری کے اس نسبت عظیمہ میں فانی و باقی شل نابینا علیہ الرحمۃ کے ہوا وسکی نسبت
محبوبیت اور مرجوعیت سے منکر ہونا خلاف اہل دل اور اہل بینش کے ہی اور اوسکو مقتدا اور رہنما کافہ
انام کے جاننا چاہئے کہ وہ براہ سلوک صوفیہ علیہ الرحمۃ کے فنا فی الانوار وتجلیات کعبۂ معظمہ ہی آئندہ
فہم ہر ایک کا بمضمون انا عند ظن عبدی بی ہی اور فقیر اب پہر مقصد اصلی پر آتا ہی کہ توصیف کعبۂ
معظمہ کی جاننا چاہئے کہ مکتوب دوسو ساتوین جلد اول سے تعریف و توصیف حقیقت کعبہ کی ساتہہ پردون
عظمت کبریائی کے شاہ مجدد صاحب رضی اللہ عنہ لکہتے ہین " آگے سے بعضے گمان ہو دین کہ بیچ اوس
پردون عظمت اور کبریا سیکے بطفیل انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات کے انہون کو جا دیوین اور
محرم بارگاہ کرین انتہی اس کلمہ کے وصل ہونے سے فنا اور بقا مقام حقیقت کعبہ کے ساتہہ ذات عارف
وسالک اسیکے ثابت ہوئی اور اسی مکتوب میں لکہتے ہین کہ کمالات جو تعلق ساتہہ حقیقت کعبۂ ربانیہ کے
رکہتے ہین فوق اوپر جمیع حقیقتون بشریہ اور کمالات ملائکہ کے ہین اور کمالات اوس مقام عالیہ کے
فوق کمالات ولایات اور کمالات نبوت و رسالت کے ہین کسواسطے فوق ہوویں کہ وہ حقیقت مسجود الیہا
ہی خاص انبیا کرام و ملائکہ عظام علیہم الصلوات والتسلیمات کو ہی انتہی اور یہی حقیقت کعبہ کے توصیف میں

بیچ مکتوب دوسو باسٹھہ جلد ثانی سے فرمایا پس کعبہ اعجوبہ سے ہی بیچ دنیا کے بصورت دنیا ہی اور فی الحقیقت
آخرت سے ہی نمازنے بتوسط اوسکے ہی یہ نسبت پیدا کی ہی اور بصورت وحقیقت جامع دنیا اور آخرت ہی کے
ہوئے اور مکتوب بہتروین مین جلد ثانی سے لکھتے ہین کعبہ انبیا بنی اسرائیل علی نبینا وعلیہم الصلوات والتحیات
کہ سخرہ بیت المقدس ہی کمالات وظہورات اوسکے آخر رجوع ساتہہ کمالات اس کعبہ معظمہ کے رکھتے ہین
اور ملحق ساتہہ اسکے ہوتے ہین اسواسطے اطراف کو غیر لحوق سے ساتہہ مرکز کے چارہ نہین ہی طرق
جبتک ساتہہ مرکز کے نہ پہنچین کہ صراط مستقیم ہی ساتہہ مطلب کے راہ نہ پاوین واشوقاہ لی
لِقَاءِ الْكَعْبَةِ الْمُعَظَّمَةِ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ
مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ
اٰمِنًا وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا ۝ الحاصل کہ آخری جواب اسکا
یہہ ہی کہ حدیث شریف مین آیا کہ نظر کرنیمین تو برابری از روے عبادت کے ساتہہ حضرت علی سید الاولیا
رضی اللہ عنہ کے اور کعبہ معظمہ کے معلوم ہوئی کہ بمضمون اَلنَّظَرُ إِلَى الْكَعْبَةِ عِبَادَةٌ وَالنَّظَرُ إِلٰى وَجْهِ
عَلِيٍّ عِبَادَةٌ کے مستمل ہوتا ہی الغرض کہ نظر کرنا طرف کعبے کے اور نظر کرنا طرف منہ مبارک حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کے فعل عبادت سے ٹہیرا اسمین مساوات ساتہہ مرتبہ محبوبیت کے ثابت ہوئی اور
جو کہ فضل اولیا کا اوپر مقام کعبے کے ہی وہ مقام معلی حب صرفہ خاص الخاص حقیقت محمدی ہی کہ بیان اوسکا
اوپر آچکا ہی اور فقیر نے اسمقام مین بروقت طے سلوک کے کمال محنت مراقبے اسکے مین کی تھی
اور کوائف حقیقت کعبہ اور انوار و تجلیات اوسکے سے بفضلہ تعالی وبحرمت حبیبہ محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم و بہ برکت پیران کبار اور مرشد نامدار رضی اللہ عنہم کے بکمال خوبی محظوظ و
معمور ہوا تہا کہ بیان لذتون پر اسرار اوسکے مین زبان منشی قلم کے خاموش ہی اور جو کہ فقیر ۱۲۸۰ھ
مین واسطے زیارت کعبہ معظمہ اور حج شریف کے حاضر ہوا تہا بسیار اسرار عجائبات وغرائبات آئی

جنگل اور دریا اور کعبۂ معظمہ اور عرفات اور مدینہ منورہ مین مشاہدہ اور معائنہ ہوے کہ نہ کبھی کانون نے سُنے نہ آنکھون نے دیکھے تھے اور ین امور عجیبہ وغریبہ ایک رسالہ روز روانہ ہونے حیدرآباد سے تا مقام روضۂ حسین شاہ ولی رحمہ اللہ تک لکھنا گیا ہون اور وہ رسالہ فقیر کے نزدیک موجود ہی اوس سے چیزے احوال و اسرار بعض رسالے مین لکھنے مین آئے ہین لیکن بعض اسرار اوسمین ایسے بھی ہین کہ بسبب نادیدگی و نہ شنیدگی کے عقل ظاہری دریائے حیرت مین ہوکر چکر کہا وے بدین لحاظ یہان شبدیز قلم کو خوش عنانی سے اور جولانی سے روکنا گیا حق تعالی اس ناچیز اور جمیع دوستون کو مدام حقیقت کعبہ اور حقیقت احمدی اور حب صرف سے منور و معمور رکہے القصہ کہ مراقبہ حقیقت کعبہ تک چیزے بیان بتحقیق لکھنے مین آیا اب مجمل مراقبات مراقبہ دائرہ لاتعین تک سلوک طریقہ مجددیہ مختصر لکھنے مین آتے ہین کہ طوالت دوسرے نسخون مین لکھنے مین آئی ہی اب یہان سے بیان

مراقبہ حقیقت قرآنی کا ہی

کہ نیت اوسکی یہ ہی کہ فیض آتا ہی دائرہ حقیقت قرآنی پہچونی حضرت ذات سے اوپر ہیئت وحدانی میرے کہ منشأ حقیقت قرآنی کا ہی اور دائرہ اسکا اول سینہ اور آخر بوقت حضوری کامل کے نہایت سرخ رنگ نظر آتا ہی۔ بواطن کلام اللہ کے بیچ اسمقام کے ظاہر ہوتے ہین اور حروف مقطعات سینہ پر سالک کے لکھے ہوئے دکھتے ہین اور معنی انکی دقیق اوسکے معلوم ہوتے ہین اور ہر ایک حرف ایک دریا نظر آتا ہی اور وقت قرأت قرآن مجید کے سُنہری حرفان قاری سے باہر نکلتے ہوئے بعالم بالا جاتے ہوئے بمضمون يَصْعَدُ اِلَيْهِ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ مفہوم ہوتے ہین اور زبان قاری کی حکم شجرۂ موسوی کا پیدا کرتی ہی اور تمامی بدن سے بوقت حضوری مراقبہ نسبت مبدء وسعت بیچونی کے کلمات قرآنی ظاہر ہوتے ہین اور انوار و تجلی مبدء وسعت اسکے مین تمامی عالم گم ہوتا ہی اور نزول انوار اسکے مین بمضمون وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ شفا اور رحمت اور مغفرت کی کیفیت نظر پڑتی ہی اور

اور علامت انکشاف انوار قرآن مجید نا لبًا ورود ثقل ہی اوپر باطن عارف کے گویا کہ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا اشارہ ساتھہ اس معرفت کے ہی اور الہام اسمین ساتھہ آیت قرآنی کے ہوتا ہی کہ سالک استقامت کا معنی تاویلا اوسکے سمجھہ لیتا ہی اور فقیر کو استقامت مین اسرار نہایت واضح ہوئے ہین کہ استتار اونکا اولی ہی۔ اور بعد اسکے

صلوٰۃ کا ہی حقیقت دائرہ

اور نیت اسکی فیض آتا ہی حقیقت صلوٰۃ کا اوپر ہیئت وحدانی میرے کہ کمال وسعت بیچونی حضرت ذات سے ہی کہ منشاء حقیقت صلوٰۃ کا ہی اور بوقت حضوری کمال اسیکے دائرہ اور فیض اسکا برنگ کاسنی نمایان ہوتا ہی اوپر ہیئت وحدانی سالک کے — سالک اسکا وسعت اور علو استقامت سے کیا لب کہولے کہ حقیقت قرآن مجید ایک اوسکا جزو اور دوسرا جزو اوسکا کعبہ ہی سالک کہ اس حقیقت مقدسہ سے بہرہ پاتا ہی وقت ادا کرنے نماز کے اس دار فانی سے برآتا ہی اور بیچ دار اخروی کے داخل ہوتا ہی حدیث شریف اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ کا بوجہ کمال اسمین دکہلاتا ہی اور ساتھہ اس حالت شریفہ کے حضرت سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ وایضًا اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ فِي الصَّلٰوةِ اور قِفْ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّي اشارہ انتہا قدمی سے ہی اور شاہ مجدد رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ حضوری اور لذت کامل آنا ہی کیفیت مراد معراج مؤمن سے ہی اور اگر نماز پڑہنا نفرماتا نقاب چہرہ مقصود سے کون کہولتا اور طالب کو دلالت طرف مطلوب کے کون کرتا نماز ہی لذت بخش غم گساروں کی اور نماز ہی راحت بخش بیمارو اَرِحْنِي يَا بِلَالُ ایک رمز ہی اس ماجرے سے اور قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ ایک اشارہ ہی تمنا اس سے اور راقم الحروف عرض کرتا ہی کہ ایک بڑی نعمت اور کامل کیفیت اسکی یہہ ہی کہ اکثر اوقات سالک اسکا زیارت کعبہ اور حقیقت کعبہ سے مشرف ہوتا ہی اور مسجد حرام احاطہ حطیم مین درمیان محفل انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام نماز مین اپنے کو نماز پڑہتا ہوا دیکھتا ہی اور

دائرۂ معبودیۃ صرفہ

فوق اسکے نیت اسکی فیض آتا ہی دائرہ معبودیۃ صرفہ سے اوپر ہیئت وحدانی میرسیکے
اوس ذات پاک سے کہ منشاء معبودیۃ صرفہ کا ہی اور انوار دائرہ آخر بوقت کمال حضوری سکے مثل بیم
خام کے نظر آتا ہے — اور اس ناچیز کو ایک روز بیچ اس مقام عالیہ سیر نظری کے
ایک تجلی نہایت مجلی ہوئی اور ایک میدان وسیع نوری روبرو نظر کے نظر آیا کہ انتہا اوسکے نظر سے
لاانتہاہی مثل برق کے ایک تجلی ہوئی اور اوسمین صورت منور و مقدس حضرت حبیب خدا محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت تیز مثل برق درخشان کے بلباس و ریش سپید منور دمبارک روان و
دوان دیکھی سینے ازین مشاہدہ سیر نظری واسطے دوسرون کے اور سیر قدم واسطے اسکے مقام
معبودیۃ صرفہ مین اور وہان حقیقت صلوٰۃ مین یا محمد ان ربك یصلی واسطے اطلاع سکے کہ
اورون کے واسطے یہان تک سیر قدم بمصداق حدیث شریف لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ
مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ یہی سیر نظری معلوم ہوتا ہی اسواسطے کہ مقام حقیقت صلوٰۃ
سیر قدمی اور مقام معبودیۃ صرفہ سیر نظری ہر دو جبکہ باہم ملحق ہوئے مرتبہ قوسین ہوا اور دور انحال
کہ سیر نظری مین دخل ہوا درجہ اَوْ اَدْنٰی حصول القصہ کہ سیر قدمی تک سیر تمامی انبیاء و اولیاء علیہم السلام
ورحمۃ اللہ کو نصیب ہی اور سیر نظری مین دخل بفحوای لی مع اللہ وقت کے حبیب اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو حصول کہ لا یسعنی فیہ ملك مقرب ولا نبی مرسل شاہد اسکا ہی اور گاسے وہ مقام معلی
سوا میدان نوری لا انتہا کے اسمین ایک دریا بیکران بھی نظر سے نظر پڑہتا ہی اور خاص معنی لَا مَعْبُوْدَ
اِلَّا اللّٰہ کے یہان معلوم ہوتے ہین اور حقیقت کلمۂ طیبہ کی اسمقام مین ثابت ہوتی ہے در نفی
عبادت غیر مستحقہ کی اسجا صورت باندہتی ہی اور اثبات معبود حقیقی کا کہ سوا اوسکے کوئی مستحق عبادت
کا نہین ہی اس مقام مین حاصل ہوتا ہی اور کمال امتیاز عابدیت کا اور معبودیت کا اسجا ظاہر ہوتا ہی
اور عابد معبود سے کما ینبغی جدا ہوتا ہی اس ناچیز کو بحرمت حضرت ایشان و پیران کبار رضی اللہ عنہم اسکے

اس واقعی عجیبہ وحالت غریبہ سے نوازا اور محرم فرمایا کہ ناگفتہ بہ ہی اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ فرماتے ہین
کہ معنی کلمۂ لا الہ الا اللہ بہ نسبت بحال منتہیان لا معبود الا اللہ ونسبت بحال متوسطان لا مقصود الا اللہ
ونسبت بحال مبتدیان لا موجود الا اللہ اور ترقی اس مرتبۂ مقدسہ مین بیچ نظر اور حدت بعد سکے
موقوف ہی ساتھہ عبادت صلوٰۃ کے کہ کام منتہیونکا ہی جاننا چاہئے کہ سیر حقایق آلہیہ کا اسجا تک تمام ہوتا ہی
اور بیچ ان حقایق کے ترقی موقوف اوپر تفضل کے ہی اب شروع سیر بیچ بیان حقائق انبیا علیہم السلام
کے کرتے ہین آتا ہی کہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ترقی شمول بیچ ان حقایق کے اوپر محبت
سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی جیسے کہ حضرت حق سبحانہ ذات اپنے کو دوست رکھتا ہی ویسا ہی صفات
وافعال اپنے کو دوست رکھتا ہی ہر ایک شخص ان افراد سے محبت دو اعتبار کی رکھتا ہی ایک محبّیت
اور دوسری محبوبیت ظہور کمالات محبت ذاتیہ کی بیچ حضرت کلیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے
ہین۔ اور ظہور کمالات صفاتی ومحبوبیت اسمائی بیچ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے اور دوسرون
انبیا علیہم السلام کے متحقق ہوئے۔ پس اول شروع سیر سالک کی بیچ کمالات صفاتی اور حقیقت
ابراہیمی کے کہ مقام خلّت ہی اوس سے ہوتا ہی بیچ اسجا کے مراقبہ اوس ذات کا کرتے ہین کہ
منشا حقیقتہ ابراہیمی کا ہو نیت اس مقام کی فیض آتا ہی (دائرہ حقیقت ابراہیمی کے) اور بہ نیت وحدانی میرے کے
اوس ذات پاک سے کہ منشا دائرہ حقیقت ابراہیمی کا ہی اور رنگ وانوار اس دائرے کے گاہے بنو
کاسنی اور گاہے برنگ عباسی نظر پڑتے ہین اور یہہ مقام نہایت نازک اور کثیر البرکات ہی انبیا علیہم السلام
اسمقام مین تابع ہین حضرت خلیل کے اور حبیبُ الرحمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بامر اِتَّبِعْ اِبْرَاهِيْمَ
حَنِيْفًا اور یہہ درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ترقی بخشتی ہی وحضرت غلام علی شاہ قدس سرہ بیچ رسالہ
ایضاح کے اس درود کو ہی ساتھہ تین ہزار بار پڑہنے سے ترقی فرماتے ہین اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

حَبِیْبِکَ وَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ بہی ترقی بخش کہتے ہین اور اس مقام مین خیر و برکات
بسیار ہین اور انس خاص اور خلوت بالاختصاص سالک کو ساتہہ حضرت حق سبحانہ کے بالعکس ہاتہہ
دیتے ہین اور محبوبیت صفاتی کہ عالم مجاز مین عبارت محبوبیت خط و خال و قد و عارض سے ہی جلوہ گر ہوتی ہے
اور زیارت ابراہیم علیہ السلام سے مشرف ہوتا ہی کہ فقیر کو بیچ مراقبہ اوسکے زیارت کعبہ اور اوپر
کعبہ معظمہ کے مقام و مصلی ابراہیم کی زیارت نصیب ہوئی تہی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا مقام
سترہوان تبلایا تھا فی الحقیقت بیچ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ عنہم کے سترہوان مراقبہ مراقبۂ اول
مقام احدیت سے تا مراقبۂ مقام حقیقت ابراہیمی ہی اور جو کہ مراقبے مین یہان ہندمین سے کعبہ معظمہ
اور روبرو اوسکے مصلی ابراہیم علیہ السلام اور برابر مصلے اوسکے ایک سیڑی کہ واسطے داخلی کعبہ معظمہ
کے رکہی ہی دیکہی اور دیگر جانب چاہ زمزم اور مصلے شافعی رحمۃ اللہ کا دیکہا تھا درحالت ظاہری کے
کہ واسطے حج کے حاضر ہوا تہا بعینہ اوس جاؤن پر اور اوہنین اطراف مین وہ اشیا دیکہنے مین آئین
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اَلْطَافِہٖ اور ایک روز بوقت شب آٹھوین تاریخ کو ماہ ذیحجہ کے کہ خطیب احکام حج کے
سنتا تہا ہی فقیر مراقب مصلے ابراہیمی مین تہا کہ تجلی مصلے نے نزول فرمایا اور درمیان حطیم شریف کے
کہ نشان قبر شریف حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ہی زیارت اشرف حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل
علیہما السلام سے مشرف اور معزز ہوا اور ساتہہ خلعت باطنی کے بہی ہر دو علیہما السلام نے مفتخر
فرمایا اور زیارت حضرت علی اور بی بی فاطمہ اور حسنین اور غوث اعظم رضی اللہ عنہم سے مشرف
ہوا اور اوسی حطیم شریفہ مین حضرات حسنین رضی اللہ عنہما نے دوات و قلم مرحمت فرمائے کہ ثمرۂ عطائے
اوس عطا فرمانے دوات و قلم کا یہہ تالیفات رسالون کا ہی ورنہ یہہ ناچیز کیا یارا رکہتا ہی کہ ایک
حرف بہی زبان قلم سے لکہتا کرے **قطعہ** فضل حق سے یہ عنایاتین کریم ❊ اور بحق مرشد عالیمقام ❊
ورنہ مین اور یہ کراماتین کہان ❊ فضل یُؤتی من یشاء یہ ہی فہیم ❊ اور بعد تمام ہونے اس مقام کے

سیر سالک کا بیچ (دائرہ حقیقت موسوی کے) کہ کنایہ اوس سے محبت صرفہ ہی واقع ہوتا ہی بیچ اسجا کے مراقبہ اوس
ذات کا کہ محب اپنے ذات کے ہی اور منشأ حقیقت موسوی کے ہی کرتے ہین اور نیت اسکی فیض آتا ہی
دائرہ حقیقت موسوی سے اوپر ہئیت وحدانی میر کے اوس ذات پاک سے کہ محب ذات اپنے کے ہی اور
دائرہ اور انوار اسکے بنور سپید ہی اور اسمقام مین قوت جلالی اور کلیمی کا غلبہ پایا جاتا ہی اور با وجود ظہور
محبت ذاتی کے شان استغنائی اور بے نیازی کی بہی ظاہر ہوتی ہی اور یہی بہید ہی کہ بیچ بعضے موقعون کے
کلمات گستاخانہ حضرت کلیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے سرزد ہوئی ہین جیسا کہ فرمایا حق سبحانہ نے
حکایت قول اوسکے سے اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ اور اسمقام مین زیارت حضرت کلیم اللہ علیہ السلام سے
نصیب ہوتی ہی اور عجیب کیفیت کلیمی کے سے یہہ بہی ہی کہ بورود تجلیات اسکے خود بخود سوال و جواب
غیبی یا خود وجود سالک سے بر آتی ہوئی مفہوم ہوتے ہین اور یہان یہہ درود اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ خُصُوْصًا عَلٰى كَلِيْمِكَ مُوْسٰى تک مختتمی ہی
اور بعد اوسکے (دائرہ حقیقت محمدی کا ہی) اور یہہ مقام حقیقت الحقائق کا ہی اوپر صاحب اوسکے بے انتہا درود
اور سلام ہو - اور اسجا مراقبہ اوس ذات کا کرتے ہین کہ مُحب اپنے اور محبوب اپنے ہی اور منشأ حقیقت
محمدیکا ہی کرتے ہین اور نیت اسکی یہہ ہی کہ فیض آتا ہی دائرہ حقیقت محمدی سے اوپر ہئیت واحدانی میر
اوس ذات پاک سے کہ محب ومحبوب ذات اپنے کی ہی اور رنگ انوار و دائرے اسکے نہایت باریکتر
گلابی مجلّٰی ومصفّا اور گرد دائرہ کے ہالہ سبز معلوم ہوتا ہی اور اسم مبارک محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام مین دو
میم ہین ایک اول کا ساتہہ نسبت محبیت کے معمور اور دوسرا میم ساتہہ شان محبوبیت کے مشحون اور اسمقام
مین بہ نسبت مضمون آیتہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کے محبت حق تعالےٰ
کی خاص کر بوسیلہ محبت صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت ہوتی ہی چنانچہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے ایک
مکتوب مین لکہا ہی کہ محبت من بحضرت حق سبحانہ از جہت است کہ رب محمد است صلی اللہ علیہ وسلم ذ بیا

بیچ کیفیت اس مقام کے لکہنا فرمایا ہی یعنے محبت میری ساتہہ حضرت حق سبحانہ کے اسواسطے ہی کہ رب
محمد حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی درجۂ ہفتم کہ خاصیت بسبب متابعت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتہہ نزول اور ہبوط کے رکہتا ہی اور یہ درجہ سابع متابعت سے جامع درجات سابق کا ہی
بیچ اس موطن نزولی کے ہی تصدیق قلب کی ہی اور ہی اطمینان نفس کا اور ہی اعتدال اجزائے قالب
کا کہ طغیانی اور سرکشی سے باز رہین درجات سابق گویا اجزا اس متابعت کے ہوئے ہین اور یہ درجہ
مانند کل کے ہی حاصل اوس اجزا کو اعداد اس درجے مین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ تابع اور متبوع ہر دو ہمکنار ہین
انتہی اور اس مقام نزولی کو مرتبۂ شیخی کا لکہنا کیا ہی آور حقیقت مرتبۂ شیخی کی بیچ مکتوب دوسو اور
چوبیسوین مین جلد اول سے لکہنا فرمائے ہین ـ جان کہ مقام شیخی کا اور دعوت خلق کے ساتہہ حق
جل وعلا کے بس عالی مقام ہی الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ مشتا ہوگا ہر بے سروبرگ کو ساتہہ
اس منزلت علیہ کے کیا مناسبت ہے ہر گدائے مرد میدان کے شود ⁂ پشۂ آخر سلیمان کے شود
علم بہ تفصیل احوال ومقامات ومعرفت بحقیقت مشاہدات وتجلیات وحصول کشوف والہامات وظہور تعبیرات
واقعات لوازم اس مقام عالی کے ہین انتہی المقصود کہ حضرت پیر ومرشد اس فقیر کے جناب معرفت
انتساب حضرت حاجی گل محمد رومی سعیدی معصومی طَابَ مَثْوَاہُ فِی الْجَنَّتِ الْفِرْدَوْسِ وَالنَّعِیمِ قَدَّسَ
اسْرَارَہُمْ بیچ اس مقام علی کے شیخ کامل مکمل تہے اور حالات وکرامات اور فیوض وبرکات اوسکے بیچ رسالہ مقامات گل محمدیہ
فی احوال مشائخان طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ عنہم مین مفصل لکہنا کیا ہی اور حجم اوسکا بقدر بیس
پچیس اجزا کے ہوگا اور وہ اب مدراس مین چہپ رہا ہی ساتہہ اوسکے یہہ رسالہ ہی بکرمہ تعالی مشتمل ہوگا
الغرض کہ یہہ مقام علی کمال محبت اور اتباع سنت سے معمور ہی اور سالک کثیر المراقبہ اور درود خوان
اسکا زیارت حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوتا ہے اور درود شریف اسمین اکثر بار ترقی بخش ہی
اور وہ درود شریف یہ ہی اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ وَعَدَدَ

دائرہ حقیقت احمدی کا ہے

مَعۡلُوۡمَاتِكَ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ اور بعد اسکے بیچ اسمقام کے مراقبہ اوس ذات کا کرتے ہین
کہ محبوب اپنے اور منشا حقیقت احمدی کے ہی اور نیت اصلی یہہ ہی کہ فیض آتا ہی دائرہ حقیقت احمدی
اوس ذات پاک سے کہ محبوب اپنی ذاتکے ہی بیچ اس علو مقام کے نسبت ساتہہ شعشان اور علویت کے بانوار رنگ
گلابی معہ دائرہ کے مثل خیمے بلند لا انتہا اور پہنا بے پایان کے نظر آتی ہی اور کیفیت عجیب و غریب معلوم
ہوتی ہی کہ تحریر و تقریر سے باہر ہی انکشاف محبوبیت ذاتی کا بیچ اس مقام عالی کے کہ ظہور محبوب مجہول سے
ہی بنظر ذات کے قطع نظر صفات جمیلہ اوسکے سے کہ خط و خال وغیرہ ہووین کہ مقام خلت منفاتی مین بیان
ہوا اور وہ محبوبیت بیچ ذات محبوب کے ہوئی کہ موجب تعشق محب کا ہوتا ہی ایک امر ہی ذوق کا جبتک
ذوق نہ دیوین لذت نہین پاتا ہی کیا اچھا کہا **فرد** آن دارد آن نگار کہ آنست ہرچہ ہست ❊ آنرا طلب
کنند حریفان کہ آن کجاست و حافظ رحمہ اللہ میفرماید **شعر** شاہد آن نیست کہ موی و میانے دارد ❊
بندہ طلعت آن باش کہ آنے دارد ❊ اسمقام کے خوبیان اور نزاکتین نہایت نازک ترین سوائے
نازنین محبوب نزاکت آئین کے زیبا اور راست نہین آتی ہین اَللّٰهُمَّ ارۡزُقۡنَا دَائِمًا اَبَدًا
اور وہی درود شریف اسمین ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَفۡضَلَ صَلَوٰتِكَ
وَعَدَدَ مَعۡلُوۡمَاتِكَ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ نہایت ترقی بخشتی ہی اور ایک مکتوب آخر جلد مین حضرت مجدد رضی اللہ
عنہ نے فرمایا خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے دو اسم مبارک ہین اول
ہر دو اسم محمد اور احمد کہ محمد رسول اللہ اور اسمہ احمد ہر دونو بیچ قرآن مجید کے موجود اور ہر دونون کی ولایت
علیحدہ اسم محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت ممتزجہ ساتہہ نسبت محبت اور محبوبیت کے اور اسم احمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے ولایت سازجہ فقط نسبت محبوبیت سے اور اسم احمد کو مرکب ساتہہ کلمۂ احمد کے فرمایا کہ کلمۂ احمد
غوامض اسرار آلہیہ سے ہی صلی اللہ علیہ وسلم دائما ابدا اور اس ناچیز نے اسکے اسرار و انوار عجیبہ معائنہ کئے ہین
کہ لایق استتار ہین اور یہہ فقرہ بہی آپنے ایک عجیبہ یہان لکہنا فرمایا ہی **سوال** فنا و بقا کہ مشایخ نے

قرار دیے ہین اور ولایت کو اوپر اون کے مربوط کیا ساتھ کس معنی کے ہین اور یہہ فنا و بقا کہ تعین محمدی مین ہا گئے کس معنی کے ہی **جواب** فنا اور بقا کہ ولایت اوپر اوسکے مربوط ہی فنا و بقا شہودی ہی اگر فنا زوال ہی باعتبار نظر کے اور بقا اثبات ہی وہ بہی باعتبار نظر کے ہی اوسجا صفات بشری کو زوال وجودی متحقق ہی اور انخلاع جسدی سے ساتھ روحی کے کائن او سیج جانب بقا کے اسیجا ہی بندہ ہر چند حق ہووے اور بندگی سے نہ بر آوے لیکن ساتھ حق کے نزدیک تر پڑتا ہی اور معیت بہت پیدا کرتا ہی اور خودسے دور تر ہو کر کے احکام بشری اوس سے مسلوب ہوتے ہین انتہی بعد از مقام حقیقت احمدی کے مقام (دائرہ قربت حب صرفہ کا ہی) پیش آتا ہی اسجا مراقبہ اوس ذات کا کرتے ہین کہ منشا حُبِ صرفہ کا ہی اور نسبت اسکی فیض آتا ہی دائرہ حب صرفہ سے اوپر ہیئت وحدانی میر یکے اوس ذات سے کہ منشا حب صرفہ کا ہی اور دائرہ اسکا اکثر سپید چیزے بہ نیلگونی و آخر کار بوقت حضوری کامل دائرہ مثل سیم خام نہایت مجلی اور مصفیٰ اور انوار اوس سے مانند دریاے بے پایان کے اوپر ہیئت وحدانی کے نازل ہوتی ہین اور سیر نظری اسمین ہی حصول ہوتا ہی اور نسبت استقام معلے کے بسبب شان جامعیت مضمون حدیث قدسی کُنتُ کَنزاً مَخفِیًّا فَاَحبَبتُ کے کمال بیرنگی اور علویت کے شان رکہتی ہی اور بسبب تعین ہونے اول اور نور اول کے حقیقت الحقائق کا مرتبہ حاصل کی ہی اور یہہ مقام اعلی حُبّی نہایت فخریہ جیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا بلفظ حبیب اللہ ہی کہ فرمایا آدم صفی اللہ اور موسی نجی اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ ہی اور مین حبیب اللہ ہون اسی لحاظ و الفاظ فخریہ سے حضرت غوث اعظم قدس سرہٗ نے کلمہ سَقَانِی الحُبُّ کَاسَاتِ الوِصَالِی کا اشارہ فرمایا اور اس ناچیز نے بعض بعض پیران کبار علیہم الرحمہ کو بیچ استقام معلی و منور کے معزز و مفخر پایا۔ اور بقدر حوصلے اور نصیب اپنے کے نعمت عظمیٰ زیارت شریف جیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اور انوار و برکات اسکے سے

منور ومشرف ہوا جیسے بیان لا بیان اسکا دوسرے رسالون مین لکہا ہون - کیفیات وبرکات اسکے بمضمون انا من نور اللہ وکلھم من نوری جلوہ گر ہین زیادہ اس سے عرض کرنا مضمون من رآنی فقد رأی الحق شاہدہ فرمایا ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَفْضَلَ صَلٰوتِكَ وَاَكْمَلَ تَحِيَّاتِكَ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ کامل تر ترقی بخشتی ہی اور یہہ مقام مخصوص حُبّی حَبِیْبِ خُدَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ہی **غزل** در نعت حبیب خدا صلی اللہ علیہ

سورۂ واللیل گیسوئے معنبر مصطفےٰ ٭ والنہار جلوہ روئے منور مصطفےٰ ٭ ہی نگہہ محبوب اون کی تیر مازاغ البصر ٭ ہر دو ہین قوسین ابروی دلبر مصطفےٰ ٭ لعل اون کے آبحیوان دُر ہین کیا کشف الدُّجیٰ ٭ صدر کیا ہی شرح صدری جوسے انور مصطفےٰ ٭ دم ہی رشک عیسوی اور تاب بیضا تاب رُخ ٭ رشک رنگ وبوی گل بوسے معطر مصطفےٰ ٭ جنت الفردوس کیا شے اور عدن کیا چیز ہی ٭ جنت الماویٰ ہی کیا کوی معنبر مصطفےٰ ٭ نہر تسنیم وطہور وسلسبیل وہم رحیق ٭ جملہ انہار جنان خوسے مقطر مصطفےٰ ٭ یا الٰہی بوالحسن کو دائما رکہنا نصیب ٭ نہر جُنّی سے کہ ہی جوئے مُعطر مصطفےٰ ٭ اور سالک وواصل اسکا اکثر زیارت شریف حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے مشرف ہوتا ہی اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا دَائِمًا اَبَدًا اٰمِیْن حق تعالیٰ مدام محبت اسکے مین مستغرق الحال رکہے آمین **شعر** محمد عربی کابروی ہر دو سرا است ٭ کسیکہ خاک درش نیست خاک بر سر او[۱۴] ٭ اور بعد استقام حب صرفہ کے مرتبہ ولی کا لا تعین ذات بحت پیش آتا ہی اور یہہ مقام اعلیٰ انتہا سے سلوک طریقۂ احمدیہ مجددیہ علیہ الرحمۃ والرضوان کا ہی اور یہہ مرتبہ لاتعین اور حضرت اطلاق کا ہی کہ تمامی نسبتون افعالی اور صفاتی اور شیوناتی اور اعتبار ذاتی سے منزہ اور معرا اور مبرا ہی بجز مرتبۂ مطلقہ لاتعین کے تعین اوسکا نہین ہی اور قدم کو اسجا جولانگاہ نہین البتہ سیر نظری کو منع نفرمایا کیونکہ ذات مبرا صفات کو انتہا نہین ہی لہذا نظر بیچارہ بہی حیران وسرگردان ہی کیا اچہا فرمایا **فرد** دامان نگہ تنگ وگل حسن تو بسیار ٭ گلچین بہار تو ز دامان گلہ دارد ٭ اور یہہ ہی مقام معلیٰ خاص حضرت

۱۴ ار دو حضرت [illegible] [illegible] فرس [illegible] [illegible] [illegible] لا تعین [illegible] ۱۲

۱۳ اور یہی درود شریف کہ حقیقت محمدیہ مین بیان ہوا اور یہی درود کا حقیقت احمدی اور جب صرفہ مین حکم پڑہنے کا ہی ۱۲

م اور حافظ رحمہ اللہ نے بہی ٭ استقام سیر نظری آخر لا تعین ٭ کے اشارہ ہے طے تمامی مقامات ٭ سلوک سیر قدمی سے تا سیر نظری ٭ لاتعین فرمایا ہی **شعر** ٭ در مقامات طریقت ہر کجا کردیم سیر ٭ عافیت را با نظر بازی فراق افتادہ بود ۱۲

سید کائنات باعث موجودات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا ہی اور نیت مراقبہ اسکے کی یہہ ہی کہ فیض آتا ہی دائرہ مقام لاتعین سے اوپر ہیئت وحدانی میرکے اوس ذات پاک سے کہ منشا دائرہ لاتعین کا ہی اور نور اس مقام کا بے رنگ بیگنی ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اَنْعَامِہٖ وَاِکْرَامِہٖ کہ سلوک طریقہ مجددیہ علیہ کا مرتبہ لاتعین تک اختتام کو پہنچا اور جو کہ تین مقام کہ سیف قاطع[1] اور قیومیت[2] اور حقیقت صوم[3] ہی اور وہ علٰحدہ سلوک سے ہین اور فقیر نے طے کئے لیکن بسبب کم ہمتی طالبون کے نہ لکہنا گئے مگر دوسرے رسالون مین لکہنا گئے ہین چیزے انوار اور محاذیت اوسکے سے لکہنے مین آتے ہین مقام سیف قاطع محاذی مقام قوس فیض اوسکا بے رنگ بیگنی کہ چیزے سرخ اور اکثر سیاہ اوپر لطیفہ نفس کے آتا ہی اور کیفیت اوسکی یہہ کہ ہستی سالک کو قطع برید کرتا ہی اور گرمی اسکی فیض مین نہایت ہی اور مقام قیومیت محاذی مراقبہ کمالات اولوالعزم اور فیض تجلی اور باریکتر بسرخی وسپیدی مثل آبگینہ گلابی کے اوپر تمامی ہیئت وحدانی کے آتا ہی حقتعالی ہم معتقدون اور سالکین اوسکیکو مدام انوار وکرامات اسکے سے منور ومشرف ومعمور رکہے

آمین ثم آمین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِکَاتِبِہٖ

و مؤلفه رسالہ

تالخ ــــــــ یـ ــــــــ مں

در مطبع بشیر دکن بجلس اہتمام محمد محمود شریف مہتمم مطبع طبع گردید

و۱ نسبت سیف قاطع کی فیض آتا ہی دائرہ سیف قاطع سے اوپر لطیفہ نفس میرکے اوس ذات پاک سے کہ منشا دائرہ سیف قاطع کا ہی — ۱
و۲ او نسبت دائرہ قیومیت کا فیض آتا ہی دائرہ قیومیت سے اوپر ہیئت وحدانی میرکے اوس ذات پاک سے کہ منشا دائرہ قیومیت کا ہی ۲
و۳ نسبت دائرہ حقیقت صوم کا فیض آتا ہی دائرہ حقیقت صوم سے اوپر ہیئت وحدانی میرکے اوس ذات پاک سے کہ ... اور منشا دائرہ حقیقت صوم ... ۳

مکتوب دو سو اور چوبیسوین مین لکہنا فرماسے ہین جان کہ مقام شیخی اور دعوت خلق کا ساتہہ حق جل وعلا کے بس مقام
عالی ہی الشیخ فی قومہٖ سنے ہونگے ہر نے سر و برگ کے ساتہہ اس منزل عالیہ سے کیا مناسبت **شعر**
ہر گداسے مرد میدان کے شود ٭ پشہ آخر سلیمان کے شود ٭ علم ساتہہ تفصیل احوال در مقامات و معرفت کے
ساتہہ حقیقت مشاہدات اور تجلیات والہامات وظہور و تعبیرات واقعات کے لوازم اس مقام عالی سے
ہی اور بدون اوسکے فرجا انقیاد غایت مافی الباب اکابر طریقت قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم سنے
بعضے مریدون اپنون سے بلاحظہ بعضے مصالح کے بیش اوس سے کہ مقام شیخی کو پہنچین نوع اجازت
دیتے ہین اور نحوے تجویز فرماتے ہین کہ ساتہہ طالبون کے تعلیم طریقت کی کرین کہ اوپر احوال
و واقعات کے مطلع ہووین بیچ نوع کے تجویز بر شیخ مقتدا کے لازم ہی کہ اوس مرید مجاز کو امر ساتہہ
احتیاط کے بیچ اس کار کے فرماوے اور بتاکید مواد غلط کو ظاہر کرے اور بتکرار سے کے اوپر نقص
انہون کے اطلاع بخشے اور ساتہہ مبالغے ناتمامی اونہون کے ظاہر کرے بیچ اس صورت کے اگر
شیخ بیچ اظہار حق کے سستی کرے خائن ہووے۔ اور اگر مرید کو معلوم ہووے بیدولت ہووے گا
نہین جانتا ہی کہ رضا حق جل وعلا کی ملی ہوئی ساتہہ رضاے شیخ کے ہی اور غصہ اوس تعالیٰ کا شامل
ساتہہ غصے اوس کے ہی کیا بلا ہووے کہ قطع کرنا ہم سے منجر کس جاتک ہوتا ہی اگر ہم سے قطع کرے
کس سے ملیگا اور اگر عاذ باللہ سبحانہ اس قسم کا کوئی امر بیچ خاطر اوسکے کے راہ پایا ہووے تو توقف
نہین کہ توبہ کرے اور استغفار کرے اور ساتہہ حضرت حق سبحانہ کے ملتجی اور متضرع ہووے کہ
ساتہہ اس بلاے عظیم کے مبتلا نکرے اور یہی اس باب مین بیچ مکتوب دو سو اور اکیسوین جلد اول کے
لکہے ہین **بیت** نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند ٭ کہ برند از رہ پنہان بحرم قافلہ را ٭ یہ بزرگواران
جیسے کہ قدرت کامل اوپر عطا کرنے نسبت کے رکہتے ہین اور حضور و آگاہی کو بیچ تہوڑے وقت کے
عطا فرماتے ہین بیچ سلب کرنے اوسکے کے بہی قدرت تامہ رکہتے ہین اور ساتہہ ایک بی التفاتی
کے مفلس کرتے ہین ہان وہ کہ دیتے ہین سے لیتے ہین اعاذنا اللہ سبحانہ من غضبہ
وغضب اولیاءہ الکرام انتہی جاننا چاہیئے کہ یہ عبارات واسطے تنبیہ و تعلیم و فائدون دادینا

مریدون کے از روے آداب سکہانے کے لکہنا فرماے اور دوسرا ایک مکتوب اسی مضمون کا تعریف
و آداب مراد و مرید مین تحریر فرمایا ہی۔ مکتوب دوسو نود و دو ۲۹۲ جلد اول مین ساتہہ شیخ حمید رحمہ اللہ کے صدور
پایا بیچ بیان آداب ضروریہ مریدون کے اور رفع شبہہ اون کے کے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَدَّبَنَا بِالْاٰدَابِ النَّبَوِيَّةِ وَهَدَيْنَا بِالْاٰدَابِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ اَتَمُّهَا وَاَكْمَلُهَا جان کہ سالکان اس راہ کے دو حال سے
خالی نہین ہین مرید ہین یا مراد ہین خوشخبری واسطے اون کے کہ ساتہہ راہ انجذاب اور محبت کے انہکو
کشان کشان لیجاتے ہین اور مطلب اعلی کو پہنچتے ہین اور جو ادب کہ درکار ہووے بتوسط یا بی توسط تعلیم
اونکو ہووے اور اگر کوئی زلت واقع ہووے جلدی آگاہ فرماوین اور زبان سے مواخذہ نکرین
اور اگر ساتہہ پیر ظاہر کے احتیاج رکہتے ہون بے سعی انہون کے ساتہہ اوس دولت کے دلالت فرماوین
بالجملہ عنایت ازلی جلسلطانہ کے متکفل حال ان بزرگوارون کے ہی بسبب اور بے سبب کار انہون کو
کرین وَاللّٰهُ يَجْتَبِيْ مَنْ يَّشَاءُ اور اگر مرید ہین کار انہون کا بے توسط پیر کامل مکمل کے دشوار ہی ایسا
پیر چاہئے کہ بدولت جذبہ اور سلوک کے مشرف ہوا ہو اور ساتہہ سعادت فنا اور بقا کے مسعد ہوا ہو
اور سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ اور سیر عن اللہ باللہ اور سیر فی الاشیاء باللہ کو انصرام کو پہنچایا ہو اگر
جذبہ اوپر سلوک اوسکے کے مقدم ہی اور ساتہہ تربیت مرادون کے مربی ہوا کبریت احمر ہی کلام اوسکا دوا ہے
اور نظر اوسکی شفا زندہ کرنا دون مردونکا ساتہہ توجہ شریف اون کے کے مقرر ہی اور تازگی جانون
فسردہ کی ساتہہ التفات لطیف اوسکے کے مربوط اور اگر اسطور کا صاحب دل پیدا نہووے سالک
مجذوب بہی غنیمت ہی اور تربیت ناقصون کی اوس سے بہی آتی ہی اور ساتہہ توسط اوسکے کے ساتہہ
دولت فنا اور بقا کے پہنچتے ہین **بیت** آسمان نسبت بعرش آمد فرود ؁ ورنہ بس عالیست پیش
خاک تود ؁ اور اگر بعنایت خداوندی جلسلطانہ کے کسی طالب کو اسطور کا پیر کامل مکمل دلالت فرماوینہ
چاہئے کہ وجود شریف اوسکے کو غنیمت جانین اور اپنے وجود کو ساتہہ تمامی کامون کے ساتہہ اوسکے
سونپین اور سعادت اپنے کو بیچ مرضیات اوسکے کے جانے اور شقاوت اپنے کو بیچ خلاف مرضیات اوسکے

جانے اور شقاوت اپنے کو بیچ خلاف مرضیات اوسکے کے پہچانے بالجملہ خواہش اپنے کو تابع رضائے اوسکے کے کرے اور خبر نبوی سے ہے علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات اتمہا واکملہا کے لن یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ جانین کہ رعایت آداب صحبت کے اور مراعات شرائط کے ضروریات اس راہ سے ہین تو راہ افادی اور استفادی کے مفتوح ہووے اور بغیر اون آداب و شرایط کے نہین نتیجہ ہی واسطے صحبت کے اور نہ ثمرہ ہی واسطے مجلس کے بعضے آداب و شرایط ضروریہ سے بیچ معرض بیان کے لائے جاتے ہین ساتھہ گوش ہوش کے سنا چاہیئے جان کہ طالب کو چاہیئے کہ منہ دل اپنے کو تمامی جہات سے پہیر کر کے متوجہ پیر اپنے کو کرے اور باوجود پیر کے بے اذن اوسکے ساتھہ نفلون اور ذکرون کے نہ مشغول ہووے اور بیچ حضور اوسکے کے بغیر اوسکے التفات نکرے اور بکلیہ متوجہ اوسکے بیٹھے یہانتک کہ ساتھہ ذکر کے بہی مشغول نہووے مگر وہ کہ پیر واسطے ذکر کے حکم کرے اور سوا نماز فرض وسنت کے بیچ حضور اوسکے کے ادا نہ کرے نقل کئے ہین سلطان اسوقت سے کہ وزیر اوسکا آگے اوسکے کہڑا تھا اتفاقاً بیچ اس اثنا کے اوس وزیر نے کچہہ التفات طرف جامے اپنے کے کیا اور بند اوس جامے کو ساتھہ ہاتھہ اپنے کے درست کرنے لگا درینحال نظر سلطان کی اوپر اوس وزیر کے پڑی دیکہا کہ بغیر اوسکے متوجہ ہی ساتھہ زبان عتاب کے کہا کہ اسکو ہضم نہین کر سکتا ہون کہ تو وزیر میرا ہووے اور بیچ حضور میرے کے ساتھہ بند جامی کے التفات کرے تو چاہیئے اندیشہ کرنا کہ جسوقت وسیلون دنیا دنیہ کو آداب دقائق درکار ہین وسیلون وصول اللہ کو بدرجہ اتم واکمل ان آداب کے لازم ہووے کبہی اوس جائے مین نہ کہڑا ہو کہ سایہ اوسکا اوپر جامے کے یا اوپر سائے اوسکے کے پڑے اور اوپر مصلے اوسکے کے پانو نہ رکہے اور وضو کی جائے مین اوسکی طہارت نہ کرے اور ساتھہ برتنون خاصہ اوسکے کے استعمال نہ کرے اور روبرو اوسکے پانی نہ پیوے اور کہانا نہ کہاوے اور ساتھہ کسیکے بات نہ کرے بلکہ متوجہ کسی شخص کا نہ ہووے اور غیبت مین پیر کے جس جا کہ وہ ہووے پانون سے لنبے نکرے اور تہوک منہ کا اوس جانب نہ ڈالے

مریدون کے از روے آداب سکہانے کے لکہنا فرماے اور دوسرا ایک مکتوب اسی مضمون کا تعریف
و آداب مراد و مرید مین تحریر فرمایا ہی. مکتوب دو سو نود ودو (۲۹۲) جلد اول مین ساتہہ شیخ حمید رحمہ اللہ کے صدور
پایا بیچ بیان آداب ضروریہ مریدون کے اور رفع شبہ اون کے کے - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم -
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَدَّبَنَا بِالْاٰدَابِ النَّبَوِیَّہ وَ ھَدَیْنَا بِالْاٰدَابِ الْمُصْطَفَوِیَّہ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوتِ وَ التَّسْلِیْمَاتِ اَتَمَّھَا وَ اَکْمَلُھَا جان کہ سالکان اس راہ کے دو حال سے
خالی نہین ہین مرید ہین یا مراد ہین خوشخبری واسطے اون کے کہ ساتہہ راہ انجذاب اور محبت کے انہکو
کشان کشان لیجاتے ہین اور مطلب اعلی کو پہنچتے ہین آور جو ادب کہ درکار ہووے بتوسط یا بی توسط تعلیم
اونکو ہووے اور اگر کوئی زلت واقع ہووے جلدی آگاہ فرماوین اور زبان سے مواخذہ نکرین
اور اگر ساتہہ پیر ظاہر کے احتیاج رکہتے ہون بے سعی انہون کے ساتہہ اوس دولت کے دلالت فرماوین
بالجملہ عنایت ازلی جلسلطانہ کے متکفل حال ان بزرگوارون کے ہی بسبب اور بے سبب کار انہون کو
کرین وَاللّٰہُ یَجْتَبِیْ مَنْ یَّشَآءُ اور اگر مرید ہین کار انہون کا بے توسط پیر کامل مکمل کے دشوار ہی ایسا
پیر چاہیے کہ بدولت جذبہ اور سلوک کے مشرف ہوا ہوا اور ساتہہ سعادت فنا اور بقا کے مستعد ہوا ہو
اور سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ اور سیر عن اللہ باللہ اور سیر فی الاشیاء باللہ کو انصرام کو پہنچایا ہو اگر
جذبہ اوپر سلوک اوسکے کے مقدم ہی اور ساتہہ تربیت مرادون کے مربی ہوا کبریت احمر ہی کلام اوسکا دوا ہے
اور نظر اوسکی شفا زندہ کرنا دلون مردونکا ساتہہ توجہ شریف اون کے کے مقرر ہی اور تازگی جانون
فسردہ کی ساتہہ التفات لطیف اوسکے کے مربوط آور اگر اسطور کا صاحب دل پیدا نہووے سالک
مجذوب بہی غنیمت ہی اور تربیت ناقصون کی اوس سے بہی آتی ہی اور ساتہہ توسط اوسکے کے ساتہہ
دولت فنا اور بقا کے پہنچتے ہین **بیت** آسمان نسبت بعرش آمد فرود ؛ ورنہ بس عالیست پیش
خاک تود ؛ اور اگر بعنایت خداوندی جلسلطانہ کے کسی طالب کو اسطور کا پیر کامل مکمل دلالت فرماوین
چاہیے کہ وجود شریف اوسکے کو غنیمت جانین اور اپنے وجود کو ساتہہ تمامی کامون کے ساتہہ اوسکے
سونپین اور سعادت اپنے کو بیچ مرضیات اوسکے کے جانے اور شقاوت اپنے کو بیچ خلاف مرضیات اوسکے

جانے اور شقاوت اپنے کو بیچ خلاف مرضیات اوسکے کے پہچانے بالجملہ خواہش اپنے کو تابع رضائے
اوسکے کے کرے اور خبر نبوی کے ہے علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات اتمہا واکملہا کے لن یؤمن
احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ جانین کہ رعایت آداب صحبت کے اور مراعات
شرائط کے ضروریات اس راہ سے ہین تو راہ افادی اور استفادی کے مفتوح ہووے اور بغیر
اون آداب و شرایط کے نہین نتیجہ ہی واسطے صحبت کے اور نہ ثمرہ ہی واسطے مجلس کے بعضے آداب
و شرایط ضروریہ سے بیچ معرض بیان کے لائے جاتے ہین ساتھہ گوش ہوش کے سنا چاہئے جان
کہ طالب کو چاہئے کہ منہ دل اپنے کو تمامی جہات سے پہرا کرکے متوجہ پیر اپنے کو کرے اور
باوجود پیر کے بے اذن اوسکے ساتھہ نفلون اور ذکرون کے نہ مشغول ہووے اور بیچ حضور
اوسکے کے بغیر اوسکے التفات نکرے اور بکلیہ متوجہ اوسکے بیٹھے یہانتک کہ ساتھہ ذکر کے
بہی مشغول نہووے مگر وہ کہ پیر واسطے ذکر کے حکم کرے اور سوا نماز فرض و سنت کے بیچ
حضور اوسکے کے ادا نہ کرے نقل کئے ہین سلطان اسوقت سے کہ وزیر اوسکا آگے اوسکے
کہڑا تھا اتفاقاً بیچ اس اثنا کے اوس وزیر نے کچہہ التفات طرف جامے اپنے کے کیا اور بند
اوس جامے کو ساتھہ ہاتھہ اپنے کے درست کرنے لگا درینحال نظر سلطان کی اوپر اوس وزیر کے
پڑی دیکھا کہ بغیر اوسکے متوجہ ہی ساتھہ زبان عتاب کے کہا کہ اسکو ہضم نہین کرسکتا ہون کہ تو وزیر
میرا ہووے اور بیچ حضور میرے کے ساتھہ بند جامے کے التفات کرے تو چاہئے اندیشہ کرنا کہ
جسوقت وسیلون دنیا دنیہ کو آداب دقائق درکار ہین وسیلون وصول اللہ کو بدرجہ اتم واکمل
ان آداب کے لازم ہووے کبہی اوس جائے مین نہ کہڑا ہو کہ سایہ اوسکا اوپر جامے کے
یا اوپر سائے اوسکے کے پڑے اور اوپر مصلے اوسکے کے پانو نہ رکہے اور وضو کی جائے مین
اوسکی طہارت نہ کرے اور ساتھہ برتنون خاصہ اوسکے کے استعمال نہ کرے اور روبرو اوسکے
پانی نہ پیوے اور کہانا نہ کہاوے اور ساتھہ کسیکے بات نہ کرے بلکہ متوجہ کسی شخص کا نہ ہووے
اور غیبت مین پیر کے جس جا کہ وہ ہووے پانون سے لنبے نکرے اور تہوک منہہ کا اوس جانب نہ ڈالے

اور جو کہ پیر سے صادر ہووے اوسکو ثواب جانے اگرچہ بظاہر صواب نہ دکہلاوے وہ جو کچہہ کہ کرتا ہی الہام سے کرتا ہی اور ساتہہ اذن کے کام کرتا ہی اوپر اس تقدیر کے اعتراض کو گنجایش نہووے اور اگرچہ بیچ بعضے صورتون کے بیچ الہام اوسکے کے خطا راہ پاوے اسواسطے کہ خطائی الہامی مانند خطائے اجتہادی کے ہی ملامت اور اعتراض اوپر اوسکے جائز نہین ہی اور دوسری یہ بات ہی کہ جو اس مرید کو ایک محبت پیر سے پیدا ہو گئی ہی بیچ نظر محب کے جو کچہہ کہ محبوب سے صادر ہوتا ہی محبوب کہلاتا ہی پس اعتراض کو مجال نہووے اور بیچ کلّی اور جزئی کامون کے اقتدا پیر کی کرے کیا کہانے اور پہننے اور کیا سونے اور طاعت کرنے نماز کو بطرز اوسکے کے چاہیئے ادا کرنا اور رفقہ کو عمل اوسکے سے چاہیئے اخذ کرنا بیت آنرا کہ درسرای نگاریست فارغ است ۞ از باغ و بوستان و تماشائے لالہ زار ۞ اور کسی اعتراض کو بیچ حرکات اور سکنات اوسکے کے مجال نہ دیوے اگرچہ وہ اعتراض بقدر دانی رائے کے ہووے اسواسطے کہ اعتراض کو سوا ناامیدی کے نتیجہ نہین ہی اور سب سے بے سعادت ترین جمیع خلائق کا عیب بین اس طایفے علیہ کا ہی نجّانا اللہ سبحانہٗ عَنِ الْبَلَاءِ الْعَظِیْمِ اور طلب خوارق اور کرامات کے پیر اپنے سے نہ کرے اگرچہ وہ طلب بطریق خواطر اور وسواس کے ہووے کہین سنا ہی کہ کسی مومن نے کسی پیغمبر سے معجزہ طلب نہ کیا معجزہ طلب کرنیوالے کفار لوگ اور اہل انکار ہین بیت معجزات از بہر قہر دشمنست ۞ بوئے جنسیت پی دل بردن بست ۞ موجب ایمان نباشد معجزات ۞ بوئے جنسیت کند جذب صفات ۞ اگر شبہ پیدا ہووے بیچ خاطر کے اوسکو بے توقف عرض کرے اگر حل نہ ہووے تقصیر اوپر اپنے رکہے اور کسی نقصان کو جانب پیر کے عاید نکرے اور واقعہ کہ منہ دکہلاوے پیر سے پوشیدہ نہ رکہے اور تعبیر واقعیون کے اوس سے طلب کرے آور وہ تعبیر کہ اوپر طالب کے منکشف ہووے بہی عرض کرے اور صواب اور خطا کو اوس سے ڈہونڈے اور اوپر کشفون اپنے کے ہرگز اعتبار نرکہے کہ حق ساتہہ باطل کے بیچ اس گہر دنیا کے ملا ہوا ہی اور صواب ساتہہ خطا کے مختلط آور بغیر ضرورت اور بنے اذن کے اوس سے جدا نہووے کہ غیر اوسکے کو اوپر اوسکے قبول کرنا

منافی ارادت کا ہی اور آواز اپنے کو اوپر آواز پیر کے بلند نکرے اور بات پیر سے ساتھہ آواز بلند کے نہ کری

کہ بے ادبی ہی اور جو فیض اور فتوح کہ مرید کو پہنچے اوسکو بتوسط پیر کے تصور کرے اور اگر بیچ واقعے کے دیکھی

کہ کسیطرحکا فیض مشایخ دوسرے سے پہنچا ہی اوسکو بہی پیر سے جانے اور جانے کہ جو پیر جامع کمالات ہو

فیضونکا ہی فیض خاص پیر سے مناسب استعداد خاص مرید کے ملائم کمال کسی شیخ کا شیخون سے کہ صورت

افاضے کی اوس سے ظاہر ہوئی ہی اور ساتھہ مرید کے پہنچا ہی اور لطیفہ پیر کا لطائف پیر سے کہ مناسبت ساتھہ

اوس فیض کے رکہتا ہی بصورت اوس شیخ کے ظاہر ہوا ہی بواسطہ غلبے مرید کے اوس لطیفے کو شیخ دوسرا

خیال کیا ہی اور فیض کو اوس سے جانا یہ مغالطہ عظیم ہی حق سبحانہ زلت سے قدم کو نگاہ رکہے اور اوپر اعتقاد

او محبت پیر کے مستقیم رکہے بحرمت سید البشر علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات بالجملہ کلۃ الادب مثل مشہور

ہی اور کوئی بے ادب خدا کو نہین پہنچا ہی اور اگر مرید بیچ رعایت بعضے آداب سے اپنے کو مقصر جانے

اور اوا کرنا ادب کے کامل نہ پہنچ اوسعی بہی نہ کر سکے عہدے سے بر آوی کہ معفو ہی مگر ساتھہ اقرار تقصیر کے ضرور ہی اور اگر

عیاذ باللہ سبحانہ رعایت آداب کی نہ کری اور اپنی کو مقصر نہ جانے برکات ان بزرگواروں سے محروم ہی بیت ہر کہ روئے

بہبود نداشت ۞ دیدن روئے نبی سود نداشت ۞ اگر وہ مرید ببرکت توجہ پیر کے ساتھہ مرتبے فنا اور بقا کو

پہنچے اور راہ الہام اور طریق فراست کی اوپر اوسکے ظاہر ہووے اور پیر اوسکو مسلم رکہے اور ساتھہ کمال اوسکی

گواہی دی اوس مرید کو پہنچا ہی کہ بیچ بعضے امور الہامی کے ساتھہ پیر کے خلاف کرے اور ساتھہ مقتضائی الہام اپنے

عمل کرے اگرچہ نزدیک پیر کے خلاف اوسکے متحقق ہووا اسواسطے کہ وہ مرید ربقہ تقلید سے برآیا ہی اور تقلید

بیچ اوسکے کی خطا ہی نہین دیکہا تونے کہ اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیہم الصلوۃ والتسلیمات کے بیچ امور اجتہادی

اور بیچ احکام غیر منزلہ کے ساتھہ اون سرور کے خلاف کئے ہین اور بیچ بعضے اوقات کی صواب بجانب اصحاب

کے ظاہر ہوا ہی جیسے کہ یہ امر مخفی نہین ہی اوپر ارباب علم کے پس معلوم ہوا کہ خلاف ساتھہ پیر کے مرید کو بعد پہونچنے

مرتبہ کمال کو جائز ہی اور سوء ادب سے مبرا ہی بلکہ اسچا ہی ادب ہی وگرنہ اصحاب پیغمبر علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات

کے بکمال ادب کی مودب ہتے غیر تقلید سے امر دوسرا نہین کرتے ہتے ابو یوسف کو بعد پہنچنے مرتبے اجتہاد کے تقلید

ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ کی خطا ہی صواب بیچ رائے اپنی کے ہی نہ رائے ابی حنیفہ قول مشہور ہی امام یوسف سی کہ جہگڑا

ابو حنیفہ رہ کا بیچ مسئلہ خلق قرآن کے چہہ مہینے رہا تہا سنا ہوگا تو فرقہ کہ تکمیل جماعت کی تبلاحق انکار کی ہی اگر اوپر ایک کہ

رہتی زیادتی پیدا انکسے تے علم نحوی کہ بیچ زمانے سیبویہ کے تہا آجکے دن باختلاف آرا اور تلاحق افکار کے وسع زیادتی
وکمال پیدا کی ہی لیکن جو بنا اوسنے رکہی ہی فضل واسطے متقدمین کے ہی لیکن کمال انہون کا مَثَلُ اُمَّتِي كَمَثَلِ
الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهُمْ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهُمْ تذبیب رفع شبہ بعض المریدین جہان کہ کہے ہین اَلشَّيْخُ يُحْيِي وَيُمِيتُ
احیا اور اماتت سیپے جلانا اور مارنا مقام شیخی سے ہی مقام زندہ کرنے سی زندہ کرنا روح کا ہی نہ جسمی کا مراد حیات اور موت
سے مقام فنا اور بقا کا ہی کہ مقام ولایت اور کمال کو پہنچاتا ہی اور شیخ مقتدا مشتغل ان ہر دو امر کا ہی پس شیخ کو اسا
جلانی اور مارنے سی چارہ نہوے معنی يحيي ويميت ويبقي ويفني احیا و اماتت جسمی کو ساتھہ منصب شیخی کے کچھہ کام نہین ہی
شیخ مقتدا حکم کاہ ربا رکہتا ہی جس کسیکو ساتھہ اوسکے مناسبت ہی مانند خس وخاشاک کے پیچہے اوسکے دوڑتا ہی اور بے نصیب
اپنے کو اوس سے استیفا کرتا ہی خوارق وکرامات واسطے جذب مریدون کے نہین ہین مرید لوگ بمناسبت
معنویہ کے جذب ہوتے ہین اور وہ ساتہہ ان بزرگوارون کے مناسبت نرکہے دولت کمالات انکی سے محروم
ہین اگرچہ ہزار معجزے خوارق وکرامات دیکہی ابوجہل اور ابولہب کو شاہد اس معنی کا چاہیے پکڑنا قال اللہ
تعالٰى سُبْحَانَهٗ فِي حَقِّ الْكُفَّارِ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا حَتّٰى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ والسلام فقط تمام ہوی عبارت مکتوب شریف کی
انتہی جاننا چاہیے کہ دو قسم کے قطب ہوتے ہین ایک قطب ارشاد اور دوسرے قطب بلاد وابدال قطب ارشاد کو
غلبہ زیادہ تر جانب رسم مراقبات وتعلیم شغل وذکر مقامات علو درجات کے بہ نسبت اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ کے رہتا ہی
اوسکے کامل خرق عادات وکرامات پہنچانا قرب مقامات الی اللہ کا فضل وفخر ہی اور اوسکے توجہ اور ایصال مقامات
اونسے بعضی اوقات بحالت کیفیات جذبات کی کشف وکرامات مثل مجذوبان توحید صفات کی ہی ظاہر ہوتے ہین
کہ شیخون رضی اللہ عنہم سے اور خود مجدد رضی اللہ عنہ سے ظہور مین آئے اور بعض شیخون رحمہم اللہ سے اکثر
ہی روایت ہی اور قطب اہل بلاد کو کشف وکرامت بسبب نسبت اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً کے اکثر اوقات
کشف ہی غالب رہتا اور اون کی خرق عادات وکرامات بہ نسبت بہم یمطرون وبہم یدفع البلاء وبہم یقوم
الارض وبہم ینصرون ہی تصرف اشیا کونی پر اور رجوع انکی اکثر اس جانب ہی لہذا ان سے خرق عادات وکشف و
کرامات زیادہ تر ظہور مین آتے ہین چنانچہ شعر حافظ رحمہ اللہ بدین معنی دلالت کرتا ہے **شعر**
حالِ درون پردہ ز رندانِ مست پرس ٭ کین نیست حال صوفی عالیمقام را ٭ باقی العلم عند اللہ فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفے جاننا چاہیئے کہ جو فقیر ۱۲۵۳ھ مین وارد شہر حیدرآباد ہوا اسکو عرصہ پچیس سال کا ہوتا ہی بفضلہ تعالی واکرامہ جل افضالہ وعم فیضانہ کے بسیاری طالبون راہ طریقت کو سلوک علیہ طریقہ انیقہ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علی اہالیہا کا کہ عبارت اوس سے سات لطائف اور مقام نفی واثبات او پچیس مراقبات ہین بقدر استعداد حوصلون او نصیب اون کے کے سلوک مذکورہ طے ہوا چندے عزیزون کے نام باستدعا اون کے لکھنے مین آتے مین بعض اونین سے دار فنا سے طرف دار بقا کے راہی ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور باقی زندہ ہین -

سید حیدر علی ونیاز اللہ شاہ تا مقام لاتعین وغلام محی الدینخان بھی تا مراقبۂ لاتعین - ملان محی الدین صاحب تا مراقبۂ معبودیۃ صرفہ - مولوی محمد سعید خان مفتی تا مقام قوس - وبعد ازان مدینہ منورہ مین جناب والا انتساب صاحبزادہ محمد مظہر مجددی رضی اللہ عنہما سے سلوک طے کیا - وسید شمشیر علیصاحب ہم تا مراقبۂ قوس مشرف ہوئے - اور غلام حسین شاہ ہم تا مراقبۂ قوس ممتاز ہوئے - ورحیم اللہ شاہ تا مراقبۂ اقربیت - ومنشی حسن محمد تا مراقبۂ اقربیت - اور بسیارے معتقدان کہ الحال نام اونہون کے یاد نہین ہین مشرف ہوئے - اور مولوی ہدایت اللہ صاحب تا مراقبۂ مقام معیت - اور محمد حبیب اللہ صاحب برادر مفتی محمد سعید خانصاحب تا مراقبۂ احدیت - اور مولوی سید احمد علیشاہ تا مراقبۂ احدیت اور سید جلال الدین تا مراقبۂ احدیت - اور مظہر علیشاہ تا مراقبۂ احدیت - اور قاضی بدیع الدین نارنولے تا مراقبۂ احدیت - رحیم الدین کلان تا مراقبۂ احدیت - وبسیارے عزیزان در مقام نفی واثبات اونہوں سے دو چار نام لکھے جاتے ہین محمد علیشاہ مقام نفی واثبات مین - عبد اللہ شاہ اور باقر علیشاہ وسید کریم

یعنی پچیس مراقبات
کی اور مین علیحدہ
سلوک کی تفصیل اون کی
رسالہ سلوک نقشبندیہ انشاء اللہ
مین لکھی جاوے گی ۱۲

بہی نفی و اثبات مین اور مقامات لطائف مین بہت معتقدین اونمین سے لطیفہ نفس مین مخدوم صاحب اور حکیم عبد القادر
صاحب بہی مقام نفس مین - فقیر محمد کلان مقام اخفی مین اور سید اسمعیل کلان بہی لطیفہ اخفی مین اور سید قاسم علی
بہی مقام اخفی مین اور عبد الرحیم بہی مقام اخفی مین شیخ نجف علی لطیفہ سر مین شیخ حیدر بہی لطیفہ سر مین عبد العزیز
خان بہی لطیفہ سر مین اور بہی بسیار ہین - اور حکیم سید احمد لطیفہ سر مین - اور فقیر محمد خورد لطیفہ روح مین
اور اسمعیل خان بہی لطیفہ سر مین - اور غلام محمد خان بہی لطیفہ سر مین - اور مولوی عبد العلیم لطیفہ سر مین
اور میانجی محمد سعید لطیفہ روح مین اور لطیفہ قلب مین بسیار ہین چندے نام لکہنے مین آتے ہین اسمعیل
خورد اور سید احمد اور شیخ محمد اور سید محمود اور محمد حسین و سید اشرف علی و حکیم قاسم صاحب اور
اون کے دو داماد اور رحیم الدین خورد اور صحیح الدین موذن اور سید امیر الدین اور حاجی
محمد شریف اور میان امین خان اور اشرف خان اور محمد نواز اور عبد الرحمن کو قوال حسین ساگر
اور محمد صاحب حبیب اور قوال کوٹہی اور سید عبد الستار صاحب اور محمد یعقوب وغیرہم بسیار مقام
قلب مین مشغول ہو رہے ہین وہ بسیار سے ہین بیان ہی لذت قلبی سے محظوظ و متلذذ ہین حق تعالی
ببرکات ذکر اونکے نفع پہنچے اور جمیع معتقدون کو ساتھ یاد محبت حسب مرضی اپنے کے
مدام مست و مخمور رکہے آمین فقط

اغلاط نامہ

فہرست در الفاظ غلط نامہ وصحیح نامہ نوشتہ شد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۴	ہین	ہون	۵	۱۷	رکہا	رکہتا ہے
۸	پہلی	کی	سے	۸	۱۱	[illegible]	[illegible]
۱۲	۲	ملانچہ	طمانچہ	۱۹	۱۷	کا	کے
۲۳	۱۴	ازمدہوش	از بیہوش	۲۴	اول	[illegible]	[illegible]
۲۴	۸	اتیاتات	اثباتات	۲۵	۱۷	[illegible]	[illegible]
۲۸	۹	نادنفس	نادنفسکو	۲۹	اول	ہین	سنے
۳۰	۴	سے	این	۳۱	۴	بھی	ہی
۳۱	۲	بوفیاض	فیاض [illegible]	۳۲	۴	سعیت	سعیت
۳۲	۹	الوا	[illegible]	۳۲	۱۷	[illegible]	[illegible]
۳۳	۲	کرتا	کرنا	۳۳	۱۴	کرتہ	کمرہ
۳۴	۵	مکتوب بینا	[illegible]	۳۶	۶	[illegible]	[illegible]
۳۸	۱۸	لکہا ہو	لکھی ہین	۴۰	۹	اہل مقام	اہل قال
۴۲	۱۳	انجدات	انجدب	۴۲	۶	بزم	نرم
۴۳	۷	ستیز	ستیر	۴۳	۱۱	سعروخلق	روبخلق
۴۳	۱۵	تمیزی	تمیز نہین کرسکتا ہے	۴۶	۷	بات	باب
۴۷	۳	نابتہ	تآبتہ	۴۷	۵	چون	جون
۴۷	۹	دلیروان	دانشورونکو	۴۷	۱۹	فرمائی	فرمائی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۸	۱۳	من اشرک	من المشترک	۴۹	۱۱	منصور	متصوّر
۵۰	۷	بزمر	برمز	۵۰	۸	زمر	رمز
۵۰	۱۴	موصلوعات	مصنوعات	۵۱	۲	سے	میں
۵۱		حمانی	رحمانی	۵۱	۶	جنینت	جبینت
۵۱	۸	غیرین	عنبرین	۵۱	۱۶	شاعر	الشاعر
۵۱	۱۹	طرنیاک	طرنباک	۵۲	۲	کیا ہی	بیان کیا ہے
۵۲	۱۰	کے	کسے	۵۲	ایضاً	گئے	ہی
۵۲	۱۳	النصاف	التصاف	۵۳	۳	یستان	بستان
۵۵	پہلے	عیدالسلام	عبدالسلام	۵۵	۱۱	مرات	مراتب
ایضاً	۱۲	ایسی ہے	بعضے نے ایسی کہی ہے	۵۵	۱۶	یہ	یہہ
۵۹	پہلے	لی	ہوئے	۵۸	۹	کہ ہم دماغ	ہم کو دماغ
۶۰	۸	صدّر	صدر	۶۰	۱۷	ہوتے ہی	پیدا ہوتے ہی
۶۰	۱۷	یست	پست	۶۲	۹	کو	کے
۶۵	پہلے	لبار	بسیار	۶۵	۱۵	بجنزالا	بجنزو الافضل
۶۶	۳	طعیت	تبعیت	۶۶	۳	نصب	نصیبا
۶۶	۵	سبح	سبیح	۶۷	۶	جوش	خوش
۶۸	۱۳	مسجود الٰہی	مسجود الیہ	۶۸	۷	مسجلالیہ	مسجود الیہ
[illegible]	۱۸	مسجود الٰہی	مسجود الیہ	۶۹	۸	قبل لاشیا	قبل الاشیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۱	۱۴	باسادقویہ	باسنادقویہ	۷۲	۳	حصے	حصتی
۷۲	۱۳	لکھتی ہیں	بیان ہوتے ہیں	۷۳	۱	مرقبی	مراقبی
۷۳	۱۷	خوبی	خوبی سے	۷۵	۱۵	گسادکی	گساروں کے
۷۶	۸	لاسعنے	لایعنے	۷۶	۱۶	درابتی	اور نفقے
۷۷	۳	مرقی	ترقے	۷۸	۵	مقام	اور مقام
۸۱	۵	محبوب محبوں کی	محبت محبوب سے	۸۱	۱۶	محبت	محبیت
۸۱	۱۷	آحمد	آحد				

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هٰذِهٖ شَجَرَةٌ طَيِّبَةٌ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

شجرہ قادریہ نسبیہ

یا الٰہی حق [illegible] مرسلاں کیواسطے	حضرت احمد شہ کون و مکان کیواسطے
اور طفیل [illegible] زہرا [illegible]	اور علی پیشوائے عارفان کیواسطے
اور طفیل آن [illegible] اکبر	حضرت حسن مثنی پاک جان کیواسطے
اور طفیل سید [illegible]	سید موسی جون جان کیواسطے
بعد اسکے سید عبد اللہ [illegible] الاکبر	نور چشم شاہ ختم المرسلان کیواسطے
اور طفیل حضرت موسی [illegible]	صاحب کشف و کرامت جان کیواسطے
اور طفیل سید داؤد [illegible]	محمد سید فرخ نشان کیواسطے
اور طفیل [illegible]	سید عبد اللہ نامی مہربان کیواسطے
اور طفیل [illegible] موسی [illegible] خوش لقب	حضرت بو صالح عالی نشان کیواسطے

شجرہ خلفائیہ

یا الٰہی حضرت شاہ جہان کیواسطے	جو محمد اسم انکا حرز جان کیواسطے
اور طفیل انکی علی جو بادشاہ اولیا	اور حسن ابن رسول انس و جان کیواسطے
اور طفیل انکی جو ہین حضرت حسین نامور	اور زین العابدین فرخ نشان کیواسطے
اور محمد باقر والا گہر کی بھی طفیل	اور جناب جعفر صادق بیان کیواسطے
اور طفیل موسی کاظم امام پاکزاد	موسی ال رضا مہر جہان کیواسطے
اور طفیل حضرت معروف کرخی خوش لقب	حضرت سری سقطی مہربان کیواسطے
اور طفیل انکی جو ہین حضرت جنید شیخ دہر	حضرت بو بکر شبلی کامران کیواسطے
اور طفیل عبد الواحد باتمیمی مشتہر	بو الفرح طرطوسی شیخ زمان کیواسطے
اور طفیل ابو الحسن قرشی پیر رہنما	بو سعید مخزومی فرخ نشان کیواسطے

اور طفیل حضرت محبوب سبحانی پیر

سید عبد القادر غوث جہان کیواسطے

اور طفیل انکی جو ہین شہزادہ عالی نسب	عبد رزاق امام کاملان کیواسطے
اور طفیل شمس [illegible]	ابو صالح نصر اول خوش نشان کیواسطے
اور طفیل شہ عقیل رہنمای رہبران	اور کمال کیتھلی شیخ زمان کیواسطے
اور طفیل آن محمد با سعید غوث وقت	حضرت عبد الاحد فرخندہ جان کیواسطے
اور طفیل شاہ عبد اللہ غلام با علی	بو سعید رہنمای رہبران کیواسطے
اور طفیل آن محمد با شریف خوش لقب	آل محمد رومی شیخ قران کیواسطے
مقصد دنیا و دین از و تو برلا ئے	بلکہ سب مخلصان مخلصان کیواسطے
دی رضامندی بنوع دو جہان مسائل	مجکو و اولاد و احباب دوستان کیواسطے
نعمتیں آن خاندان انکو با ہزاران فیض و نور	ور ترقی دائما ہم طالبان کیواسطے

اور طفیل انکی جو ہین حضرت بہاء الدین مہر	حضرت سید عقیل پاک جان کیواسطے
اور طفیل شمس دین عارف جناب نامور	اور گدا رحمانی شمع جان کیواسطے
اور طفیل شہ سکندر اور شہ عبد اللہ	شیخ احمد نامور شیخ جہان کیواسطے
اور طفیل آن محمد عابد شیخ الشیوخ	حضرت ما جان جانان پاک جان کیواسطے
اور طفیل حضرت احمد سعید شیخ وقت	با سعادت ہم قرین سعد زمان کیواسطے
اور طفیل بو الحسن ہم جملہ پیران کبار	قادریہ عالیہ عالی نشان کیواسطے
عشق اپنا اور محبت اپنی لعمری مدام	دائما کامل تو رکھہ سب متقیان کیواسطے
حضرت محبوب سبحانی محی دین مدام	دستگیر اور نگہ ہم بیکسان کیواسطے
وقت نزع کی زبان اور دل سے ہو کلمہ روان	سید عبد القادر غوث جہان کیواسطے

یا الٰہی کر میری اب جلد سب عرضین قبول

آل و اصحاب مطہر پاک جان کیواسطے

بسم اللہ

هٰذِهٖ شَجَرَةٌ طَيِّبَةٌ

شجرہ مبارکہ

یا الٰہی اپنی ذات محترم کیواسطے	اور محمد سرور عرب و عجم کیواسطے
اور طفیل انکی جو ہین عبد الواحد زید نام	اور فضیل نامور عالی ہمم کیواسطے
اور طفیل انکی جو ہین وہ ہبیرہ مشتہر	اور علو دینوری والا حشم کیواسطے
اور طفیل انکی جو ہین حضرت محمد خوش نژاد	زیب و زینت چشتیان با کرم کیواسطے
اور طفیل حضرت حاجی شریف زندنی	حضرت عثمان ہروانی محترم کیواسطے
چشتیہ صابریہ	اور طفیل قطب دین جو قطب چرخ علم دین
اور طفیل انکی جو ہ شاہ علی مخدوم ہین	مخزن صبر و توکل پاک دم کیواسطے
اور طفیل انکی جو ہین وہ قطب دین ترک نام	اور جلال الدین نامی اشم کیواسطے
اور طفیل انکی جو ہین عبد حق والا گہر	اور احمد عارف فرخ شیم کیواسطے
اور طفیل انکی محمد عارف الانشان	عبد قدوس جناب پاکدم کیواسطے
اور طفیل انکی جو ہین وہ رکن دین شمع جمع	اور شہ عبد الاحد عالی ہمم کیواسطے
اور طفیل انکی جو ہین وہ شیخ احمد نامور	شہ محمد شمع دین و عجم کیواسطے
اور طفیل انکی محمد باسعید پاکزاد	اور شہ عبد الاحد عالی ہمم کیواسطے
اور طفیل انکی محمد عابد شیخ زمان	اور جناب جان جانان پاکدم کیواسطے
اور طفیل انکی جو عبد اللہ غلام با علی	اور جناب بو سعید باہم کیواسطے
اور طفیل حضرت احمد سعید غوث وقت	شیخ وقت و قطب عصر انشم کیواسطے
اور طفیل انکی جو ہین حضرت محمد با شرف	حضرت ما گل محمد مرشدم کیواسطے
اور طفیل بو الحسن واسید و فضل و فیض	نور رحمت کی عطا اہل کرم کیواسطے

ہر زمان ہر وقت وقت نزع ہو کلمہ روان

جان و دل سے دمبدم ہر پاکدم کیواسطے

تمت

اور اصل اس ہر دو شجرون اویسیہ متصلہ کے رسالہ انسیہ مولانا یعقوب چرخی خلیفہ ارشد حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ سے پائی گئی کہ انہون نے فرمایا کہ طریقہ خواجگان نقشبندیہ ہمارا ایسا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هذه شجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السماء

چشتیہ علیہ الرحمۃ

اور طفیل انکے جو ہین حضرت علی تقی صفدر — اور حسن بصری جناب خوش علم کیواسطی
اور طفیل انکے جو ابراہیم وہم پیشوا — اور حذیفہ مرعشی محترم کیواسطی
اور طفیل انکے جو ہین اسحاق شامی نامور — اور جناب احمد ثابت قدم کیواسطے
اور طفیل حضرت بو محمد عالی منزلت — قطب دین مودود چشتی باکرم کیواسطے
اور طفیل انکے جو ہین خواجہ معین الدین نام — عز و فخر چشتیان والاحشم کیواسطی
اور فرید گنج شکر باہم کیواسطے

چشتیہ نظامیہ

اور جناب حضرت شاہ نظام الدین ولی — ہین جو محبوب الٰہی انکی دم کیواسطی
اور طفیل انکی نصیر الدین جو ہین محمود نام — اور جناب صدر دین عالی ہمم کیواسطی
اور طفیل انکی جو ہین حضرت بہاء الدین نام — اور جناب فتح اللہ محترم کیواسطے
اور طفیل انکی جو سعد اللہ ہین نامی پیر — حضرت درویش قاسم باکرم کیواسطے
اور طفیل انکی جو ہین رکن دین شیخ مہر — اور شہ عبد الاحد عالی ہمم کیواسطے
اور طفیل انکی جو ہین شیخ احمد نامور — شہ مجدد شمع دین عرب و عجم کیواسطی
اور طفیل انکی محمد باسعید با کرم — اور شہ عبد الاحد عالی ہمم کیواسطی
اور طفیل انکی محمد عابد شیخ زمان — اور جناب جان جاناں باکرم کیواسطے
اور طفیل انکی جو عبد اللہ غلام با علی — اور جناب بوسعید باہمم کیواسطی
اور طفیل حضرت احمد سعید غوث وقت — شیخ وقت قطب عصر ان شہ ہمم کیواسطے
اور طفیل انکی جو ہین حضرت محمد شریف — حضرت ماگل محمد مرشدم کیواسطی
اور طفیل ابو الحسن بھی ای رب الغفور — مغفرت کر دی محبت باکرم کیواسطی
ذرۂ عشق و محبت اپنی کر مجھکو عطا — تا ابد سب شدان محترم کیواسطے

جو میرے حاجات ہین دنیا و دین سر بسر
جملہ پیران کبار باکرم کیواسطے

شجرۂ نقشبندیہ اویسیہ

یا الٰہی اپنی ذات کبریا کیواسطی — رحمۃ للعالمین خیر الوریٰ کیواسطی
اور طفیل حضرت صدیق یار غار — حضرت سلمان پارسا کیواسطے
اور طفیل حضرت قاسم امام نامور — حضرت جعفر امام اولیا کیواسطی
اور طفیل بایزید مقتدائے عارفان — بو الحسن خرقانی فرخ لقا کیواسطے

شجرۂ نقشبندیہ متصلہ

یا الٰہی ذات حق جل و علا کیواسطی — سرور عالم محمد مصطفےٰ کیواسطی
اور طفیل آل جناب کبار علی زوج بتول — شاہ اسد اللہ و سیدہ زہرا کیواسطی
اور طفیل گوہر الحسن ابن رسول — اور حسین شہید کربلا کیواسطے
اور طفیل شاہ زین العابدین نیکنام — باقر و جعفر امام اولیا کیواسطی
اور طفیل موسی کاظم و گر موسی رضا — حضرت معروف و سری باصفا کیواسطے
اور طفیل خواجہ جنید و گر شبلی ہمام — حضرت بو القاسم فرخ لقا کیواسطی
اور طفیل بو علی دقاق و الا منزلت — ہم بو القاسم قشیری مقتدا کیواسطی
اور طفیل بو علی دو باری شہر فیض — بو علی کاتب پیر ابرار کیواسطے
اور طفیل حضرت عثمان مغربی — خواجہ بو القاسم گرگانی فنا کیواسطے

اور طفیل مجمع البحرین اسرار خدا
بو علی فارمدی بحر تقا کیواسطے

اور طفیل خواجہ یوسف ہمدانی لقب — شہسوار ملک عرفان فاخدا کیواسطے
اور طفیل عبد الخالق غجدوانی پیشوا — عارف محمود انجیر گدا کیواسطی
اور عزیزان علی باسماسی بام — سید میر کلال مقتدا کیواسطے
اور طفیل فخر و عز خواجگان نامور — خواجہ نقشبند رہنما کیواسطی
اور جناب علاء الدین ہم یعقوب چرخ — اور عبید اللہ زاہد پیر با کیواسطی
اور طفیل بدر درویش محمد مشتہر — اور محمد امکنگی اہل صفا کیواسطے
اور طفیل باقی باللہ شیخ نامور — حضرت شاہ مجدد رہنما کیواسطے
اور طفیل عروۃ الوثقیٰ قیوم زمان — حضرت معصوم سیر باذکا کیواسطے
اور طفیل شیخ سیف الدین سر ابرار — سید نور محمد پیشوا کیواسطے
اور طفیل بو سعید و دیگر احمد سعید — با محمد ہم شریف رہنما کیواسطی
اور جناب مرشد جان جاناں با کیجان — اور عبد اللہ امام اصفیا کیواسطے
اور طفیل مرشد ماگل محمد نامور — اور طفیل بو الحسن با جز گدا کیواسطی

مقصد دنیا و دینی جلد تر بر لا میرے
خاتمہ بالخیر سب ان اصفیا کیواسطے

در مطبع بشیر دکن طبع گردید

چار نسبتوں کو منسوب و معمور ہی ایک حضرت خضر علیہ السلام کی نسبت علم لدنی سے اور دوسری حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ سے اور تیسری حضرت صدیق اکبر اور چوتھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فقط

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱- اراکین مجلس [illegible] ایک [illegible]

۲- [illegible] صاحبان [illegible] کتابیں [illegible]

[illegible] جامعہ عثمانیہ [illegible] ایک [illegible] کتابیں [illegible] لے [illegible]

۳- طلبا [illegible] کتابیں [illegible] ایم اے ایل ایل بی [illegible]

[illegible] پانچ کتابیں [illegible] جاری کی جا سکیں گی [illegible]

۵- [illegible] بشرط موقع کتابیں [illegible] کتاب کا لانا لازم ہے

۶- کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو [illegible]

۷- کتابوں پر کسی قسم کا نشان بنایا [illegible]

۸- قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہ کی جا سکیں گی